الحمد للہ الذی انزل علیٰ عبدہٖ الکتب
تفسیر مراۃ
کے
تیسویں پارہ کا آخری ربع
حسب الارشاد
سلطان العارفین زبدۃ الکاملین حضرت میاں شیر محمد صاحب
شرقپوری نور اللہ مرقدہ طبع شد
مطبوعہ کریمی پریس لاہور باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ

تفس

کے

تیسویں پارہ کا آخ

حسب الارش

سلطان العارفین زبدۃ الکاملین حضر

شرقپوری نور اللہ مرق

مطبوعہ کریمی پریس لاہور باہتما

دہِ الکتب
یرایہ
سری ربع
شادؔ
ت میاں شیر محمد صاحب
دہ طبع شد
ام میر قدرت اللہ پرنٹر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝

سوگند ہے رات کی جب ڈھانک لے ۔ قسم ہے دن کی جب روشن ہو ۔ اور اوسکی جسنے پیدا کیا مرد کو اور عورت کو

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۝ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ

تحقیق سعی تمہاری البتہ مختلف ہے ۔ پس ایسیر جسنے دیا اور پرہیزگاری کی ۔ اور سچ مانا اچھی بات کو

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝ وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۝ وَكَذَّبَ

پس البتہ آسان کرینگے ہم اوسکو واسطے گھر آسانی کے اور ایسیر جسنے بخیلی کی اور بے پروائی کی اور جھٹلایا بات

بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ۝ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ۝

اچھی کو ۔ پس البتہ آسان کرینگے ہم اوسکو واسطے سختی کے ۔ اور نہ کفایت کریگا اوس سے مال اسکا جب گڑھے میں پڑے

إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ۝ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ۝ فَأَنذَرْتُكُمْ

تحقیق ہمارے اوپر ہے راہ دکھانا اوسکا ۔ اور تحقیق واسطے ہمارے ہے آخرت اور دنیا ۔ پس ڈرایا میں نے تمکو

نَارًا تَلَظَّىٰ ۝ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝

آگ سے کہ شعلہ مارتی ہے ۔ نہ داخل ہوگا اوس میں مگر بڑا بدبخت ۔ جسنے جھٹلایا اور منہ پھیرا

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ

اور البتہ ایک طرف رہیگا اوس سے پرہیزگار ۔ وہ جو دیتا ہے مال اپنا پاک ہوتا ہے ۔ اور نہیں واسطے کسی کے نزدیک

مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۝

اوسکے نعمت کہ بدلا دیا جاوے ۔ مگر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے بلند کے

وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝

اور البتہ شتاب راضی ہوگا۔

ع ۲۱/۱

سورہ واللیل مکی ہے اسمیں اکیس آیتیں اکہتر کلمے اور تین سو چودہ حرف ہیں۔ یہ سورت
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اور امیہ بن خلف جو ایک کافر تھا
اوسکے احوال میں اُتری نازل ہوئی اور سب کسیکو نصیحت ہے۔
وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى سوگند ہے رات کی جب ڈھانپ لیتی ہے عالم کو اپنی اندھیاری
میں وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى اور سوگند ہے دن کی جب ظاہر ہوتا ہے رات کی اندھیاری
کو دور کرتا ہے۔ یہ رات اور دن دو آیتیں ہیں دو نشانیاں ہیں دو دلیلیں ہیں
قدرت کی خلق کے بوجھنے کے واسطے کبھی دن زیادہ ہوتا ہے رات گھٹتی ہے
کبھی رات زیادہ ہوتی ہے۔ دن گھٹتا ہے ایک دوسرے کے پیچھے چلا آتا ہے
تفاوت نہیں ایک قاعدہ بندھا ہوا ہوتا ہے۔ پھر اوس قاعدے میں تفاوت نہیں
جاننے والے جانتے ہیں جو ایک خاوند ہے پیدا کرنے والا قادر حکیم کریم رحیم ہے اپنے
رحم سے کرم سے۔ دن پیدا کرتا ہے کہ یہ سب کام کرنے والے پھریں چلیں کام کسب
کریں۔ روزی پیدا کریں۔ آپسمیں ایک دوسرے کو نفع پہونچاویں پھر رات کو
پیدا کرتا ہے اندھیاری آتی ہے جو یہ آدمی کام کاج کی حرکت سے چھوٹ کر سودیں
آرام پاویں پھر تازگی قوت آوے پھر جب دن ہووے وہی کام کاج۔ ۔ ۔

. . . .

. . . . کرنے لگیں اور بہت فائدے حکمت کے اوس دن رات کے بنانے میں
ہیں وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى اور سوگند ہے پیدا کرنے کی نر اور مادہ کی مرد
اور عورت کا پیدا کرنا ایک بڑی دلیل ہے اللہ تعالےٰ کی قدرت کی پیٹ کے
درمیان اپنی حکمت سے کسیکو نر پیدا کرتا ہے کسیکو مادہ پیدا کرتا ہے۔ جو اس
حکمت سے سب خلق کی نسل باقی رہے۔ آپسمیں ملیں جلیں۔ فائدے ایک
دوسرے سے لیتے رہیں۔ اور ہزاروں طرح کی حکمتیں اس حکمت میں
چھپی ہیں اپنے وقت میں پیدا ہوتی ہیں جواب قسم کا یہ ہے۔ إِنَّ سَعْيَكُمْ
لَشَتّٰى ؕ تحقیق سعی کوشش کام کاج تمہارے پراگندہ ہیں طرح طرح کی ہیں

بندوں کے فائدوں کے واسطے پیدا کرتا ہے اپنے علم سے قدرت سے حکمت سے *

کوئی دنیا ڈہونڈہتا ہے کوئی آخرت ڈہونڈہتا ہے بہت لوگ ایمان مسلمانی کے
کام کرنے میں خیر کی راہ میں جاتے ہیں بہت آدمی کفر کے فسق کے بے فرمانی
کے کام کرتے ہیں۔ بدی کی راہ میں چلے جاتے ہیں بہت لوگ دنیا بھی چاہتے ہیں
آخرت بھی ڈہونڈہتے ہیں۔ بعضے ہر صورت میں خدائے تعالے کی رضامندی
ڈہونڈہتے ہیں دیدار چاہتے ہیں۔ ہر کوئی ہر طرح کا کام کرتا ہے۔ ہر ایک کام
کا بدلا بھی آخرت میں جُدا جُدا ہے جیسا کام کریگا جیسی نیت رکھی ہوگی ویسی
ہی جزا پاویگا۔ اس بات کا بیان فرماتا ہے پاک پروردگار فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ
اتَّقٰی ۙ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی پھر جسنے خدا کے واسطے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا
جانا اللہ تعالے کے رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بہشت کے وعدوں میں دنیا و
آخرت کے ثواب میں جس آدمی نے آپ کو دیا خدا کی راہ میں یعنے اپنا دل دیا
اپنی جان دی اپنا مال دیا اللہ تعالے کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے اور
تقوے کیا کفر سے شرک سے نفاق سے بے فرمانی سے اور مال کے لینے دینے میں
پرہیز کیا بخل سے ریا سے حرام کام میں دینے لینے سے اور کسی مستحق کے دینے میں پرہیز
کیا منت رکھنے سے اوسپر اپنے تھوڑے سے احسان جتانے سے اور سائل کو مانگنے
والے کو جھڑکنے سے ناخوش ہونے سے اور راست گو جانا اور سچا جانا اللہ تعالے
کو سب وعدوں میں دنیا کے آخرت کے
. . . .
آخرت کے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے قرآن میں وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ یعنے جو کچھ
خرچ کرتے ہو خدا کی رضامندی میں خیر کے کام میں خدائے تعالے اوسکا بدلا برکت
دنیا میں بھی دیتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے دو فرشتے ہر روز دعا مانگتے ہیں خدائے
تعالے سے کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا یعنے اے پروردگار خرچ کرنے والوں
کو تیری راہ میں دینے والوں کو خلیفہ تیرے مال کا اور نیک بدلا اونکا دنیا میں بخشش
اور اسیطرح بہت آیتیں حدیثیں ہیں وعدوں کی جو کوئی خیر کرتا ہے خیرات کرتا ہے
دنیا میں بھی اوسکو خیر و خوبی برکت و دولت و نیکنامی ملتی ہے اور آخرت میں بھی

بہشت کا بڑا درجہ ملتا ہے اور نعمت ملتی ہے جو سب دینا آخرت کی خیر خوبی کی
اصل ہے جڑ ہے اللہ تعالے فرماتا ہے فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ پھر تحقیق آسان کرینگے *
*ہم توفیق دیوینگے سبطرح کے اچھے کاموں کی سب طرح کی بندگی عبادت کی
اپنی راہ پر اوسکو قائم کر دینگے ایک قدم ایک دم وہ ہماری رضامندی کی
راہ کے سوائے اور راہ میں نہ جاویگا۔ آسانی سے بہشت میں داخل ہونے کے *
*مشکلیں آسان کر دیونگے۔ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی
حق میں اُتری۔ قصہ یہہ ہے کہ ایک کافر مشرک تھا اُسکا نام اُمیّہ تھا خلف کا
بیٹا اوسکو اُمیّہ بن خلف کہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ جو بہت بڑے
اصحابوں میں ہیں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر اول ایمان
لائے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملکر اور بہت بڑا درجہ ہے اونکا
پہلے وے اس مشرک کے غلام تھے اوسکے بتخانے کے داروغہ تھے۔ جب اللہ تعالے
کا فضل وکرم ہوا مسلمان ہوئے اپنے ایمان میں بہت محکم ہوئے سچے ہوئے اللہ
تعالے کی بندگی میں عبادت میں جیسا حکم تھا قائم ہوئے ایک ذرّہ تفاوت نہ کرتے
تھے اون کے ایمان کی مسلمانی کی خبر اُمیّہ کو معلوم ہوئی ایکدن اوسنے حضرت بلال رضی اللہ عنہ
سے پوچھا بلال رضی اللہ عنہ تو کس کی بندگی کرتا ہے۔ بتوں کو پوجتا ہے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے خدا کو پوجتا ہے۔ حضرت بلال نے کہا میں اوس معبود برحق کی بندگی
کرتا ہوں جسکا دوسرا کوئی شریک نہیں۔ آسمان وزمین کا اور سب خلق کا پیدا کرنیوالا
اور پالنے والا روزی دینے والا دانا بے نیاز وہ اللہ تعالے سچا خدا ہے اور ان
بتوں کو پوجنے سے میں بیزار ہوا ناخوش ہوا اونکی بندگی بے فائدہ ہے۔ اُمیّہ
یہ باتیں سنکر ناخوش ہو کر کہا تو اس دین سے بیزار ہو نہیں تو تجھکو مار ڈالونگا
عذاب کرونگا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کچھ پروا نہ کی ایسی باتیں کیں جو اوسنے مقرر جانا کہ یہ
دین سے پھرنے والے نہیں پھر اُس کافر نے مارنا عذاب کرنا مقرر کیا طرح طرح کے
عذاب کرتا کہ کسیطرح مسلمانی سے ناخوش ہوویں۔ بت پرستی میں پھر آویں

مگر ان باتوں سے اونکا ایمان زیادہ بڑھتا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کی محبت مسلمانی کی دوستی
بہت ہوتی جاتی تھی کبھی اونکو ننگا کر کر کانٹوں کی چھڑیوں سے مارتا کانٹے اونکے
بدن میں گوشت میں تمام چبھ چبھ جاتے اور جب دھوپ گرم ہو جاتی تنگے بدن میں
اون کے زرہ پہنا کر دھوپ میں بٹھا لیتا اور کبھی اونکو ننگا کر کر دھوپ میں گرم ریتی
میں لٹاتا تھا انکے سینے کے اوپر بھاری پتھر رکھنا اسیطرح کے عذاب کرتا اور کہتا
محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے دین سے پھر وے اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کو یاد کرتے اور کہتے اللہ احد رسول محمد۔ ایک روز حضرت امیر
المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی کام کو اسطرف چلے جاتے تھے۔ امیّہ کے گھر
سے ایک آواز رونے کی اونکے کان میں پڑی لوگوں سے پوچھا کیا ہے کہا امیہ
اپنے غلام کو مارتا ہے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خدا پر ایمان لایا
ہے وہ اس دین سے اب اُسے پھرایا چاہتا ہے۔ وہ نہیں پھرتا۔ یہ بات سنکر ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ اُسکے دروازے میں گئے اوسکو بلایا احوال پوچھا اوسنے یہ
سب حقیقت کہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُسکو کہا ویلک لم تعذب ولی اللہ
یعنے خوار ہو تو ہلاکی آوے تیرے اوپر خدا کے دوست کو کیوں ایسا عذاب
کرتا ہے۔ اُمیہ نے کہا جو تیرا دل اُسکے اوپر بہت جلتا ہے بڑا اوسکا مہربان ہے
تو اُسکو میری قید سے چھڑا لے اوسکو مجھسے مول لے لے آپنے کہا تو بیچتا ہے۔ کہا میں بیچتا ہوں۔ کہا کتنے کو
بیچتا ہے۔ کہا وہ بہتر ہے اس رومی غلام کے بدلے میں بیچتا ہوں حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام تھا گورا چٹا رومی نسطاس اوسکا نام
تھا۔ دس ہزار دینار اوسکے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سوداگری کا سرمایہ
تھا پونجی تھی اور وہ غلام دنیا کے بہت کام کا تھا سوداگری خرید و فروخت
سوال و جواب خوب جانتا تھا۔ اُمیہ کے اور سب لوگوں کے پاس اوسکی قدر
تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اوسکو مسلمان ہونے کو کہتے تھے اور اس سے
کہتے تھے اقرار کرتے تھے جو مسلمان ہووے تو یہ مال میرا سب تجھی کو بخشدوں وہ ہرگز

مسلمان نہ ہوتا تھا۔ کفر میں خوش تھا۔ اس سبب۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اُس سے بیزار تھے۔ اُمیہ نے یہ بات بہت بڑی بات جانکر کہا تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ
اُسکے پاس بہت بے قدر تھے جانتا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسے ناکارے
غلام کو ایسے کام کے غلام سے کسطرح بدل کریگا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بات
اس سے سنی اُسیوقت قبول کی غنیمت جانی خوش ہوکر نسطاس رومی کو بلاکر
دس ہزار دینار کے ساتھ اُسکے حوالے کیا۔ اور حضرت بلال رض کا ہاتھ پکڑکر لے چلے اُمیہ
ہنسا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو کیوں ہنستا ہے۔ اوس مشرک
نے کہا تمنے اپنا بڑا نقصان کیا کچھ سمجھ نہ آئی تمکو یہ غلام میرے پاس ایسا بیقدر
تھا جو کوئی ایک دمڑی کو مول لیتا تو میں دے دیتا۔ تمنے ایسے کام کے غلام کے بدلے
اور دس ہزار اشرفیکے بدلے میں بلال رض کو لے لیا۔ بڑا نقصان کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ بھی بہت ہنسے اور اوس سے کہا نقصان زیان تو تجھکو ہوا بلال رض کی قدر میرے
پاس ایسی ہے کہ جو تو اوسکو میرے سارے مال و متاع کے بدلے میں دیتا تو میں غنیمت
جانتا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ کو لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئے قصہ بیان کیا حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا ابوبکر تمنے بہت بڑا کام کیا۔ بلال رض
کے مول لینے میں خرید کرنے میں مجھے بھی شریک کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے
بلال رضی اللہ تعالے عنہ کو خدا کیواسطے خرید کیا جو خدا تعالے لا شریک ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اب میں نے
بلال کو اسی خدا کی رضا کے واسطے آزاد کیا۔ حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم بھی خوش ہوئے اور سب اصحاب بھی خوش ہوئے۔ اور اللہ تعالے نے حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ سورت بھیجی۔ اور روایت ہے کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ بردے خرید کرتے اور خدا کے واسطے آزاد کر دیتے۔
اسیطرح نو غلام اور تھے مسلمان ہوئے تھے پہلے ایمان کے سبب کافروں کی قید میں تھے
عذاب میں تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جبر پاکر اون کو خرید کیا اور خدا تعالے کی راہ میں آزاد

کیا ایسے ایسے بڑے کام تھے۔ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے جسکے سبب اللہ تعالے نے اونکو قبولیت اور بڑائی بخشی اور اونکے اوپرسب خوبیوں کی راہ دین دنیا کی دولت کی راہ بہشت کی راہ اپنے قرب کی آسان کردی آسانی سے سب دولت کو پہونچگئے۔ ساری امت کے پیشوا ہوگئے۔ جو کوئی ایسا کام کرے گا۔ انکے طفیل سے اوسپر بھی آسانی کی راہ کھل . . . .

. . . .

جاوے گی۔ دین و دنیا کی سعادت کو آسانی سے پہونچ جاویگا۔ پھر اسبات کو فرماکر اللہ تعالے اُمیہ بن خلف کی بات اور جو کوئی ایسے کام کرے ایسے کاموں میں اوسکا تابع ہووے پیرو ہووے اوسکی بات فرماتا ہے وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰى وَكَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰى ۞ اور اوسپر جسنے بخیلی کی اور بے نیازی کی اور جھٹلایا اور جھوٹا جانا اللہ و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے وعدوں کو فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡعُسۡرٰى پھر تحقیق آسان کرینگے ہم اوسکو عسرے کے واسطے بڑے سختی میں گرنے کی راہ اُسکے اوپر آسان ہوجاویگی۔ جسنے بخیلی کی اپنے مال دینے میں خدا کے حکم میں اور خدا کی راہ میں اپنا مال نہ دیا اور جان دینے میں بخیلی کی جہاں کہیں سر دینے کا حکم تھا جان دینے کو فرمایا تھا کافروں سے جہاد کا حکم فرض ہوا تھا مال کے جان کے لالچ کے دل دینے میں بخیلی کی ایمان نہ لایا خدا کو یاد نہ کیا . . . .

. . . .

. . . .

دل میں خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی محبت نہ رکھی ہمیشہ اوروں کی اور کاموں کی یاد میں محبت میں رہا۔ زبان میں تن میں بخیلی کی خیر کا کلمہ نہ کہا۔ بندگی اطاعت پروردگار کی نہ کی اپنے اوپر اوسکو بھاری جانا نفس کی شیطان کی خلق کی بندگی میں رہا اور بے نیازی کی بے پرواہی کی خدائے تعالے کی رضامندی میں کچھ کام ثواب کا نہ کیا اور خدا کی رحمت کا آپ کو محتاج نہ جانا

اس سبب خدا کے حکم نہ ماننے بندگی نہ کی نماز روزہ اور کام مسلمانی کے کرنے کے فائدے
نہ جانے اور خدائے تعالےٰ کے وعدوں کو اور خبروں کو جو دنیا و آخرت کی فرمائی
ہیں اور اچھے نیک کاموں کو ثواب کو بہشت کو بہشت کی نعمتوں کو خوبیوں
کو جھوٹھ جانا اوس جھوٹھ جاننے کے سبب اور بے پروائی اور بخیلی کی شامت کے باعث
بڑی سخت بلا میں پڑے گا۔ دوزخ میں گرنے کی راہ اوسپر آسان کردینگے۔ اور
جس سبب شتاب دوزخ میں پڑے چلے عذاب کھینچے ویسے ہی کام اوسکے اوپر
آسان کرینگے اور اُسکو ویسے ہی سوجھ پڑتی رہے گی وہی کام آسان نظر
آوینگے جن کاموں کے سبب سیدھا شتاب دوزخ میں چلا جاوے کچھ اٹکاؤ
نہ ہووے۔ ویسے ہی باتیں سنے ویسے ہی اسباب جمع ہوجاویں یہ اثر ہے
ایمان نہ لانے کا۔ اور اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وعدوں
کو سچ نہ جاننے کا بخیلی کرنے کا کافر مشرک منافق انہیں بلاؤں میں پڑے ہوئے ہیں
وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ اور فائدہ نہ کریگا اوسکا مال اوسکو جو وقت گریگا اور کچھ
کام نہ آویگا وہ مال جس مال میں اوسنے بخیلی کی خیر کی راہ میں نہ دیا جیسے وہ کافر امیہ
ایمان نہ لایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جو اوسکے مال تھے خدا کے واسطے آزاد نہ کیا
ہر طرح کی بخیلی کی خدا کے وعدوں کو بہشت کو جھوٹ جانا حضرت بلال رضی اللہ
عنہ کے بدلے میں بہت مال لیا کیا نفع کرے گا اوسکو جس وقت وہ موت کی بیماری
میں مرکر پھر گور میں گریگا۔ پھر آخرت میں زندہ ہوکر دوزخ میں پڑیگا آگ کے کنوئیں
میں گریگا۔ ہزاروں بلاؤں میں جا پڑیگا یہی حال سب کافروں مشرکوں منافقوں
بے دینوں کا ہے۔ ابو جہل ہووے یا ولید یا اُمیہ ہووے یا اور کوئی ہووے۔ پھر فرماتا ہے
پاک پروردگار إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ بے تحقیق ہمارے اوپر ہے بیان کرنا حق کا اور باطل کا
وعدے وعید کا اس بات کے بیان کا ایک فائدہ یہ ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے ہدایت
کی باتیں بہت بہت طرح سے فرمائیں اب کسی کی خطر میں نہ آوے جو نادانی سے کہے
کہ اتنا بیان کسواسطے کیا اوسکی حقیقت یہ ہے کہ حقتعالےٰ نے آخرت کے کارخانے

کی بہت بڑی تفصیل مقرر کی ہے۔ میزان حساب کتاب مواقف پلصراط دوزخ بہشت
اور ہر طرح کے عمل کی جزا مقرر ہو چکی ہے بھلے کی بھلی اور بُرے کی بُری اور جو بات
اللہ تعالےٰ نے مقرر کی ہے اسمیں پھر کسی طرحسے تفاوت نہیں سب کچھ ہو چکا ہے
لکھا گیا پھر بندوں کو ایک طرح کے اختیار کے اسباب دیئے ہیں عقل وشعور سوجھ
بوجھ ہاتھ پاؤں قوت قدرت اور بہت چیزیں پھر دنیا میں پیدا کیا ہر طرح کی چیز دیکھی
ہر طرح کی بات سنی ہر طرحکے مزے پائے ویسے ہی مزوں کیطرف دل دوڑنے لگا
اوسکی طلب پیدا ہوئی ہر طرح کے کام کرنے لگا وہ پاک پروردگار جانتا تھا کہ جو
آدمی اپنی عقل سے دنیا ہی کی باتیں بوجھ سکیگا۔ اختیار اپنا دنیا ہی کے کام میں
جاری رکھیگا۔ دنیا ہی کے کام کر سکیگا۔ آخرت کی بات اور اوس جہان کے کام
نہ بوجھ سکیگا۔ اور جو یہ آدمی اوس جہان کی آخرت کی تمام حقیقت نہ سنیگا نہ جانیگا
حساب کتاب دوزخ بہشت سے بے خبر رہیگا تو اپنے اختیار سے ایسے کام کریگا۔ ایسی
باتیں کہیگا۔ ایسی خصلتیں پکڑیگا ایسی راہ چلیگا جسکے سبب ہلاک ہو جائیگا۔ سیدھا
دوزخ میں چلا جائیگا ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتا رہے گا۔ اس سبب سے اللہ تعالےٰ
نے اپنے فضل وکرم سے آخرت کی راہ سمجھانا بتانا اپنے اوپر لازم پکڑا مقرر کیا اور
آدمیوں میں سے بعضے بندوں کو بڑا مقبول کر دیا انکو پاک کر دیا فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام
کو اونکے اوپر بھیجا۔ اپنے کلام بھیجے وحی بھیجی جو علم چاہیئے تھا وہ سکھا دیا اونکو پیغمبر
کیا خلق کیطرف بھیجا فرمایا اون لوگوں کو آخرت کی باتیں بتا دو سکھا دو دوزخ بہشت
کی حقیقت جتا دو اور وے کام جن کاموں سے دوزخ میں پڑتا ہے ہمیشہ کے عذاب
میں رہتا ہے اون سے کہدو اور وے کاموں سے دوزخ سے نجات پاویں کسی مشکل میں
نہ پھنسیں۔ راہ آسان ہو جاوے شتاب بہشت میں تا پہنچیں ہمیشہ آرام سے ہمیشہ کی
دولت کے ساتھ رہیں۔ بیان کر دو ہمارا کلام اونکے اوپر پڑھ کر سنا دو سکھا دو پھر آخر
زمانے میں سب پیغمبروں کے خاتم تمام خلق سے بہتر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وآلہ وصحابہ وسلم کو بھیجا سبطرح کی ہدایتیں سب پیغمبروں کے طریق مسلمانی کی راہ

میں جمع کر دیئے ۔ قرآن اپنا کلام بھیجا اول و آخر کی باتیں حکم احکام خیر کے طور طریق سب کچھ فرما دیئے ۔ یہ سب خبریں اور بیان آخرت کے اور حکم احکام سکھانا اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی کے اوپر لازم کر کے کمال احسان کیا ۔ اون بندوں کے اوپر جو اس کی قدر بوجھیں اور اپنے اختیار کو اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے اختیار میں دیویں اون کے حکم کے تابع رہیں دین کا علم سب طرح سے اول آخر تک اپنی طاقت کے موافق سنتے رہیں حقیقت کو جانتے رہیں ویسا ہی نیکی کے کام کرتے رہیں جس سے ہدایت پاویں توفیق پاویں مقصود کو پہونچ جاویں ۔ ایک فائدہ یہ ہے اوس بیان کا اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ کافروں اور مشرکوں منافقوں بے دینوں کے اوپر حجت ہووے قیامت کے روز جب دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوویں ۔ نہ کہیں کہ ہم کو اوس دن کی دوزخ بہشت کی خبر نہ تھی ۔ راہ جانتے نہ تھے ۔ اچھے کاموں کی خبر نہ رکھتے تھے ۔ ہماری کیا تقصیر ہے ۔ اور جو اللہ تعالیٰ یہ حقیقتیں آخرت کی بیان نہ کرتا یہ خبریں نہ دیتا اپنے رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے دوزخ بہشت کی حقیقت بیان نہ کرواتا تو ہرگز کوئی نہ جان سکتا نہ بوجھ سکتا سب اندھے رہتے ۔ دنیا ہی کے کاروبار میں پڑے رہتے ۔ بہشت سے محروم رہتے ۔ دوزخ میں جا پڑتے اس سبب اس حکمت کے واسطے فرمایا اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى یعنے تحقیق ہمارے اوپر لازم ہے ہم نے اپنے فضل و کرم سے اپنے اوپر واجب کیا ہے اچھی راہ کو دکھانا ایمان کے تمہید سمجھانی کفر تقوے پاکی ناپاکی کی حقیقت بیان کرنی ایمان اور کفر و توحید اور شرک و طاعت اور بے فرمانی میں فرق کر دینا سکھا دینا سمجھا دینا تو یہ آدمی سنکر سمجھکر اپنے اختیار سے ہدایت پاویں ایمان لاویں مسلمان ہوویں توفیق پاتے جاویں صالح متقی ہوویں کمال کو پہونچیں نقصان سے بچیں تو سب درجے پاویں اور جو اوس بیان کو سنکر نہ سمجھیں اپنے اختیار سے حکم نہ مانیں تو اونپر توفیق کی راہیں بند ہو جاویں خوار ہو جاویں ۔ اور اس بات سے یہ بات جاننا چاہیے کہ ہدایت دو قسم پر ہے ایک ہدایت یہ ہے راہ کا دکھانا راہ کی بھلی بری حقیقت بیان کر دینی ۔ اس ہدایت کو اپنے اوپر لازم کیا ہے اور اپنی مہربانی

ہے کرم سے جو کچھ بیان کر دینے کی بات تھی بیان کر دی اور دوسری ہدایت یہ ہے کہ راہ
دکھا کر راہ کے اوپر قائم کر دینا مقصود کی منزل میں پہونچا دینا ہے یہ ہدایت خاص ہی
یہ دو قسم ہے۔ ایک ہدایت یہہ ہے کہ جو کوئی اپنے اختیار سے ایمان لاوے اچھے عملوں
کی توفیق پاوے۔ پھر جیسوں جیوں اچھا کام کرتا جاوے زیادہ توفیق پاتا جاوے اور اچھے
کام اوس سے ہوتے جاویں مقصودوں کی منزل سے نزدیک ہوتا جاوے یہ ہدایت
اسیطرح خاص ہے جیسے اس صورت میں فرمایا فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ لِلْعُسْرٰى تک
یعنے پھر جسنے دیا خدا کے واسطے اور پرہیزگاری کی بُری باتوں سے اپنے اختیار سے
بچ رہا اور سچ جانا اللہ کو اللہ کے کلام کو اللہ کے وعدوں کو اور رسول کو اور رسول
کے کلام کو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدوں کو بہشت کو آخرت کی نعمتوں کو
اوسکے اوپر آسانی کی راہ کھولدی بہشت کی راہ آسان کر دی اور جسنے اپنے اختیار سے
یہ کام اور جن کاموں کے کرنے کا اوسکو حکم تھا۔ نہ کیئے اللہ تعالےٰ اوسکو اوسکے اختیار
میں چھوڑ دیتا ہے اور اوسکو توفیق نہیں ملتی کچھ بوجھ نہیں سکتا اپنے اختیار میں پڑا
رہتا ہے۔ بُرے کام آپ ہی آپ کرتا رہتا ہے اپنے اختیار میں آپ گمراہ ہوتا ہے اللہ تعالےٰ
اسمیں کچھ گمراہی اپنی طرف سے نہیں کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا جو کام ہے سب خیر ہی
کا کام ہے بدی شرارت آدمی ہی کے کسب میں کام میں ہوتی ہے۔ یہی معنے ہیں جو
کوئی بخیلی کرتا ہے بے پرواہی کرتا ہے سب باتوں کو اللہ و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی جھوٹ جانتا ہے آپ سے آپ اوسکے اوپر سختی میں پہونچنے کی راہ
کھل رہتی ہے۔ عسرے میں پہنچ رہتا ہے یہی حکمت ہے پاک پروردگار کی جسنے حکم
کو نہ مانا آپ سے آپ گمراہ ہوا اور توفیق نہ ملی اس حکمت میں فرمایا جو کوئی بخیلی کرتا ہے
اور بُرے کام کرتا ہے اوسکو ہم دوزخ میں جانے کی راہ آسان کر دیتے ہیں اور
دوسری خاص ہدایت یہہ ہے کہ وہ پروردگار بدون کسی عمل کے کسب کے اپنے بندے
کو آپ ہی راہ سمجھا دیوے۔ آپ ہی مقصودوں کی منزل میں پہونچا دیوے جیسے حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اول بغیر کچھ عمل کیئے ایسے درجے میں پہنچا دیا

جو کوئی تمام عالم کے عمل کرے تو اوس درجے کو نہ پہونچے پھر ایسے بڑے درجے میں
پہنچا کر عمل کرنے کی راہ بھی آسان کردی۔ سبطرح کی دولتیں بخشیں اور جیسے حضرت
عیسے علیہ السلام کو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہی پیغمبری بخشی علم انجیل کا پڑھا دیا
جو دینے چاہا سو دیا اور اسیطرح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ کی امت میں
بہتوں کو بغیر پڑھے پڑھائے بغیر محنت کئے ولی کر دیا۔ یہ ایک خاص الخاص بات ہے
پر یہ اپنے اوپر لازم نہیں کیا جسکو خاوند چاہتا ہے اوسیکو دیتا ہے بندوں کو بھی اوس
راہ میں خواہ نخواہ داخل نہ کیا چاہیے جو کچھ اونکو حکم ہوا ہے اوسیکے اوپر چلے جاویں
شاید قبولیت کے درجے کو پہونچ جاویں۔ یہ ایک تھوڑا سا بیان ہے اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی
پھر اس بات کے پیچھے فرماتا ہے پاک پروردگار کہ آدمی کو چاہیئے ہمارے حکم کے تابع
رہے۔ ہمنے جو کچھ اُسکو راہ بتائی ہے اپنے کلام میں بیان کیا ہے اوسکو یقین کسے سے
سچے اخلاص سے اوس راہ کے اوپر قائم ہووے کسی اور راہ میں نہ پڑے اور کسی
بات پر نظر نہ کرے۔ اسمیں سب کچھ پا رہے گا۔ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی اور تحقیق آخرت
اور دنیا ہمارا ہی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اور کسیکا ملک نہیں ہم جسکو جو کچھ دیویں
وہ وہی پاوے جسکو چاہیں آخرت دیویں جسکو چاہیں دنیا و آخرت دونو دیویں اسمیں
اشارت ہے جو کوئی پروردگار کی محبت نہیں رکھتا اخلاص نہیں کرتا دنیا ہی کی محبت
میں بھولا پھرتا ہے دنیا ہی کو طلب کرتا ہے یا بہشت کی دولت ڈھونڈتا ہے بے اخلاصی*
کی راہ میں ملتی نہیں دنیا ملتی ہے وہ دنیا آخر کو وفا نہیں کرتی جان کی بلا ہو پڑتی
ہے۔ بلا میں ڈالتی ہے دانا عقلمند وہ کوئی ہے جو اللہ تعالے کا ہو رہے اوسکے حکم کو
سر کے اوپر رکھے جو کام کرے سو اخلاص و محبت سو کرے مزدور نہ ہووے مزدوری
کے اوپر نظر نہ کرے اس بندے کو جو کام کرنا فرمایا ہے دل سے تن سے کرتا رہے
جس خاوند کا کام ہے وہ جانے وہ پاک خاوند سب کی نیت سب کے کام سے واقف
ہے کسیکو کیا دیجیئے کون کس لائق کا بہتر جانتا ہے اوسکا کام اوسیکے حوالے رکھو
اور جو کچھ مانگو اوسی خاوند سے عاجزی کی راہ سے بندگی کی راہ سے مانگتا رہے

* اعلیٰ اخلاص آخرت کا ہے ۱۲ مرادیہ

دعا کرتا رہے دنیا کے آخرت کے حکم کے موافق اپنی بھلائی چاہتا رہے اور جو کچھ مانگے اسطرح مانگے جسطرح حکم ہے زیادہ اپنا کچھ تصرف نہ کرے حکم نہ چلاوے اوسکو کیا خبر ہے۔ جو اُسکے واسطے کونسی چیز بھلی ہے اوس پاک پروردگار کے حوالے کر دے جیسا بہتر جانے گا ویسا کرے گا سب کچھ اوسکے ہاتھ میں ہے اور جسنے اوس پاک پروردگار سے کچھ کام نہ رکھا حکم نہ مانا دنیا و آخرت ہاتھ سے جاتی رہے گی اور آخرت ہاتھ نہ آوے گی بڑی بلا میں جا پڑے گا فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى پھر خبر دی میں نے تمکو ایک بڑی آگ کی شعلہ کرنے والے کی یعنے دوزخ کی حقیقت تم سے بیان کی تمہارے ڈرنے کے واسطے جو ڈرو بے فرمانی نہ کرو جو بے فرمانی کروگے تو ایک ایسی آگ میں پڑوگے جو بہت بڑا بھڑکاؤ ہے اُس آگ کا۔ خبر میں آیا ہے کہ دوزخ جب حشر کے میدان میں آوے گی ایسا شعلہ کرے گی جو دو برس کی راہ کے تفاوت میں کافروں کو گرا دیوے گی اور فرشتے عذاب کے کافروں کو زنجیروں میں باندھ باندھ کر کھینچیں گے اور لوہے کی گرزوں سے مار کر چلاتے جاوینگے اور اوس حال پر دوزخ کے شعلوں کی ہیبت سے گر گر پڑینگے اسطرح دوزخ میں پہونچینگے لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى نہ در آویگا نہ داخل ہوویگا ۔۔۔۔ اوس آگ میں ویسی سخت شعلہ مارنے والی آگ میں ہمیشہ رہنے کے واسطے کوئی مگر وہ بڑا بدبخت جسنے جھٹلایا دروغگو کہا رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو اور جھوٹھا جانا اللہ تعالےٰ کے کلام کو اور منہ پھیرا ایمان لانے سے مسلمان ہونے سے اللہ تعالےٰ کی بندگی نہ کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی متابعت سے باز رہا جیسے اُمیہ بن خلف ابوجہل ابولہب اور لوگ جنکی یہ بدبختی ہے وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى اور شتاب ہی جو دور کیا جاویگا اوس آگ سے وہ بڑا متقی پرہیزگار وہ جو دیتا خرچ کرتا ہے اپنا مال خیر کے کام میں لو خدا کیواسطے پاکی ڈھونڈھتا ہے اس مال دینے میں اس مال کو پاک کرتا ہی آپ پاک ہوتا ہے۔ یہ آیت بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہی آیت دلیل ہے اسبات کی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیغمبروں

کے مرتبے کے پیچھے نبیوں کے درجوں کے بعد اور سب کسی سے افضل ہیں بہتر ہیں اسواسطے
کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اون کو اَتقےٰ فرمایا بہت بڑا متقی فرمایا اور اور جگہہ
قرآن میں فرمایا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے تحقیق بہت بڑا تمہارا خدا کے ....
پاس وہ آدمی ہے جو اَتقےٰ ہے۔ بڑا متقی ہے پرہیزگار ہے۔ کفر و شرک نفاق بے فرمانی
سے بہت پرہیز رکھتا ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو کوئی حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کچھ شبہ رکھے طعنہ کرے اونے گویا سب
اصحابوں کے اوپر مہاجرا و انصار کے اوپر طعنہ کیا۔ کیونکہ سب اصحابوں رضی اللہ عنہم نے جمع ہوکر
اون کو خلیفہ کیا۔ اور اون کو آپ سے بہتر جانا اور جسنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم کے اصحابوں کو برا کہا طعنہ مارا اون کو جھوٹا مانا نالائق جانا بے عقل بے فہم بیدین
جانا اور جسنے اصحابوں کو حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے ایسا جانا
اُسنے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مرشد کامل نہ جانا وہ بڑا بدبخت ہے اونے
اپنے ایمان میں خلل ڈالا دوزخ میں جانے کے لائق ہوا۔ انہیں آیتوں سے معلوم ہوا
جو دوزخ میں نہ جاویگا سوائے اوس بدبخت کے جسنے اللہ و رسول وصلے اللہ علیہ وآلہ
وصحابہ وسلم کو جھٹلایا اور سچی راہ سے منہہ پھیرا دوزخ میں جانیکی یہی علت ہے جسنے جسطرح سے
نکلیگا۔ اور مسلمانوں گنہگاروں میں وہ آدمی دوزخ میں جاویگا جسنے کسی خیر کے
کام سے کچھ بھی منہہ پھیرا کچھ سستی کی اللہ و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے حکم سے نکل کر نفس کے شیطان کے حکم میں گیا ہے۔ اس کے خلل سے اوسے
امید نکلنے کی ہے مگر ایمان کے خلل سے خدا پناہ میں رکھے اور اصحابوں کے اوپر نقصان
کی تہمت دینے سے ایمان کا خلل ہے۔ سب اصحاب رسول کے رسول صلے اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم کے پاس مقبول ہیں اللہ تعالےٰ کے دوست ہیں بیعت ہیں رضی اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں
ورضوا عنہ انکے حق میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور اس سے کیا زیادہ درجہ ہوگا
جو کوئی اونکو برا جانے وہی آپ برا ہے اور جسنے برے کام کیئے ہدایت سے منہہ
پھیرا ایمان میں ناقص رہا سچی باتوں کو جھٹلایا وہ بھی برے لوگوں کے ساتھ دوزخ

میں داخل ہوگا اور جو کوئی دوزخ سے کبھی نکلیگا۔ سو ایمان اور مسلمانی کی برکت
سے نکلیگا۔ اور جس کسی نے وے کام کیئے جیسے حضرت ابوبکر صدیق رض نے کیئے اور
بڑے بڑے اصحابوں نے چاروں خلیفوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کے ایمان کو اپنے کامل کیا مسلمانی کے ظاہر باطن کے کام تمام کیئے جو کچھ
کیا سو خدا تعالے کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے کیا وہ آدمی اون کے ساتھ
نجات پائیگا۔ دوزخ کو ایسے لوگوں کے ساتھ کچھ کام نہ ہوویگا۔ اون میں اور دوزخ میں
پردہ پڑ جائیگا بہشت میں خیر و خوبی سے داخل ہو جائیگا۔ یہ پورے ایمان کی برکت
ہے پورے مسلمان کے واسطے۔ اللہ تعالے سب مومنوں مسلمانوں کو ایمان اور
مسلمانی میں محکم رکھے کامل کردے آمین ثم آمین آمین۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رض کو اس قیمت میں خرید کیا اور آزاد کیا تب کافروں کو
بہت بڑا تعجب ہوا کہنے لگے کہ ابوبکر رض کے اوپر بلال رض کا کچھ حق تھا اس سبب اتنا مال
بلال رض کے واسطے خرچ کیا اوس حق کا بدلا دیا حق تعالے اون کی بات کے رد میں
فرماتا ہے وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اور نہ تھی کسی ایک آدمی کو ابوبکر رضی اللہ
عنہ کے نزدیک کچھ کسیطرح کی نعمت سے جو جزا دیجاوے اور بعضوں نے کہا ہے
حضرت بلال رضی اللہ عنہ احد احد اتنا کہتے تھے جو لوگوں نے سننے والوں نے اونکا
نام احد احد رکھ دیا تھا اللہ تعالے کا احد نام ہے وے ہمیشہ کہتے ہر دم کے کہنے کے
سبب اونکا یہ نام ہو گیا تھا۔ اس آیت یعنے وَمَا لِاَحَدٍ سے بلال رض کے اوپر اشارت
ہے اور معنے اسیطرح پر ہیں۔ اور نہ تھی بلال رض کی ابوبکر صدیق کے پاس کوئی نعمت
دوستی منت جو عوض کیا جاوے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى مگر طلب کرنی
رضامندی اپنے پروردگار کی جو بزرگ ہے سب کے اوپر غالب ہے حاکم ہے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے اوپر بلال رض کا کچھ حق ثابت نہ تھا جو اوسکے حق پر بدلا کرنا ضرور ہووے
یہہ جو کچھ عمل کیا ابوبکر رض نے اسو واسطے کہ ابوبکر رض خدا کی رضامندی کا طالب تھا اور
بس وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ اور ہر طرح سے شتاب راضی ہوویگا ابوبکر رض وہ ہماری رضامندی

ع

ہووے گی وہی کرینگے رضا کا بہت بڑا درجہ ہے نہایت عالیمقام ہے۔ کامل بندوں
کے لیئے دنیا میں اور بہت بڑی نعمت ہے آخرت میں سو یہ دولت حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کو ملی اور جو کوئی اونکے طریق پر چلیگا اوسکو بھی اونکی طفیل سے
ملیگی اور یہ عاصی گنہگار بھی امیدوار ہے. اللہ تعالے کے رحم وکرم کا جو اوسکو
بھی اپنے سب مقبول بندوں کی طفیل سے اس دولت سے نصیب بخشے آمین
آمین آمین

سورۂ والضحیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَالضُّحٰی ۝ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۝ وَلَلْاٰخِرَۃُ
قسم ہے دن چڑھے اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑدیا تجکو رب تیرے نے اور نہ بیزار ہوا اور البتہ

خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ۝ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝
پچھلی حالت بہتر ہے واسطے تیرے پہلی حالت سے۔ اور البتہ شتاب دیگا تجکو پروردگار تیرا پس راضی ہوگا تو

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۝
کیا نہیں پایا تجکو یتیم پس جاگہ دی اور پایا تجھکو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی

وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَ
اور پایا تجکو فقیر پس غنی کیا پس جو یتیم ہو پس مت جھڑک اور

اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۝
جو مانگنے والا ہو پس مت ڈانٹ اور جو نعمت پروردگار تیرے کی ہے پس بیان کر تو

سورۂ والضحیٰ مکی ہے اسمیں گیارہ آیتیں چالیس کلمے اور ایک سو چھیاسٹھ
حرف ہیں۔ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی قسم ہے ضحیٰ کی یعنے چاشت کے وقت کی اور

قسم ہے رات کی جب تاریکی ہوتی ہے اور سب چیز کو اپنی اندھیاری میں چھپا لیتی ہے
اللہ تعالیٰ نے ضحےٰ کی اور لیل کی قسم کھائی دین کے بڑے لوگوں نے اس میں بہت
باتیں کہیں ہیں ضحےٰ چاشت کا وقت ہے۔ جس وقت آفتاب بلند ہوتا ہے دھوپ
سارے عالم میں پھیلجاتی ہے اچھا وقت ہے دنیا کے کام میں کاروبار میں کسب میں
مشغول ہونے کا کسی فرض نماز کا وقت نہیں نفلوں کا وقت ہے یا دنیا کے کاموں
کا وقت ہے ایسے وقت میں جو کوئی عبادت میں مشغول ہووے دو رکعت چار رکعت
بارہ رکعت تک جتنی ہو سکے اشراق کی ضحی کی نیت میں پڑھے تو بہت ثواب پاوے
یہ نماز اخلاص کی ایمان کی نشانی ہے کیونکہ غفلت کا وقت تھا دنیا کے کام میں مشغول
ہونے کا وقت تھا اسوقت میں وہ اخلاص سے پاک پروردگار کی بندگی میں حاضر
ہوا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی فجر کی نماز
پڑھ کر اپنے مصلے پر بیٹھا رہے اور جب آفتاب بلند ہووے اشراق کی نماز پڑھے جتنی
رکعتیں پڑھ سکے پورے حج کا ثواب پاوے اسیواسطے بعضوں نے کہا ہے کہ ضحےٰ کی
قسم اشراق کی نماز کی قسم ہے۔ اور دنیا کے کام میں بھی جو کوئی نماز پڑھ کر مشغول
ہووے اور نیت حلال قوت کے پیدا کرنے کی رکھتا ہووے اور اپنے دل میں
یہ نیت کرے کہ جو اس محنت سے قوت ہوگی اس قوت کو خدا کی بندگی میں خرچ
کرونگا۔ اس دنیا کے کام میں بھی مومن ثواب پاتا رہتا ہے اور چاشت کا وقت وہ ہے
جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور اسیوقت میں حضرت موسےٰ
علیہ السلام اور فرعون کے جادوگروں سے مقابلہ ہوا ستر ہزار آدمی ایمان لائے
پاک پروردگار کو سجدہ کیا ہے۔ بعضوں نے کہا ضحےٰ سے تمام دن مراد ہے یہ دن
ایک بڑی نشانی ہے قدرت کی تین نمازیں فرض تمام دن میں اور روزہ فرض
دن ہی میں ہوئے ہیں حج بھی دن میں ہوتا ہے اور رات بھی ایک بڑی نشانی
ہے قدرت کی رات نہ ہوتی تو دن کی قدر معلوم نہ ہوتی اور خلق کے آرام کا وقت ہے رات
کی بندگی بڑی مقبول ہے مغرب کی نماز فرض اور وتر رات کو ہوتی ہے اور آخر شب کی نماز تہجد کی تلاوت کو بھی ہے تہجد

کی نماز کا بہت بڑا ثواب ہے بڑے اخلاص کی بندگی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو
کوئی آخر شب کو اوٹھے بندگی میں حاضر ہووے اوسکے واسطے ایسی نعمتیں خوبیاں چھپا
رکھی ہیں جنکے دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہوویں روشن ہو جاویں اون نعمتوں
کی کسیکو خبر نہیں کوئی نہیں جانتا جو بہشت میں تہجد کی نماز رات کی نماز پڑھنے
والوں کو ملیگی۔ خبر میں آیا ہے۔ جو کوئی فقر سے ناداری سے ڈرتا ہے چاہیئے
کہ چاشت کی چار رکعت نماز پڑھے اور جو کوئی گور کی اندھیاری سے تنگی سے وحشت
رکھتا ہے ڈرتا ہے چاہیئے کہ آخری رات کی نماز پڑھے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ضحیٰ سے
مراد وہ دن ہے کہ جسدن میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دنیا کے
پردے کے اوپر پیدا ہوئے اپنی ماں کے شکم سے باہر آئے وہ دن بڑی برکت کا دن
تھا اوسدن کی قسم کی اور رات سے مراد معراج کی رات ہے اس راتمیں حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلایا عرش کے اوپر پہنچایا۔
سب طرح کی نعمتیں خوبیاں بخشیں اور بعضوں نے کہا ہے والضحیٰ یعنے قسم ہے دن
کی جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مشغولی کا وقت ہے خلق کو ہدایت کرتے
ہیں دعوت کرتے ہیں سب کو کفر سے شرک سے نکالکر ایمان کی توحید کیطرف بلاتے
ہیں اور واللیل یعنے قسم ہے رات کی جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مشغولی
کا وقت ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بندگی میں۔ اور بعضوں نے کہا ہے والضحیٰ یعنے
قسم ہے روشن نورانی چہرے کی چہرہ مبارک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا آفتاب سے زیادہ روشن ہے دونوں جہان میں اوس روشن نورانی چہرے
کا نور ہو رہا ہے دونو جہان کو روشن اوجالا کر دیا ہے واللیل یعنے قسم ہے زلفوں کے
بالوں کے گیسوئے مبارک کی جو کالی رات کیطرح سیاہ ہیں حقیقت ہے کہ والضحیٰ
واللیل میں سب قسمیں جمع ہیں جواب قسم کا یہ ہے ما ودعک ربک وما قلیٰ نہیں
چھوڑ دیا یا محمد تجھکو تیرے پروردگار نے اور دشمن نہیں جانا یہ آیت کا فرونکی آنکھ بات کے
جواب میں آئی ہے جب حضرت نبی صاحب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ

کے حکم سے مکے میں خلق کو دعوت کی ایمان کیطرف بلایا شرک وبت پرستی کو چھوڑ دینے کو فرمایا
تب مکے کے لوگوں نے تعجب کر کے مدینے میں یہود و نصارے کے پاس اپنے آدمی بھیجے۔
وے حضرت موسے اور حضرت عیسے علیہ السلام کے دین میں تھے توریت اور انجیل جو حضرت
موسے علیہ السلام اوپر اور حضرت عیسے علیہ السلام کے اوپر اللہ تعالے کے پاس سے آئی تھی بیچ ان کتابوں کے حضرت محمد
مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سب خبریں تھیں یہود و نصارے واقف تھے اون
سے پوچھ بھیجا کہ تمہاری کتابوں میں کیا لکھا ہے آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا وقت
ہوئا ہے یا نہیں ہوا ہمارے درمیان میں محمد نام ایک آدمی ہے وہ محمد (صلے اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم) ہمارے بھائیوں میں سے پیدا ہوا ہے پیغمبری کا دعوے کرتا ہے کہتا ہے
کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں تم اپنی کتابوں میں دیکھکر معلوم کرو ہمکو خبر دو کہ یہ بات سچ ہے
یا کیسی ہے۔ مدینے کے لوگوں نے یہود و نصارے نے سب کتابیں دیکھیں اور آخر زمانے
کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا یہی وقت ہے اور یہ جو تم میں پیدا ہوئے ہیں ان سے تین
باتوں کا سوال کرو۔ پوچھو ایک اصحاب کہف کا احوال دوسرا اسکندر ذوالقرنین
کا قصہ تیسرے روح کی بات کیا چیز ہے روح۔ جو وہ پہلی دو باتوں کا جواب دیں اور
روح کا جواب نہ دیں تو ہمسے کہلا بھیجو تب ہم سچ جھوٹ معلوم کرینگے۔ وے آدمی
مکے کے مدینے سے یہ بات لائے پھر مکے کے مشرکوں نے ایکدن حضرت نبی صاحب
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں سوال کیئے حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کل جواب دونگا مگر انشاء اللہ تعالے نہ کہا وحی کی
اللہ کے کلام کی انتظاری کی کتنے دنوں وحی نہ آئی حضرت جبرائیل نہ اترے بعضے
کہتے ہیں دس دن بعضے کہتے ہیں پندرہ دن یا انیس دن یا پچیس دن یا چالیس
دن تک جبرائیل علیہ السلام نہ آئے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
اور صحابہ حضرت کے بہت غمگین ہوئے جواب دینے میں جو اتنی ڈھیل ہوئی کافر
طعنہ مارنے لگے اور کہنے لگے وَدَّعَہُ اللّٰہُ وَقَلَاہُ یعنے ترک کیا چھوڑ دیا محمد (صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو اور دشمن رکھا اوسکو پھر کتنے دنوں کے پیچھے حضرت جبرئیل علیہ السلام

حضرت جبرائیل علیہ السلام سے سنا آنے کا دیر پہنچنے کا یہ سبب تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ پھر ہر کام میں انشاء اللہ تعالیٰ کہنا مت چھوڑو انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا تھا اسواسطے وحی نہ آئی اور دو سوالوں کا جواب آیا اور تیسرے سوال کی بات کا کچھ بیان نہ ہوا۔ اون پوچھنے والوں سے بیان کیا۔ اونہوں نے یہود کو کہلا بھیجا یہودنے جانا کہ سچے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کتاب میں لکھا تھا کہ جو دو سوال کا جواب دیوے اور ایک کا نہ دیوے یہی علامت ہے سچ کی پھر یہودنے جان بوجھکر حسد کیا مکے کے لوگوں سے کچھ نہ کہا حال بتایا پھر اس سورت میں وہ بات جو کافر کہتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو چھوڑ دیا اس بات کو رد کیا قسم کھائی ضحےٰ کی اور لیل کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے نہیں چھوڑا اور دشمن نہیں پکڑا یہ بات کہنے والے جھوٹے ہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بشارت خوشخبری بھیجی فتح کی کہ تیرا دین یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب جہان میں پھیلیگا۔ روم و شام یمن مصر و ایران و توران بڑے بڑے ملک تیری امت کے ہاتھ آویںگے تیرا درجہ بڑہتا جائیگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوشخبری کو سنکر بہت خوش ہوئے پھر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى اور مقرر آخرت دوسرا جہان بہتر ہے تیرے واسطے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے پہلے جہان سے دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے دنیا کا سب مال ملک آخر کار جاتا رہیگا آخرت کا مال ملک ہمیشہ باقی رہے گا بڑھتا رہے گا۔ دنیا میں کیسا ہی ملک فتح ہووے ہاتھ لگے رنج و محنت اوسکے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ آخرت میں بہشت میں ہزار محل موتیوں کے تیرے واسطے تیار ہیں اور ویسا ہی اسباب لوازم باغ و بہار حوریں غلمان فرش و فروش سب کچھ تیار ہیں جو ایک ایک محل میں ہزاروں ملک دنیا کے سما جاویں اس آیت میں اشارت ہے جو اللہ تعالےٰ کی حکمت میں یہ قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ ہر چیز میں پہلے کمی ہے پیچھے زیادتی ہے۔ آدمی پہلے نطفہ تھا پھر علقہ پھر مضغہ ہوکر جنین

ہوا لڑکا ہوا پھر بالغ ہوا عقل ہوئی شعور ہوا جوان ہوا بوڑھا ہوا کمال کو پہونچا پھر اسیطرح
جاننا چاہیے کہ دنیا میں کیسا ہی مال و ملک و کمال درجہ ہووے آخرت کے آگے تھوڑا
ہی ہے دنیا سب گھٹنے کی جگہ ہے۔ بڑی دولت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم کی اور اون کی طفیل سے اُن کی امت کے مومنوں مسلمانوں کی آخرت
میں ہوگی حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے اول کافروں کے ہاتھ
سے آزار پایا رنج کھینچا بے ادبیاں دیکھیں طعنے سنے آخر سب زیر ہوے مارے گئے
مسلمان ہوے تابع ہوے غلبہ فتح حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو نصیب ہوا
پھر آخر کو بڑے بڑے ملک اصحابوں کے ہاتھ آئے پھر بڑھتے بڑھتے دولتمند ہوگئے دین کا
جھنڈا سب دنیا میں کھڑا ہوگیا پھر اوسی بات سے معلوم کیا چاہیے کہ آخرت میں کیسا
کچھ بڑھاؤ ہووے گا۔ تفاوت دنیا اور آخرت میں یہ ہے کہ دنیا میں نقصان سے کمال ہوتا
ہے اور دنیا کے کمال کو کبھی زوال بھی ہوتا ہے اور آخرت کے کمال کو حضرت نبی صلے
اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم اور پیچھے اُنکے سب مومنوں مسلمانوں کو ہمیشہ بڑھاؤ ہی رہیگا
گھٹاؤ کا نام و نشان نہیں ہونے کا سب طرح کی دولتوں کی ہمیشہ ہمیشہ زیادتی رہیگی
نقصان ہرگز کبھی نہیں ہونے کا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور مقرر شتاب
عطا کریگا۔ دیگا بخشیگا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم پاک پروردگار تیرا
پھر راضی ہوویگا تو وہ نعمتیں جو بیان بخشیگا تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ
وسلم [illegible] پیدا کرنے والا تیرا آخرت میں تو تو خوش ہوجاویگا سب طرح کی فکریں جاتی رہینگی
کام کم بہشت کی [illegible] بڑی بڑی نعمتیں بے حد و بے نہایت ہمیشہ کی دیدار ایسی بڑی
خوبیاں تیرے واسطے رکھی ہیں خاطر خوش رکھ اُن کافروں مشرکوں کے طعنے بازی لیے
غمگین ناخوش مت ہو کوئی دن ہیں یہ سب باتیں جاتی رہینگی تمکو خوشی ہمیشہ ہمیشہ رہیگی
[illegible] امید ہے جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم
خوش ہوئے اور فرمایا میں ایک آدمی کو بھی اپنی امت کے دوزخ میں رہنے سے
راضی نہیں ہونے کا یہ بات امت کے واسطے بڑی خوشخبری ہے۔ [illegible] استجابت کو اللہ تعالی

اللہ تعالے بیان فرماتا ہے جو کمی سے زیادتی ہے تھوڑے سے بہتایت ہے پہلے حال سے
آخر کا حال بہتر ہے دنیا سے آخرت بہتر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا

فَآوَىٰ ۔ کیا نہ پایا تجھکو یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پروردگار نے تیرے یتیم بے باپ
پھر جگہہ دی اس درجہ میں پہنچایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اپنی
ماں کے پیٹ میں تھے جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے باپ عبد اللہ کا
واقعہ ہوا وفات پائی۔ پھر جب تولد ہوئے کئی دن کے پیچھے بی بی آمنہ [illegible]
والدہ نے بی بی حلیمہ کو جو دائی تھیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حضرت
کو حوالے کیا چار برس اونہوں نے اپنے گھر لیجا کر پالا۔ پھر جب چھے برس کی عمر حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دادا نے بھی پرورش کی دو برس کے پیچھے عبد المطلب
بھی مرگئے اوسوقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ابوطالب کے جو حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا تھے حوالے کیا پھر ابوطالب ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی پرورش کرتے اور پیار وشفقت ودوستی اونکے ساتھ رکھتے پھر پچیس
برس کی عمر میں حضرت نے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب
چالیس برس کی عمر میں پہنچے اللہ تعالے نے پیغمبری کی خلعت اون کو پہنائی وحی نازل
ہوئی حکم کیا کہ اون مشرکوں کو ہدایت کرو کفر سے شرک سے خلق کو ایمان کیطرف خدا
کی توحید کیطرف بلاؤ۔ پھر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حکم خدائے
تعالے کا بجا لائے اول سب مکے کے لوگوں کو اپنے خویش واقارب کو ایمان کی طرف بلایا
جسپر اللہ تعالے نے فضل کیا دین ودنیا کی سعادت اوسکے نصیب تھی ایمان لایا
اور بہت قریش مکے کے لوگوں نے تعجب کر کے اپنے دین سے بتوں کے پوجنے سے پھرنا
بہت مشکل جانا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دشمنی میں کمر باندھی ہر
طرح کی تصدیع دینے لگے اس حال میں ابوطالب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے چچا حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باپ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی یاری ومددگاری حمایت جسطرح چاہیئے کرتے رہے پھر کئی برس کے پیچھے اونکا

بھی واقعہ ہوا پھر مشرکوں نے دشمنی کو زیادہ کیا تب اللہ تعالے کا حکم ہوا کہ مکے سے مدینے کو ہجرت کریں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر مدینے کو تشریف لے گئے مدینے میں انصار تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے داخل ہونے سے انصاروں نے بڑی خوشی کی دل و جان سے ایمان لائے غلامی میں رفاقت میں مددگاری میں کمر باندھی جان و دل سے فدا ہونے کو حاضر ہوئے اللہ تعالے نے مدینے کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے رہنے کی جگہ مقرر کی پھر مہاجرین و اصحاب۔۔۔۔۔۔ جو قریش تھے مکے کے رہنے والے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ اونہوں نے ہجرت کی اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رضامندی میں اپنے گھر چھوڑے مال چھوڑا جورو لڑکے لڑکیاں چھوڑیں مدینے میں آئے اور انصار مدینے کے رہنے والے سب جمع ہو کر خدمت میں حاضر ہو کر دشمنوں سے دین کے لڑنے میں کمر باندھی پھر لڑے بہت اصحاب شہید ہوئے آخر کو فتح پائی اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت بڑی جگہہ دی بہت بڑا مرتبہ بخشا اول و آخر کی خلق کے اوپر اون کو فضیلت بخشی آخر زمانے کا پیغمبر کیا اپنے بڑے قرب کے درجے میں پہنچایا اور دنیا میں سب کے اوپر غالب کر دیا اوس یتیمی کے حال سے آپ اپنے فضل و کرم سے پرورش کر کر درجے بڑھا کر اون کو بہت بڑی جگہہ میں پہنچایا اون کی حدیث کو کلام کیا اون کی دوستی محبت کو سب مومنوں مسلمانوں کے دل میں جگہہ بخشی ایسی جگہہ بخشی جو قیامت تک اور آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ بڑھتی دولت رہے گی اور اس آیت میں اشارت ہے کہ یتیم اوس موتی کو کہتے ہیں جو خوبی میں بڑائی میں صفائی میں روشنی میں ویسا اور موتی نہ ہووے پھر ویسا موتی سوائے بادشاہوں کے اور کسی کی جگہہ کے لائق نہیں ہوتا۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یتیم تھے۔ ایسی خوبیوں میں تھے۔ جو

دوسرا اُن ساکوئی نہ تھا۔ پھر ایسے یتیم کی اور کوئی جگہہ لائق نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اون کو اپنی خاص الخاص رحمت میں اپنے نہایت قرب کی جگہہ بخشی اور فرمایا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۵ص اور پایا تیرے یا محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا پھر ہدایت کی راہ دکھائی روایت ہے جو لڑکپن کے وقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کی چار برس کی عمر تھی۔ بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دائی اپنے گھر سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مکّہ میں لاتی تھیں اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اون کی والدہ کے اور دادا کے حوالے کر دیویں مکے میں پہونچ کر ایک جگہہ میں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو بٹھال کے آپ کسی کام کے واسطے گئیں۔ پھر آکر جو دیکھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نہ پایا۔ بہت پریشان ہوئیں۔ روتی تھیں ڈھونڈھتی تھیں کہیں نہ پایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکے کے پہاڑوں میں چلے گئے تھے۔ راہ سے تفاوت ہو گئے تھے۔ پھر عبد المطلب نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ڈھونڈھ کر پایا اور یہ بات ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

ضالاً

وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے بی بی خدیجہ رضی
عنہا سے نکاح کرنے سے اول کی کہ جب حضرت
اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سوداگری کے واسطے
شام کے ملک میں گئے تھے۔ خرید و فروخت کر
کے کو پھرے تھے مکے سے تین دن کی راہ درمیان
رہی تھی۔ اور وہ قافلہ سوداگروں کا بی بی خدیجہ رضی
عنہا کا تھا۔ لوگوں نے قافلے کے کہا کہ کو
جاوے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری
قافلے کی سلامتی کی پہنچاوے۔ اور عنا
تھا عرب کا جو کوئی آگے آن کر قافلے کی سلامتی
کی خوشخبری دیتا تو وہ اونٹ جسکے اوپر سوار
ہو کر آتا تھا اوسیکو بخشدیتے۔ سب لوگوں
حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو بھیج
مقرر کیا کہ آگے جاکر خبر دیویں۔ ابو جہل بھی
قافلہ میں تھا۔ آگے سے بھی وہ کچھ دشمنی
رکھتا تھا اوسنے کہا اُن کو مت بھیجو آخر کو سب
نے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہی کو بھیجا
جب اکیلے راہ میں آئے۔ شیطان نے آکر اونٹ
کی نکیل پکڑ کر اون کو اور راہ کیطرف پھیر
راہ سے دور پڑ گئے۔ اللہ تعالے کا حکم ہوا حضرت
جبریل علیہ السلام کو اونہوں نے آکر ایک پڑ شیطان
کو ایسا مارا کہ حبش کے ملک میں پھینکدیا اور
پکڑ کر اونٹ کو راہ میں لگا دیا۔ اور زمین کی

ایسی کھینچ لیں جو ایک ساعت میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکے میں جا پہنچے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو قافلے کے آنے کی خوشخبری دیدی۔ بہت خوش ہوئیں۔ اور وہ اونٹ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نذر کیا۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکے سے پھر کر قافلے کی طرف چلے۔ ایک ساعت میں قافلے درمیان جا پہونچے۔ اور کہا مکے میں پہنچکر خدیجہ رضی اللہ عنہا کو میں نے خوشخبری دی وہ خوش ہوئی اور یہ اونٹ اونے میرے تئیں دیا۔ کسی نے یہ بات نہ مانی۔ ابو جہل نے کہا میں نہ کہتا تھا کہ اون کو مت بھیجو۔ پھر وہ اونٹ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اور لوگوں نے پھیر لیا۔ جب تین دن کے پیچھے مکے میں پہونچے اس بات کی خبر بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دی۔ وے غصے ہوئیں۔ اور کہا تین دن ہوئے جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آکر مجھ کو خوشخبری سنائی میں نے اونٹ اون کو دیا ہے۔ تم نے کیوں پھیر لیا ہے۔ اور یہ بات تم نے جھوٹ جانی۔ لوگوں نے کہا تین دن کی راہ دو تین ساعت میں کسطرح آئے۔ اور پھر گئے اسواسطے ہمنے یہ خبر نہ مانی۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ بات سچ ہے تفاوت نہیں اونٹ پھیر دیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وسلم کی دوستی اپنے دل میں رکھی اور جانا کہ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر زمانے کے پیغمبر ہوونگے
یہ حال اپنے بھائی ورقہ بن نوفل چچا کے بیٹے سے
سنا تھا۔ وے اگلی کتابیں پڑھے تھے علامتیں
معلوم کی تھیں۔ اور اس آیت کو وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی
کے معنے یہ بھی ہیں اور پایا تجھکو گمراہ لوگوں میں
قوم میں پیدا کیا وے کچھ نہیں جانتے تھے پڑھے
لکھے نہیں تھے۔ سب خیر کی باتوں سے بے خبر تھے
ایسے لوگوں میں پایا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم پھر پیغمبری بخشی ہدایت کی
کو سب طرح کا علم بخشا۔ سب خیر کے بہتری کے کام سکھا
دیئے۔ اور یہ بات معلوم کیا چاہیئے کہ ضلال گمراہ
تئیں کہتے ہیں۔ ضلالت گمراہی ہے وگمراہی کفر
اور سب پیغمبر خدائے تعالےٰ کے کفر سے ہر حال
میں پاک ہیں۔ پیغمبری سے پہلے بھی کفر سے پاک ہیں
اور پیغمبری سے پیچھے بھی سو پیغمبروں کو گمراہی
اور ضلالت کی نسبت کرنی کبھی درست نہیں۔ ہمیشہ
معصوم ہیں اللہ تعالےٰ کی پناہ میں ہیں اول سے
آخر تک۔ ایمان اور مسلمانی کے گھر میں بیٹھنے والے
ہیں۔ مسلمان پیدا ہوئے دنیا میں مسلمان آئے مسلمان
رہے۔ مسلمان ہی دنیا سے چلے گئے رہے۔ روایت ہے
کہ ایک دن ابوطالب نے ایک بت مول لیا۔ حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اٹھا کہیں

وقت دیا جو گھر پہونچادیویں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ
وسلم نے لیا جب آگے چلے اوسکو زمین میں ڈالدیا۔
ایک رسی اُسکے گلے میں باندھ کر کتے مُردار کیطرح گھسیٹتے
ہوئے پہنچادیا۔ ہمیشہ معبود برحق سے اللہ تعالےٰ سے
خبردار تھے۔ ولیکن پیغمبری سے پہلے بہت باتوں کا علم
نہ تھا۔ پڑھے نہیں تھے۔ لکھنا نہیں جانتے تھے۔ شریعت کے
حکم احکام نماز روزہ سے اور بہت باتوں سے خبردار نہیں تھے اس سبب سے بعضوں
نے یہ معنے کہے ہیں وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی کے یعنے اور پایا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم تیرے پروردگار نے ناواقف بہت باتوں سے بہت کاموں سے پیغمبری
کا منصب نہ ملا تھا۔ قرآن نازل نہوا تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے تجھکو اپنے فضل و کرم
سے پیغمبری کی خلعت بخشی۔ قرآن جو سب کتابوں سے افضل ہے بہتر ہے۔
تمہارے اوپر نازل کیا بھیجا جو کچھ جاننا چاہئے بوجھنا چاہئے کیا چاہیے سب کچھ سکھا دیا
اللہ تعالےٰ نے قرآن میں فرمایا ہے مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ یعنے
ایک وقت ایسا تھا یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم
جو اس حال میں تھا تو کہ نہ جانتا تھا کتاب کیا چیز ہے اور
ایمان کسے کہتے ہیں۔ ایمان تھا۔ اور علم ایمان کا نہ تھا اور
کسیکو ایمان کی راہ نہ بتا سکتے تھے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا جو
سب کچھ معلوم کیا۔ بڑے عالم ہوگئے عارف ہوگئے۔ یہ بڑا احسان ہے پروردگار کا تمہارے
اوپر اور احسان پروردگار کا تمہارے اوپر یہ ہے وَوَجَدَکَ عَآئِلًا
فَاَغْنٰی اور پایا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم تیرے پروردگار نے
مفلس محتاج عیالدار پھر توانگر کردیا دولتمند کردیا ہر طرح غنی کردیا بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا
کو اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی اونہوں نے اپنا سارا مال نیاز کیا۔ پھر تجارت سوداگری کرنے کی
اوسمیں برکت بخشی۔ پھر بہت یار و مددگار اصحاب جمع کردیئے کافروں سے جہاد کا لڑائی کا حکم ہوا فتحیں بخشیں

بہت مال و دولت غنیمت آنے لگی ملک فتح ہوئے کسی بات کا کسی چیز کا محتاج نہ رکھ
سب خلق سے بے نیاز کر دیا یہ بات دلیل ہے اسبات کی جو غنا دولتمندی مال کا ہو
کسیکا محتاج نہ ہونا یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے بڑی چیز نہیں جو بڑی بات ہوتی تو ا
تعالےٰ اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اوپر اوسبات کا غنی ہونے کا ا
نہ رکھتا منت نہ جتاتا اپنے حبیب (صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) کو ہر طرح غنی کر
دنیا و آخرت کا بہت بڑا دولتمند کر دیا اور ان آیتوں میں رد ہے کافروں کے قول کا
تھے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو چھ
دشمن رکھا او حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی مبارک خاطر کو تسلی ہے جو و
کے بند ہونے سے اون کے دل میں غم آیا تھا پروردگار نے قسم کر کر فرمایا یا محمد (ص
علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) تیرے پروردگار نے تجھکو چھوڑا نہیں دشمن نہیں پکڑا اول سے
تک تیرے اوپر خدا تعالےٰ کی مہربانی اور فضل ہی ہے اول سے آخر تک بہتر ہی
ہوتا جائیگا۔ تیرے اوپر کئی دن وحی کا بند ہونا بھی بہتر تھا۔ اسبات کا ا
سے آخر بہتر ہوا اب وحی کی قدر معلوم ہوئی علم کی شان کا درجہ ب
معلوم کیا۔ ایسی نعمت انتظار کے پیچھے پائی۔ جس بندے کو ایسی ایسی
نعمتیں بخشی ہیں۔ اوس پیارے بندے کو کسطرح چھوڑا کیونکر دشمن رکھا یہ کا
مشرک احمق ہیں جھوٹے ہیں اور تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم غمگین نہ ہونا چاہیئے خوش
کی بات ہو ان نعمتوں کے اوپر شکر کیا چاہیئے ایکوقت تو یتیم تھا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحا
پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس درجے میں پہنچایا اس نعمت کی ش
گذاری یہ ہے کہ یتیموں کی خبر لو جو تجھے پاس آوے سو اون کو دو اون کو پیار کرو و
لِلْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ؕ پھر اس نعمت کو اپنے اوپر سمجھکر یوجہ کو یتیم کے اوپر قہر مت کرو غ
مت ہو اسکو مت جھڑکو اوس سے محبت رکھو پیار کرو یتیموں کی قدر بوجھو تم بھی ا
یتیم تھے یتیم کو پیار کرنا یتیم کی خبر لینی اوسکو کھانا کھلانا کپڑا پہنانا بہت بڑا ثوا
ہے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا ہے اَنَا وَکَافِلُ

کَہَاتَیْنِ فِی الْجَنَّۃِ وَاَشَارَ بِالسَّبَابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَھُمَا شَیْئًا یعنے میں اور جو کوئی یتیم کی اپنے بیگانے میں تفاوت نہ جان کر پرورش کرتا ہے خبر لیتا ہے اوسکو پرورش کرتا ہے خبر لیتا ہے اُسکو پیار کرتا ہے بہشت میں ہم ایک جگہہ ہووینگے آپسمیں ہمسایہ ہووینگے اسطرح سے نزدیک رہینگے جیسے یہ دو نوانگلیاں یہ بات فرما کر دونو انگلیوں کو تھوڑا اوسمیں کشادہ کر کے اصحابوں کو دکھلایا اور فرمایا اسطرح ایک جگہہ ہووینگے۔ اور خبر میں آیا ہے مَنْ مَسَحَ عَلٰی رَأْسِ الْیَتِیْمِ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ یعنے جو کوئی یتیم مومن مسلمان خدا کی رضامندی کے واسطے یتیم کو پیار کرے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے جتنے اُسکے سر کے بال ہوویں اون سب بالوں کی گنتی کے شمار کے موافق نیکیاں خوبیاں اُسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اتنا ثواب پاتا ہے اور خبر میں آیا ہے یتیم جب کسی غم سے روتا ہے تو عرش عظیم اللہ تعالےٰ کا کانپتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یتیم کا مال مت کھاؤ ظلم مت کرو جو کوئی ظلم سے یتیم کا مال غصب کرتا ہی چھین لیتا ہے اوسکو کھاتا ہے وہ مال اُسکے پیٹ میں آگ ہو جائیگا ہمیشہ جلتا رہیگا دوزخی ہوویگا۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ اور سائل کو مانگنے والے کو محروم مت کرو مت جھڑکو سخت آواز مت کہو جو کچھ تمہاری طاقت ہووے اوسکا کام کردو اور جو نہ ہو سکے تو نرمی سے خوبی سے جواب دو اپنی فقیری ناداری محتاجی کو یاد کرو اوسکی قدر بوجھو تمکو خدا تعالےٰ نے غنی کردیا شکر گذاری میں اس بات کی سائل کے حال پہچانو اور اسمیں اشارت ہے نصیحت ہے ہر ایک مسلمان کو جو کوئی مومن مسلمان سے اگر جو کوئی جسطرح کا سوال کرے کسی مسئلہ کی بات پوچھے جو آتا ہووے تو اچھی طرح سے خوشی سے جواب دیوے جھڑکی شورسخنی نہ کرے اور جو نہ آتا ہووے تو خوشی سے شیریں زبانی سے کہے مجھکو نہیں آتا۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا کچھ کام کرتا ہے اوسکی حاجت بر لانے میں ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ اُسکے خیر کے کام میں متوجہ ہوتا ہے ثواب دیتا رہتا ہے۔ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اور اپنے پروردگار کی نعمت کو ظاہر کرو۔ نعمت خوبیاں جو تیرے پروردگار نے تجھکو بخشی ہیں لوگوں سے

بیان کردے خبر کردے نبوت کی نعمت تمام خلق کے اوپر اپنی فضیلت اور بہتری
محمود کی آخرت میں اور خلق کی شفاعت کا درجہ اور اور بہت بڑی نعمتیں جو
کو بخشی ہیں اور کسیکو نہیں بخشیں سب کا بیان کرنا اظہار کرنا شکر ہے نعمت دی
والے کا اور نعمت کے بیان کو مطلق ترک کرنا کفران ہے نعمت دینے والے کا
حدیث شریف میں آیا ہے جکو اللہ تعالے کچھ نعمت بخشتا ہے اور وہ نعمت کے
ظاہر کرتا ہے اللہ تعالے خوش ہوتا ہے خبر میں آیا ہے حضرت عبد اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
بیٹے رضی اللہ عنہما رات کو نماز پڑھتے صبح کو لوگوں سے کہتے کہ میں نے آج رات کو اتنی رکعت
نماز کی پڑھی ہیں کسی نے اون سے کہا یا عبد اللہ یہ بات کہنی کیا ریا نہیں جو
کہتے ہو اونہوں نے کہا کیا خدا تعالے نے نہیں فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
*م یعنے اپنے پروردگار کی نعمتوں کا حق بیان کر دیوے جو تجھکو بخشی ہیں اور د...
نعمتیں جو سب خلق کو ہر ایک کو عام نعمتیں اور خاص نعمتیں بخشی ہیں ہاتھ پ...
آنکھ کان عقل شعور علم و ہنر ایمان و مسلمانی تقوے ایک ایسی نعمت ہے نہ ہو...
تو اوسکی قدر جانیں ان نعمتوں سے بہتایت کے سبب غافل ہو رہے اونکا شکر
نہیں کرتے اور وے نعمتیں جو مومنوں مسلمانوں کو آخرت میں وعدہ کیا بیا...
کرو خبر دو کیونکہ یہ خلق سب نعمتوں کو دوست رکھتی ہے نعمت کے سبب نعم...
دینے والے کو دوست رکھے گی اور ہماری صفتوں کو جیسے کرم و فضل و احسا...
و مہربانی پیدا کرنا پرورش کرنی رزق دینا خلق کی محافظت کرنی اور سب صفت...
ہماری کو بیان کرو اسطرح خلق کو ہمارا دوست کرو ہماری طرف اون کو بلاؤ یہ سب...
ہیں جو محتاج نعمت کی بات سنے اور نعمت دینے والے کو پہچانے اوسکی طرف
بے اختیار رجا تا ہے اوسکو دوست رکھنا ہے جو کوئی ہمکو دوست رکھیگا ہم ا...
دوست رکھینگے۔ تم درمیان میں اس دوستی کے وسیلے ہوؤگے۔ محبت کے دا...
سبب ہوؤگے یہہ کام ہے تمہارا اس سبب ہمارے نزدیک تمہارا اور بھی بڑ...
بڑا مرتبہ ہوگا اور یہ بات ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنے اپنے پروردگار کی نع...

کی خلق سے حدیث کر بات کہو ے نعمتیں علم کی معرفت کی ہدایت کی جو ہمنے تیرے اوپر تمام کی ہیں سب کسیکو جو کچھ لینے چاہے لینے والا ہووے بیان کر کہدے

. . . .

. . . . جان کر چھپا مت۔ یہ اس بات کا شکر ہے جو تو بھی یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کچھ واقف نہ تھا کچھ نہ جانتا تھا پھر ہمنے تجھکو ہدایت کی اپنے دیدار کی اپنی معرفت کی راہ بتادی یہ خلق بھی کچھ نہیں جانتی ناواقف ہے بے خبر ہے اون کو تو . . . .

. . . . ہدایت کر راہ بتا اون سے تو حدیث کہتا رہ باتیں کرتا رہ تیری جو بات ہے سو حدیث ہے وہ سب نعمت ہے نعمتوں کا بیان ہے۔ ہدایت ہے اخلاص سے سننے والوں کے واسطے رحمت ہے نجات ہے اللہ تعالے کے کلام قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی حدیث دو دریا نعمتوں کے ہیں تمام لذتیں دنیا کی آخرت کی اون میں ہیں سعادتیں تمام نقصانوں سے چھوٹنا تمام کمالوں کو پہونچنا ہمیشہ کی خوشی راحت آرام اون میں ہے اللہ تعالے نے اپنے محبوب (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے تئیں ہر طرح کے احسان جتائے ہیں یتیمی کے حال سے بہت سے بہت بڑے درجوں میں پہونچایا۔ فقیری محتاجی کے حال سے نکالکر غنی کر دیا بے نیاز کر دیا ناواقفی بے خبری کے حال سے سبطرح خبردار کر دیا ہدایت بخشی ان تین نعمتوں کی تین طرح کی شکرگذاری کا حکم کیا یتیم کے اوپر قہر نہ کرنا . . . . . . سائل کو روند کرنا سخت نہ کہنا اور کلام اور حدیث کی راہ سے ناواقفوں کو واقف کرنا بے خبروں کو خبر دینی ہدایت کرنی یہ بھی ایک بھید ہے اس آیت کا اور تھوڑا سا بیان ہے اس سورت کا اور اللہ تعالے کے کلام کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی حدیث کے بہت بے حد بھید ہیں کوئی کہانتک بیان کر سکتا ہے۔ اللہ تعالے سے امیدوار ہیں ہم توفیق کے ہدایت کے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی راہ میں دین میں قائم دائم رہینگے

آمین ثم آمین۔

سُورَةُ الَمْ نَشْرَحْ

مکی ہے اسمیں آٹھ آئتیں ہیں اور ستائیس کلمے ہیں ایک سو دو حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ الَّذِيْٓ

کیا نہ کھولا ہم نے واسطے تیرے سینہ تیرا اور اوتار رکھا ہم نے تجھ سے بوجھ تیرا جسنے

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۗ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

توڑ دی تھی پیٹھ تیری اور بلند کیا ہمنے ذکر تیرا پس تحقیق ساتھ سختی کے

يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۗ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○

آسانی ہے تحقیق ساتھ سختی کے آسانی ہے پس جب فارغ ہو تو پس محنت کر بیچ عبادت کے

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○

اور طرف پروردگار اپنے کی پس رغبت کر

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا نہیں کھولدیا ہمنے تیرے واسطے سینہ تیرا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس سورت میں اللہ تعالٰے اپنی بڑی بڑی نعمتوں کی خبر دیتا ہے جو حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے اوپر بخشی ہیں اور اپنے احسان جتاتا ہے اور تسلی فرماتا ہے تو کسی بات کا غم نہ کھاویں اور راہ بتاتا ہے آخرت کی بڑی نعمتیں پانے کی کیوں غم کھاتے ہو تم یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیوں فکر مند ہوتے ہو تم ہماری مہربانی کے اوپر نظر کرو جو تمہارے اوپر کیا نہیں کھولا ہمنے دل تمہارا کیا نہیں ایسا بڑا کر دیا سینے کو تمہارے جو اوس میں سب درجے ایمان کے سب طرح کے اچھے پاک اعتقاد بہتر عقیدے سما گئے سب طرح کی ہدایت کا علم

تمہارے دل میں خدا کے حکم سے آگیا۔ اچھی خصلتیں بہتر خوئیں آگئیں مسلمانی کی
باتوں سے خدا کی یاد سے محبت سے اخلاص سے شوق سے دل تمہارا آباد ہو گیا
سب قسم کے بھیدوں نے وحی کے قرآن کے تمہارے دل میں راہ پائی جگہہ پائی سب
طرح کے بھید جو لائق تھے تمہارے دل میں آگئے ان نعمتوں کیطرف نظر کرو
قدر پوجو شکر کرو کیا ہمنے نہیں دیں تم کو یہ نعمتیں خوبیاں جن لوگوں کے دل کو
نہیں کھولا ہمنے اون کے دل تنگ ہیں اُن دلوں میں ایمان نہیں آسکتا مسلمانی
کی بات جگہہ نہیں پاسکتی۔ اچھی خصلتیں اون دلوں میں نہیں ٹھیر سکتیں ہدایت
کے علم جس سے علم دنیا کا دین کا نفع ہووے نہ لے سکتے نہیں پاسکتے۔ خدا کی یاد
سے بھولے رہتے ہیں خدا کی محبت اون دلوں میں نہیں آسکتی کچھ بھید نہیں پاسکتے
ایسے دل ہمیشہ کفر شرک میں نفاق میں ڈوبے رہتے ہیں تنگی میں اندھارے میں
خوار رہتے ہیں پریشان رہتے ہیں دوزخ میں جانے کے لائق ہو جاتے ہیں اور جسکا
دل جتنا جسقدر اللہ تعالے کے حکم سے کھلتا ہے۔ اوتنا ہی اتنا ایمان دین یاد اخلاص
محبت اوسمیں جگہہ پاتی ہے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دل
کو اللہ تعالے نے ایسا کھولا تھا ایسا بڑا کیا تھا جو سب طرح کی خیر و خوبی اول و آخر
کی تمام اون کے دل میں آگئی تھی رحمت خدا تعالے کی اور اسلام اوسکا اونکے
اوپر اول سے آخر تک اور تفسیروں میں لکھا ہے۔ شرح صدر یعنے سینے کا کھلنا جو
الم نشرح میں فرمایا اشارت ہے بیان ہے اسبات کا جو کئی مرتبہ حضرت نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک سینہ اور دل چاک ہوا تھا ایکبار کی لڑکپن کے وقت
جب بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا اپنی دائی کے گھر میں تھے چار برس کی عمر تھی ایک دن
ہم عمر لڑکوں کے ساتھ بستی سے باہر گئے تھے۔ یکایک حضرت جبرائیل علیہ اور
حضرت میکائیل علیہما السلام آکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لڑکوں
کے درمیان سے اوچک لیکر پہاڑ کے اوپر لیجا کر سینہ ہاٹ کر مبارک اسینہ کو
چاک کیا دل کو باہر نکالکر پھاڑا ایک ٹکڑا سیاہ لہو کا بندھا ہوا اوس سے نکال کر

دور ڈالدیا اور کہا یہ شیطان کے وسوسہ کا حصہ تھا دور کیا پھر دل کو ایک سونے
کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھوکر اوسی جگہہ رکھا سینے پر ہاتھ پھیرا جیسا تھا
ویسا ہی ہوگیا کچھہ درد نہ معلوم ہوا لڑکوں نے یہ حال دیکھا وہاں سے بھاگے ڈرتے
ہوے گھر آئے بی بی حلیمہؓ کو خبر دی کہ دو آدمیوں نے آکر پکڑ کر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم) کو مار ڈالا۔ یہ حقیقت ہمنے دیکھی بی بی حلیمہؓ روتی ہوئی دوڑیں
جب وہاں پہنچیں دیکھیں تو حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) صحیح سلامت بیٹھے
ہیں مگر چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا ہے احوال پوچھا حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم) نے تمام قصہ بیان کیا سینے کے چاک کرنے کا اثر بی بی حلیمہؓ نے دیکھا ڈر
گئیں اور اپنے دل میں کہنے لگیں کہ عبد المطلب حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم) کا دادا یہ بات سنکر دیکھکر مجھکو کیا کہیگا اور آگے نہ جانوں اور کیسی
بات ہووے بہتر ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو عبد المطلب کے حوالے کر دوں
اسواسطے مکے میں لے آئیں خیریت سے حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو
دادا کے حوالے کردیا اسی بار حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو بی بی حلیمہؓ نے مکے
کے پہاڑوں میں گم کیا تھا جو اوپر والضحیٰ میں بیان قصے کا ہوا پھر دوسری بار
چھٹی برس یا گیارہویں برس پیغمبر ہونے سے یہ بات ہوئی اور تیسری بار شب
معراج میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ معراج کی رات جبرائیل علیہ السلام نے
میرے تئیں عصا پر تکیہ دیکر میرے سینے کو اوپر سے ناف تک شگاف کر
چیرا اور میکائیلؑ ایک سونے کے طشت میں زمزم کا پانی لائے اوس پانی سے
میرے سینے کے اندر کی اور حلق کی رگیں دھوئیں اور جبرئیل علیہ السلام نے
میرے دل کو باہر نکالکر چیرا اور دھویا پھر دھوکر ایک طشت سونے کا لائے
ایمان کے نور سے حکمت کے نور سے میرے دل کو اس نور سے بھرا اور معمور کیا
پھر ایک نور کی انگوٹھی سی نور کے نگینے مہر کرکر اوسکی جگہہ میں رکھا اور سینے کو ایسا ملا
جو سوائے ایک خط کے کچھہ زخم اوسکا نہ رہا اور کچھہ درد معلوم نہ ہوا اور اوس نور کے

رضی اللہ عنہا

بھرنے کی سینے میں اور بھر کرنے کی لذت خوشی میں نے ایسی پائی جواب تک میرے
بند بند رگ رگ میں ہے۔ ہر طرح سے ظاہر میں باطن میں شرح صدر سینے کا کھلنا
ہوا پھر اس نعمت کا اللہ تعالے بیان کر کر اور نعمت کا بیان فرماتا ہے وَوَضَعْنَا عَنْكَ
وِزْرَكَ ۝ اور دور کیا اور گرا دیا ہمنے تجھ سے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ بھاری بوجھ
تیرا الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وہ بھاری بوجھ جو بہت بھاری کیا تھا اوس بوجھ نے
تیری پیٹھ کو اپنی کسی تقصیر کا کسی گناہ کا جو پیغمبری سے پہلے ہوا ہو ویگا غم تھا
اوس غم کا بوجھ تھا فکر بھی کیا ہوگا کسطرح سے بخشے جاوینگے اللہ تعالے نے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اول و آخر کے گناہ بخشدیئے فکریں دور کیں اور اون کی
امت کے گناہوں کا اون کو غم تھا اوس غم کا بڑا بوجھ تھا اوس بوجھ کو بھی دور
کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شفاعت امت کے حق میں قبول کی خوشخبری
دی امت کا گناہ بخشینگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے بخشانے کے سبب
اور وعدہ کیا جو کوئی تیرے حکم پر چلیگا تیری متابعت کریگا تیری بات سنےگا۔ تیری راہ اختیار کریگا
تیرے واسطے اسکو ہم بھی پیار کرینگے دوست رکھینگے اور جو گناہ اون سے کچھ ہو جاوینگے
غفلت کے سبب بشریت کے سبب بھول چوک سے سب بخشدینگے۔ ہم تیری خاطر
دنیا میں اونکو توبہ کی توفیق دیوینگے عملوں کی سختیاں اون کے اوپر آسان کردونگا
اور جو کوئی ذرہ بھی ایمان دنیا سے اپنے ساتھ لیجاویگا آخر کو تیری شفاعت کے سبب
اوسکو دوزخ سے نکا لینگے بہشت میں پہنچا وینگے اور وہ بڑا غم دور کیا جو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دل میں پڑا تھا۔ پہلے دنوں میں جب پیغمبر ہوئے
خلق کی ہدایت کا حکم ہوا بڑی فکر تھی یہ لوگ مشرق مغرب میں اپنی عادت میں رسم
میں بند میں کسطرح ایمان لاوینگے کیونکر تابع ہووینگے بات سنینگے مانینگے کسطرح انکو
ہدایت کرینگے کیا راہ بتاوینگے کیونکر لوگ مجھکو اسبات میں سچا جانینگے ہر کام
کے اوائل میں ہر کسیکو یہ فکر ہوتی ہے۔ بہت بڑا کام تھا اسبات کی بہت بڑی
فکر ہوئی تھی اللہ تعالے نے یہ بوجھ بھی دور کیا اپنا کلام قرآن بھیجا ہر سوال میں

ہر بات میں ہر کام میں آیت آیت سورت سورت اوتری گئی ہر طرح کی سوجھ سمجھ پڑی گ
پھر تمام قرآن میں سب طرح کی ہدایت راہ بنادیا قرآن کو معجزہ کردیا پیغمبری کے سچا کر
کے واسطے دلیل ہوئی کہنے کی بات ہوئی کوئی ایسا اور بھی کہہ سکے تو کہہ
نہیں تو یقین جانو یہ خدائے تعالے کا کلام ہے کسی آدمی کو جن کو پری کو ی
نہیں جو ایسا کلام کہہ سکے پھر بہت لوگوں نے چاہا کہ ایسا کلام کہہ لا دیں
نہ کہہ سکا سب عاجز ہو گئے پھر اور بہت بہت بڑے معجزے حضرت صلے اللہ
وآلہ وسلم کے ہاتھ سے اللہ تعالے نے خلق کو دکھلائے چودہویں رات کے چا
دو ٹکڑے کیئے پتھروں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیغمبری کی
کی گواہی دی۔ ایک وقت لشکر میں پانی تمام ہوا تھا۔ آدمی گھوڑے او
پیاسے ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خبر پائی فرمایا کہی
تھوڑا پانی پیدا کرکے لاؤ ایک بڑے باسن میں لائے حضرت صلے اللہ ع
وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اسمیں رکھا۔ پانی کی ندیاں نہریں انگلیوں سے جاری
تمام لشکر اور جانوروں نے پانی پیا۔ مشکیں بھرلیں ذخیرہ کرلیا اور بہت
طرح کی باتیں ایسی بخشیں جو سب کے اوپر ظاہر ہوئیں سب نے جانا محمد صلے
وآلہ واصحابہ وسلم سچے پیغمبر ہیں ہزاروں آدمی اللہ تعالے کے حکم سے حضرت
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پر ایمان لائے ہزاروں لوگ دل سے جان سے
ہو گئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اور حضرت صلے اللہ علیہ وآ
وسلم کے دوستوں کو حضرت صلے اللہ علیہ واصحابہ وسلم کی امتوں کو قو
مدد کی غالب کردیا قیامت تک فتح دی غلبہ دیا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآ
وسلم کے دین کو مسلمانی کو تمام عالم میں رواج دیا۔ قیامت تک جاری رکھ
بھاری غم دور کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنی امت کے
مبارک دل میں تھا بھاری بھاری حکم احکام فرض واجب اونکے اوپر
امتوں کے اوپر آئے تھے اور اون سے نہ ہو سکتے تھے آویں اور اون سے

تو کیسی بات ہووے گی اور نیز سخت عملوں کی تکلیف نہ ہووے بلکہ جو کچھ کم ہوا ہے اُسمیں بھی تخفیف ہووے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے احسان کیا سب کام آسان کر دیئے سب جگہ احکام شریعت کے آسان ہوگئے یسبطرح کے کاموں میں آسانیاں بخشیں اور فرمایا جو کوئی تھوڑا عمل بھی روزہ نماز حج زکوٰۃ اخلاص کے ساتھ بجالائیگا ہم قبول فرماوینگے تمکو اور تمہاری امت کو اسی راہ آسان میں چلا کر شتابی سے سب سے پہلے پلصراط سے پار اُوتار دیونگے بہشت میں پہنچا دیونگے۔ ان آسانیوں کے اوپر نظر کیا چاہیئے شکر کیا چاہیئے کیسے غموں کے فکروں کے بوجھ بھاری دور کیئے کرائے سبکدوش کر دیا حضرت ص کی طفیل سے حضرت کی امت کو قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ تک اسیطرح رکھا اب اسبات پر نگاہ کیا چاہیئے وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ اور بلند کیا ہمنے تیرے واسطے ذکر تیرا اونچا کیا زمین میں آسمان میں تیری بڑائی دینے کے واسطے تیری عظمت وشان بڑہانے کے واسطے سب جہان میں ظاہر کیا ذکر تیرا اندکو تیرا یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہر کوئی کہتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بڑے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں خاتم الانبیاء ہیں پیغمبری اون کے اوپر ختم ہو چکی تمام عالم میں مشہور ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سا دوسرا مقبول بندہ کوئی نہیں سب فرشتوں کے اوپر پیغمبروں کے اوپر ساری خلق عالم کے اوپر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو فضیلت دی ہے بڑائی بخشی ہے سب کا سردار بنایا ہے اللہ تعالےٰ کے محبوب ہیں پیارے ہیں اُنکا دین قیامت تک قائم رہے گا۔ پہلی کتابوں میں تورٰت انجیل زبور میں تیرا نام ہے ذکر ہے قرآن میں تیرا ذکر ہے اور اسیطرح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام بلند کیا جو اس پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ جمع کیا کلمہ طیب شہادت میں اذان میں اقامت میں نماز میں التحیات کے درمیان خطبے میں جو کوئی اللہ تعالےٰ کو یاد کرے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرے۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

جو کوئی مسلمان ہوا چاہے دین میں آوے اور اللہ تعالےٰ کا نام لیوے بغیر پیغمبر کے
لیئے قبول نہ ہووے مسلمانی کی دولت نہ پا سکے ایسی بڑائی کسی پیغمبر کے تئیں نہ دی
تھی جو اپنے نام کے ساتھ اوسکا نام ملا دیں جمع کریں سوائے لا الہ الا اللہ محمد رسو
اللہ کے اور فرمایا وَاَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ یعنے اللہ کی اطاعت اور رسول اللہ صلے ا
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرو اور فرمایا وَمَن یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ یدخلہ جنات تجر
مِن تَحتِہَا الاَنہٰر یعنے جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اللہ کی رسول صلے اللہ علیہ وآل
وسلم کی دخل کرے گا اوسکو اللہ تعالےٰ باغوں میں بہشت کے جن باغوں کے نیچے
نہریں پانی کی شہد کی دودھ کی شربت کی جاری ہیں اور فرمایا وَمَن یَعصِ اللّٰہَ وَرَسُو
فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّم یعنے اور جو کوئی بے فرمانی کریگا اللہ تعالےٰ کی اور اللہ کے رسول صلے
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تحقیق اوسکے واسطے ہے آگ دوزخ کی اوسی آگ میں جل
رہے گا اپنی بے فرمانی کو اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی بے فرمانی
ایک درجے میں رکھکر یہ عذاب مقرر کیا اور اپنی اطاعت کو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ
آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کو ایک جگہہ برابر کر کروہ ثواب مقرر کیا اور کیسا ایسا
مرتبہ نہیں ہوا ہے کسی کی یہ بڑائی نہیں ہوئی ہے نہ ہووے گی اور فرمایا مومنوں سے
خطاب کیا کہ اللہ تعالےٰ اور فرشتے اللہ تعالےٰ کے درود بھیجتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ و
واصحابہ وسلم کے اوپر اے گروہ مومنوں کے تم بھی درود بھیجو نبی صلے اللہ علیہ آلہ وا
وسلم کے اوپر . . . .

. . . اوپر اور سلام کرو سلام کرنا ادب کر تعظیم کر اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآل
اصحابہ وسلم کو اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یعنے جو تم خدا تعالےٰ سے دوستی کیا چا
ہو دوست ہوا چاہتے ہو تو میری متابعت کرو میری راہ پر چلو خدا تمکو اپنا دوست
خدائے تعالےٰ کے محبوب ہو جاؤگے . یہ بڑائیاں بخشیں خدا تعالےٰ نے محمد مصطفےٰ ص
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اور اون کی طفیل سے اونکے چاکروں کو متابعت کی برکت
محبوب کی ایسے درجے کا وعدہ فرمایا ہے تو اوس مرتبے سے کونسا بڑا مرتبہ ہوگا عنای

مہربانی اپنی بیان کی جو حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے اوپر بے نہایت ہے
اور اسمیں اشارت ہے جو فضل وکرم احسان کیطرف ہمارے نظر کرو اور کسی بات
کا غم مت کھاؤ۔ جو کچھ ہماری حکمت کے موافق کچھ تنگی آوے تو صبر کرو کشادگی
کی کھلاؤکی انتظاری کرو کچھ مشکل آپڑے آسانی کے منتظر رہو امید وار رہو فَاِنَّ
مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا پھر تحقیق سختی کے ساتھ آسانی ہے تنگی کے ساتھ
آسانی ہے تنگی کے ساتھ کشایش ہے اول تمکو کسطرح کی فکریں تھیں سب دور کیں
کیا کیا غم کھاتے تھے سب غم اوٹھا دیئے اسیطرح جاننا چاہیے کہ جو مشکل آپڑیگی
وہ آسان ہوجاوے گی دشمن سب زیر ہوجاوینگے تم سب پر غالب ہوجاؤگے فتح تمہاری
ہووے گی غنیمتیں ہر طرف سے آنے لگیں گی دنیا میں رنج گنج ملا ہوا ہے جہاں رنج
ہے پھر وہاں گنج ہوتا ہے دشواری کے ساتھ آسانی ہے محنت میں راحت ہے اور اس
آیت میں اشارت ہے اسباب کی طرف کہ کوئی دنیا میں اپنے اختیار سے اچھے کام
میں محنت کریگا راحت کو پہونچیگا دنیا وآخرت کی دولت پاویگا بغیر محنت کے راحت
نہیں ملتی جو کوئی اچھا کام کرنے میں رنج نہ اوٹھاویگا محنت نہ کریگا اپنی جان کو تن کو
بغیر محنت کے آرام دینے کی فکروں میں رہے گا اور ہر دم ایسے کاموں میں اپنی
خوشی چاہے گا دنیا وآخرت کی خوبی کو کسطرح پہونچیگا راحت وآرام کیونکر پاویگا
جو کوئی دنیا میں آخرت کے کاموں میں دین کے کاموں میں آخرت کیواسطے خدا تعالے
کی رضامندی کے واسطے رنج کھینچے گا محنت اوٹھاویگا مجاہدہ کریگا دنیا وآخرت
کے آرام اور راحت کو پہونچیگا دولتیں پاویگا جن نے محنتیں کیں کام کیئے مجاہدہ سختیاں
اوٹھائیں آراموں کو راحتوں کو پہنچے پھر اس آیت کے درمیان اور آخر کی آیتوں
کے درمیان ایک اسطرح کی بات ہے اور یہ اپنے حبیب کو اشارت کی ہے یا محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اب یہ بات مقرر ہوئی ہے ہماری حکمت کا قاعدہ ہے
دستور ہے کہ محنت کے پیچھے راحت ہے۔ تم کسی محنت مشکل کے اوپر . . . . .
جو دنیا میں کچھ آن پڑے غم مت کھاؤ اور پریشان مت ہو اور تم کو ضرور ہے لازم

ہے کہ خالی مت رہو۔ ہمارے حکم کے موافق کام کرتے رہو خاطر جمع ہو کر مت بیٹھ
خلق کو ہدایت کرو۔ راہ بتاؤ تربیت کرو علم دین کا سکھاؤ قرآن پڑھاؤ ہمارے حک
احکام لوگوں کو پہنچاؤ۔ ہماری امر و نہی کرنے نہ کرنے کی باتیں مسلمانی کے احکام ارکا
عبادت بندگی کے عمل آپس میں معاملت کی طرحیں جتاؤ ظلم سے بری خصلتوں
چھٹاؤ بندگی کے عملوں میں روزہ نماز حج و زکوٰۃ میں تسبیح میں ذکر میں دعا میں اچھ
نیتوں کو سکھلاؤ اخلاص محبت کی راہ دکھاؤ۔ مومنو مسلمانوں کو خوشخبری دو بہشت
کا وعدہ کرو جیسا جیسا عمل اچھا اخلاص ادب سے جو کوئی کریگا ویسا ہی دیسا درجہ بہشت
میں پاویگا اور بہشت کی نعمتوں کی خوبیوں کی مومنوں کو خبر دو اور کافروں مشرکو
منافقوں کو دوزخ کے عذاب کی خبر دو کافروں سے لڑو جہاد کرو اون کو دین میں ل
محنت کرو سفر کا رنج و سختی اپنے اوپر ہماری راہ میں اٹھاؤ اور بیمار بیکس غریبو ا
کی خبر لو بھوکھوں کو کھانا کھلاؤ محتاجوں کی حاجت برلاؤ۔ حق ہمسایہ صل
. . . . بجالاؤ اپنے گھر بار کا کام کرو اپنی بی بیوں کا عیال جو ح
ہے ادا کرو آل اولاد کا اور اون کی تربیت اور دینے لینے کا اور خدمت گار
حق جیسا جسکو چاہیے بجالاؤ یہ سب کام کرتے رہو فاذا فرغت پھر جبوقت فار
ہو تم ان سب طرح کے کاموں سے جو جو کچھ جس جس طرحکا حکم ہوا ہے اور اوسے
پھر بھی خاطر جمع کر خالی ہو کر مت بیٹھو فانصب ۵ پھر رنج کھینچو یعنی محنت کرو طا
بندگی میں رہو نفل نماز پڑھو روزہ رکھو راتوں کو جاگو قرآن پڑھو ذکر کرو تسبیح و تحم
تکبیر و تہلیل ثنا و صفت تعریف پاک پروردگار کی کرتے رہو بڑائی بزرگی سے اُ
یاد کرتے رہو دعا کرو حاجتیں مانگو اور معافی چاہو استغفار کرو مغفرت بخشش
بخشائش انکو اپنے واسطے اور اپنی امت کیواسطے اور اپنی امت کیواسطے شفاعت
کرو ہم سب دعائیں تمہاری قبول کرینگے اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب
اپنی امت کی نجات انکو اپنے واسطے اور اپنی امت کے واسطے بہشت کی خوبیاں نعم
درجے مانگو ہم سب تمہاری حاجتیں برلاوینگے امت میں سے جو کوئی اپنے ایمان

ثابت رہیگا شرک نہ کریگا نفاق نہ رکھیگا اخلاص مند آویگا اوسکو ہم ہدایت کرینگے راہ بتاوینگے اوسکو نفع کا علم سکھا دینگے اچھے کاموں کی توفیق بخشینگے تو بہ کی توفیق دوینگے بدراہی سے بچاوینگے ان سببوں سے تمہاری شفاعت کے لائق کر دوینگے اور دوزخ سے بچاکر بہشت میں داخل کرینگے تم ان سب کاموں کی فراغت کے وقت یہ کام کرتے رہو بندگی میں حاضر رہو دنیا و آخرت کی حاجتیں مرادیں مقصد تمہارے حاصل ہووینگے تمہاری دعائیں مقبول ہووینگی وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ اور اپنے پیدا کرنے والے پروردگار کیطرف پھر ورغبت کر وجب سب کاموں سے تم دین کے دنیا خلق کی ہدایت سے فارغ ہو تب بندگی میں تن سے زبان سے قائم ہو رجوع ہو محنت کر و حاجت مانگو بخشائش چاہو اور جب ان سب آداب وارکان سے فراغت کر چکو تب سے طرح کے کاموں سے مشغولیوں سے خالی ہو کر اپنے پروردگار کے حضور میں مشغول ہو سب کاموں سے بہت بڑا کام یہی ہے آخر کا یہی کام ہے رحمت اسی میں ہے اور ایمان کے درخت کا پانی یہی ہے مسلمانی کے عملوں پر قائم ہونا محکم ہونا اور انہیں عملوں کی برکت سے بہشت میں مومنوں کو دیدار کی دولت ملے گی اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی حرمت سے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی برکت سے اس عاجز گنہگار کو اور سب بھائی مومنوں مسلمانوں کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوست کی پیروی میں رکھکر اپنی رضامندی بخشکر اس بڑی دولت کو پہنچاوے آمین - آمین - آمین -

سُوْرَۃُ وَالتِّیْنِ

مکی ہے اسمیں آٹھ آئتیں چھ تیس کلمے ایک سو چالیس حرف ہیں -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝
قسم ہے انجیر اور زیتون　اور طور　سینین کی　اور اس شہر امن والے کی -

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ
البتہ تحقیق پیدا کیا ہے انسان کو بیچ اچھی ترکیب کے پھر پھیر دیا ہے اسکو

اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
نیچے سب نیچوں کے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝
پس واسطے ثواب ہے نہیں کاٹا گیا پس کیا چیز ہے جھٹلاتے ہے تجکو پیچھے جزا کے

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝
کیا نہیں اللہ خوب حکم کرنے والا سب حکم کرنے والوں

ع

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝ قسم ہے تین کی زیتون کی اور طور سینا
کی۔ تین انجیر کا نام ہے۔ انجیر ایک میوہ ہے بہشت کا مزے میں میٹھا ہے خوش
ہے کھٹا نہیں اسمیں چھلکا باریک ہے۔ کھانے میں لطافت رکھتا ہے۔ اسمیں
فضلہ نہیں اور شتاب ہضم ہوتا ہے۔ نفع اسمیں بہت ہی بواسیر کو دفع کرتا ہے
بند بند کا درد نقرس پاؤں کا درد اور کتنی بیماریاں اُسکے کھانے سے دور ہوتی
بدن موٹا ہوتا ہے۔ منھ کی بو اچھی ہوتی ہے۔ سر کے بال بڑھتے ہیں اور ا
کے درخت میں یہ خوبی ہے کہ جو بہشت میں حضرت آدم علیہ السلام نے ج
گیہوں کھایا تھا سب کپڑے بدن کے بہشت کے گر گئے تھے ننگے ہو گئے
درختوں سے پات چاہتے تھے۔ ستر کے ڈھانپنے کے واسطے کسی درخت نے اپ
نہ دیئے۔ ہاتھ کے داؤ سے دور ہو گئے۔ پھر انجیر نے اپنے پات دیئے جو حضرت آ
علیہ السلام نے اپنا ستر پوشیدہ کیا اور زیتون بھی ایک میوہ ہے سالن بھی ہے
دوا بھی ہے روغن اسمیں بہت پیدا ہوتا ہے بہت کام آتا ہے مبارک درخت
ہے اللہ تعالےٰ نے اوس درخت کو شجرہ مبارک فرمایا ہے۔ اول جو درخت
میں پیدا ہوا تھا زیتون تھا۔ اب شام کے ملک میں بہت پیدا ہوتا ہے۔ حضرت
ابرہیم علیہ السلام نے اس درخت کو برکت کی دعا دی یہ دونوں درخت

کے ہیں اسواسطے ان درختوں کی قسم کھائی پروردگار نے حضرت عبداللہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تین حضرت نوح علیہ السلام کی مسجد کا نام ہے اوس مسجد کے
گرد وپیش انجیر کے درخت بہت ہیں اور زیتون بیت المقدس کی مسجد ہے بہت پیغمبروں
نے اوسی طرف نماز پڑھی ہے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے
بنائی ہے اوسکے گرد وپیش زیتون کے بہت درخت ہیں اور بعضوں نے کہا ہے
تین اور زیتون شام کے ملک میں دو مسجدوں کا نام ہے۔ اور بعضوں نے کہا
ہے تین اصحاب کہف کی مسجد ہے اور زیتون ایلیا شہر کی مسجد ہے جسکا بیت
المقدس نام ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
تین اور زیتون دو پہاڑوں کا نام ہے شام کے ملک میں ہیں ایک پہاڑ میں
انجیر بہت پیدا ہوتے ہیں دوسرے پہاڑ کے اوپر زیتون کے درخت بہت ہیں
اور بعضوں نے کہا ہے تین ایک پہاڑ کا نام ہے جسکا ایک جودی بھی نام ہے حضرت
نوح علیہ السلام کی کشتی اوسی پہاڑ کے اوپر جا لگی تھی اور بیت المقدس میں ایک
پہاڑ ہے زیتون اوسی کا نام ہے۔ اور طور سینین ایک پہاڑ کا نام ہے جس پہاڑ کے
اوپر حضرت موسے علیہ السلام مناجات کرتے تھے اور اللہ تعالے سے کلام ہوتا تھا
باتیں ہوتی تھیں۔ یہ مسجدیں اور پہاڑ برکت کے مکان ہیں پیغمبروں کے عبادتخانے
ہیں وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ اور سوگند ہے اوس شہر امین کی کہ مکہ مبارک ہے وہ امان
دینے والا ہے جو کوئی اوس میں داخل ہووے حرم میں آوے قتل سے مارنے سے امن
پاوے کعبے کا خدا کے گھر کا طواف کرکے دوزخ سے امن پاوے نجات پاوے اور
اس شہر کی برکت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
تولد کا مکان ہے وطن ہے ایسی برکت کی چار چیزوں کی قسم کھائی جواب قسم کا یہ ہے
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۟ مقرر تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کے
تئیں بہت بہتر صورت میں اچھے بند وبست میں حقتعالے نے آدمی کو حیوان کی
جنس سے بہت بہت باتوں میں خاص کیا ہے۔ قدرت کی اتنی کاریگریاں اور حکمتیں

آدمی میں ظاہر و باطن میں اُسکے خرچ ہوئی ہیں جو کوئی بیان چاہے تو نہ کر سکے لیکن
تو دفتر بھر جاویں کسی حیوان کو ایسی صورت نہیں بخشی جو آدمی کو بخشی ہے کسی چیز
کو دنیا کی جو ظاہر میں نظر آتی ہے ایسا جمال نہیں دیا ہے جو آدمی کو دیا ہے اسطرح
جسم بنایا اوسکا کہ ہر طرح سے بندگی کر سکتا ہے یعنے کھڑے ہو کر قیام سے کرتا
جھوڑکر رکوع کرتا ہے زمین میں سر رکھکر سجدہ کرتا ہے دوزانو چارزانو ہو کر ہر طرح
سے بیٹھ سکتا ہے ہر طرح کا کام کر سکتا ہے اور عقل و شعور و تدبیر آدمی کو بخشی ہے
ہر طرح کی خصلتیں اوسمیں رکھی ہیں . . . . آسمان و زمین و دریا و پہاڑ و آگ
و پانی باد و خاک و پتھر و درخت و چرند و پرند سب چیز کی حاجتیں آدمی میں دی
ہر چیز کے کمال پیدا کرنے کی قوت اوسمیں بخشی ہے ہر طرح

. . . .

. . . کی کاریگری ہر آدمی کرتا ہے۔ خدائے تعالے کی صفتوں کے اثر آدمی میں بہت
بہت طرحسے ظاہر ہوتے ہیں۔ حیات علم ارادہ قدرت دیکھنا سننا کلام رحم کرنا
غضب قہر عدل و بخشش حکم کرنا دینا نہ دینا حاجت کو روا کرنا اُنکے سوا اور صفتیں بہت
سی آدمی میں موجود ہیں اور اپنی امانت کے اُٹھانے کا اوسکو قابل کیا ہے وہ امانت
جو آسمان و زمین و پہاڑ اس امانت کو نہ اُٹھا سکے عشق کی صفت بھی آدمی کو دی
ہے جو کہ دنیا میں عاشقوں کا شور ہو رہا ہے اور معشوقی بھی آدمی کو ایسی بخشی ہے
کہ جو اُسکے حسن و جمال کی دھوم ہر جگہہ مچ رہی ہے۔ پھر بہت بڑے کمال کے لائق کیا
ہے۔ اپنی معرفت اور قرب کا سزاوار کیا ہے محبت اور محبوبیت کے درجے کو وہ پہنچ
سکتا ہے پروردگار نے وے قسمیں کھا کر فرمایا ہے کہ آدمی کو ایسا کچھ پیدا کیا ایسا
خوب بنایا ہے پھیر فرمایا ہے کہ ایسا بناکر ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ پھر
ہمنے آدمی کو گرادیا ہمنے اوسکو اسفل السافلین میں ایسی نیچی جگہہ میں ڈالدیا جو اوس
سے نیچی جگہہ اور کوئی جگہہ نہیں اسبات کا بیان یہ ہے اللہ تعالے نے آدمی کو بہت

بڑے درجوں میں پہونچنے کے لائق کیا ہے عقل و شعور دانائی اوسکو بخشی عقل کے سبب سے حیوان کی جنس سے اسکا رتبہ بڑا کر دیا پھر طبیعت تنگ بندیجانے میں اسکو ڈالدیا یسے گڑھے میں پھنسا دیا اور زیادہ مرد جورو میں جماع کا جفتی کرنے کا شوق رکھدیا۔ اس مزے کے طلب میں بے اختیار کر دیا جفت ہونا اور غصے ہونا حیوان کا خاصہ ... اور حیوان کا درجہ آدمی کے درجے سے نیچے ہے پھر شہوت اور غضب یہ جو دونو حیوان کی خاصیتیں ہیں۔ آدمی اون کو عمل میں لاکر اون کے سبب اس نیچان میں گرا پھر اس درجے سے بھی نیچا درجہ درختوں کا ہے زمین سے اوگنے والی چیزیں جس میں حس و حرکت نہیں دیکھنا بھالنا سننا سونگھنا چلنا پھرنا نہیں اور یہ سب حیوانوں میں ہیں۔ درخت اور گھاس پات میں یہ باتیں نہیں صرف کھانا پینا درخت کی گھاس پات کی ہو جاوے اس کھانے پینے کی خاصیت کے سبب آدمی درختوں کے درجے سے بھی نیچے گر گیا۔ پھر اس سے نیچا درجہ پتھر کا ہے اوسکا کام یہہ ہے جو ایک جگہہ گرا پڑا رہا ہے آپ سے حرکت نہ کرے آدمی میں یہ سب باتیں یہ سب خاصیتیں پتھر کی درخت کی حیوان کی جمع ہوئیں ہیں ان سب خاصیتوں کا نام طبیعت ہے۔ یہ سب درجے آدمی کے واسطے نیچان کے درجے ہیں۔ آدمی کے واسطے یہی اسفل السافلین ہے جو آدمی علم کی اور عقل کی راہ چھوڑ دیوے اور ہمیشہ شہوت میں غضب میں لالچ میں غصے میں تکبر میں کینے میں حسد میں حیوان کی خاصیت میں گرفتار رہے پھر کھانے پینے میں سستی کاہلی میں پڑا رہے کھاوے سووے جماع کرے گر رہے اور ہمیشہ مرنے تک اسیطور ہیں چلا جاوے اور یہی عادت رکھے اور یہی کام کرتا رہے اور اور اپنے آخرت کے کام میں بوجھ سمجھ کچھ نہ کرے آخرت کے بھلے کی بات کچھ خاطر میں نہ لاوے کچھ خیر کے کام نہ کرے اور اسی حال میں مرے تو سیدھا دوزخ ہی میں چلا جاوے اسفل السافلین کی صورت تمام اوسکو نظر آ جاوے اور یہی حال ہے اور یہی حقیقت ہے سب آدمیوں کی اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے دین کے علم حاصل کیئے اچھے عقیدے پاک عقیدے اعتقاد خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ

وسلم سے رکھے اور جو کچھ خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کرنے کا
کو بجالاوے کرنے کے کام کیئے نہ کرنے کے نہ کیئے جس راہ میں خدا ورسول صلے اللہ علیہ
واصحابہ وسلم نے چلنے کو فرمایا ہے اوسی راہ میں چلے جس راہ میں چلنے کو منع کیا
وہ راہ نہ چلے یہ لوگ اسفل السافلین کے بندیخانے سے چھوٹے اس نیچے کوئیں سے
باہر نکلے خلاص ہوئے فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۞ پھر اون لوگوں کے واسطے
اجر مزدوری بے نہایت وے لوگ جو اونہوں نے ایمان کی اور نیک عملوں کی
کے سبب ایسی بھاری قیدوں سے نجات پائی دنیا میں اسفل السافلین کے
سے طبیعت کی بند سے بری عادتوں کی قید سے چھوٹ رہے آخرت میں اون
کے واسطے ثواب ہے نعمتیں ہیں خوبیاں ہیں دولتیں ہیں ہمیشہ کی خوشحالیاں
ایسی نعمتیں ہیں جو کبھی وے نعمتیں خوبیاں گھٹنے کی نہیں کم ہونے کی نہیں جانے
نہیں ہمیشہ ہمیشہ زیادہ ہوتی رہینگی بڑہتی رہینگی فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ
پھر کیا چیز جھوٹھ میں ڈالتی ہے تجھکو اسبات کے پیچھے دین کے کام میں قیامت
ہونے میں یہ خطاب ہے اون لوگوں کے ساتھ جو ایمان نہیں لاتے اللہ ورسول
علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے کلام سچ نہیں جانتے قیامت کے ہونے کے منکر ہیں عذاب
کا انکار رکھتے ہیں مرنے کے پیچھے پھر جینے کو جھوٹ جانتے ہیں۔ اپنی طبیعت کی عا
کی قیدوں میں بند ہیں اچھے کاموں کو دین کے برا جانتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعا
اے کافر مشرک بے دین کیا سبب ہے جو تو دین کو اب تک جھٹلاتا ہے ایسے ہدایت
بیان ظاہر ہوئے ایسا کلام اللہ تعالے نے نازل کیا ہیجا قسم قسم کر فرمادیا جو آدمی
بہت اچھے بندوبست میں اچھی صورت میں پیدا کیا پھر اسکو اسفل السافلین
ڈالا۔ اسمیں بہت حکمتیں ہیں پھر اس بندیخان سے نکلنے کی راہ اور کوئی نہیں سوائے
کے اور اچھے کام کرنے کے مسلمانی کے کام کے جو کوئی اس سے اپنے اختیار سے نکلا
دولت کو پہونچیگا۔ ہمیشہ کی دولت کو پاویگا اور جو کوئی اس گڑھے میں کوئیں میں
اختیار سے پڑا رہے گا ہمیشہ ہمیشہ خوار رہیگا دوزخ کے گڑھے میں گرا ہوا رہیگا ایسے

کے پیچھے بھی تجھکو شک رہا انکار رہا حقیقت کو نہ بوجھا بات کو نہ سمجھا اسفل السافلین سے
نہ نکلا دنیا ہی کے کاموں میں بند ہو رہا نجات کی راہ چھٹکارے کی راہ نہ لی اَلَیْسَ اللّٰہُ
بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ کیا نہیں ہے اللہ تعالےٰ بہت اچھا حکم کرنے والا سب حکم کرنے والوں
سے زمین میں آسمان میں کسیکا حکم ایسا عدل کا انصاف کا نہیں جیسا اللہ تعالےٰ کا
حکم ہے اوس پاک پروردگار کے سب طرح کے حکم احکام دو قسم ہیں تیسری قسم نہیں دو ہی
قسم ہیں خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں یا فضل وکرم کا حکم کرتا ہے یا عدل وانصاف کا
حکم کرتا ہے ایک ذرہ ظلم وستم پاک پروردگار کے حکم میں نہیں آدمی کو اچھی صورت
سیرت میں پیدا کیا اسفل السافلین میں ڈال کر عقل وہی شعور دیا اختیار کی نعمت دی
اسباب سب پیدا کر دیئے اس بچان سے نکلنے کی راہ بتائی ہدایت کی خاطر پیغمبر علیہم
السلام بھیجے جو کوئی سمجھکر اختیار سے اس ہدایت کو مانے گا ایمان لاویگا اچھی راہ چلیگا
بہت بڑی دولت کو پہونچیگا ایسے لوگوں کے واسطے ہی حکم لائق ہے۔ اور جو کوئی
عقل وشعور کو اسباب کے سمجھنے میں نہ دوڑاویگا اختیار کی قدر نہ بوجھکر ہدایت کی راہ
نہ چلیگا۔ اپنی طبیعت کی خوشی میں بری عادت میں سے اپنے اختیار میں سے چلا جاویگا
اوسکے واسطے وہی حکم لائق ہے جو ہمیشہ دوزخ کے گڑھے میں چلا جاوے اطاعت کرنیوالوں
کو ثواب دینا فضل کا حکم ہے اور حکم نہ ماننے والوں کو عذاب میں رکھنا عدل کا حکم ہے
انصاف کا حکم ہے ۔

سُوْرَۂ عَلَق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں بیچ ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ

پڑھو ساتھ نام پروردگار اپنے کے جسنے — پیدا کیا — پیدا کیا — آدمی کو جمے ہوئے لہو سے

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ

پڑھ اور پروردگار نہایت کرم کرنیوالا ہے جسنے سکھایا ساتھ قلم کے سکھایا آدمی کو

مَا لَمْ يَعْلَمْ ۗ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۗ اِنَّ

جو کچھ نہ جانتا تھا ہرگز نہیں یوں تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکھا اپنے تئیں غنی ہوا تحقیق

رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۗ اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۗ اَرَءَيْتَ

پروردگار تیرے کے ہے پھرنا کیا دیکھا تونے کہ اوس شخص کو کہ منع کرتا ہے بندے کو جب نماز پڑھتا ہے کیا دیکھا

اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۗ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ

اگر ہو اوپر ہدایت کے یا حکم کرے ساتھ پرہیزگاری کے کیا دیکھا تونے کہ منع کرنیوالا جھٹلا

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۗ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ

کیا نہ جانا اوسنے یہ کہ اللہ دیکھتا ہے ہرگز نہیں یوں اگر باز نہ رہیگا البتہ گھسیٹینگے ہم اوسکو ساتھ پ

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ

وہ پیشانی جھوٹی ہے خطاکار پس چاہیے کہ بلا وے مجلس اپنی کو شتاب ہم بلا وینگے فرشتوں دوزخ کے

كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩

ہرگز نہ یوں مت کہا مان اوسکا اور سجدہ کر اور نزدیک ہو

ع ۲۲ السجدۃ ۱

سورۂ علق مکی ہے مکے میں نازل ہوئی ہے اسمیں اُنیس آیتیں ہیں بہتر کلمے ایک سو
ہیں ابن عباسؓ اور بی بی عائشہؓ اور مجاہد اور عطار رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پہلی سورۃ قرآن
کی جو اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر نازل کی
جبرئیل علیہ السلام کی وساطت سے بھیجی وہ یہی سورت اقرأ ہے اور بہت تفسیر والے کہتے
اول سورۃ جو نازل ہوئی ہے الحمد سورۂ فاتحہ ہے پھر الحمد کے پیچھے سورۂ نون والقلم
پھر اوسکے پیچھے سورۂ مدثر نازل ہوئی ہے پھر سورہ مزمل پھر پانچویں سورت والضحےٰ
اور اقرأ تمام سورتوں کے پہلے نہیں اوتری پھر یہ بات سب کے پاس ثابت ہے کہ پہلے
سورتوں سے سب قرآن کی آیتوں سے پانچ آیتیں اقرأ کی اول ہیں حضرت بی بی عائ
رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو

سے چھ مہینے پہلے سچے سچے خواب ظاہر ہونے لگے تھے جو کچھ رات کو دیکھتے تھے صبح کو وہی صورت ویسا ہی آفتاب سا ظاہر ہوتا جس طرح دیکھتے تھے ۔ اسیطرح ہوتا ۔ پھر جب مبعوث ہونے کا زمانہ وحی کے اوترنے کا وقت نزدیک ہوا قرآن مجید کے نازل ہونے کے دن نزدیک آئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہائی خلوت پیاری ہوگئی حرا ایک پہاڑ ہے مکے کے پاس اوس میں ایک غار ہے اوس غار میں اکیلے ہو کر جا بیٹھتے اللہ تعالٰے کی یاد میں اور تسبیح اور تہلیل میں مشغول رہا کرتے دو دو رات تین تین رات دن وہیں رہتے پھر زیادہ رہتے کبھی ایک ایک مہینے تک بھی وہیں رہتے تھے کھانے پینے کے واسطے کچھ اوس غار میں اپنے ساتھ لیجاتے ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہے یا محمدؐ اور کسیکو نہ دیکھا پھر دوسری بار سنا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کسیکو نہ دیکھا پھر تیسری بار آواز سنی یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم آپ اُسوقت پہاڑ کے اوپر کھڑے تھے جو ایکبار گی آسمان وزمین کے درمیان میں نظر پڑی دیکھا کہ ایک سونے کے جڑاؤ تخت کے اوپر ایک شخص آدمی کی صورت بہت خوب صورت بیٹھا ہے سبز کپڑے پہنے ہوئے ایک نور کا تاج سر کے اوپر دھرے حضرت دیکھکر اوسکو خوش ہوئے پھر بہت دیکھتے رہے تمام دن دیکھا کئے شام کو وہ تخت اور بیٹھنے والا غائب ہوگیا ۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بہت تعجب کیا پھر دوسرے دن بھی اسیطرح وہی صورت ظاہر ہوئی ۔ کچھ بات نہ کہی پھر تیسرے دن بھی اسیطرح ظاہر ہوکر وہ تخت کا بیٹھنے والا نزدیک آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو ایک خوف پیدا ہوا چاہا کہ آپ کو پہاڑ کے نیچے گرا دیویں اونہوں نے کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم ڈرو مت میں جبرائیل ہوں اللہ تعالٰے نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے تم خدا کے رسول ہو آخر زمانے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم ہو اس امت کیطرف تمکو ہدایت کرنے کے واسطے مقرر کیا ہے ۔ یہ بات سُنکے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کے بارے کچھ تسلی ہوئی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پروں کے درمیان سے ایک نامہ نکالا بہشت کا حریری کپڑے کا یاقوت اور موتیوں کا گوندھا ہوا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وسلم کے نزدیک لائے اور کہا پڑھو حضرت (صلے اللہ علیہ اصحابہ وسلم نے فرمایا میں کچھ پڑھا
نہیں اور اس نامے میں کچھ لکھا ہوا دیکھتا بھی نہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو دونو ہاتھوں سے پکڑ کر بغل میں ایسا دبایا کہ عر
آگیا۔ نزدیک تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم . . . .
. . . . بیہوش ہوجاویں پھر چھوڑ دیا
حضرت بحال ہوئی تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اقرأ یعنے پڑھو حضرت صلے اللہ علیہ وآل
نے فرمایا ما انا بقاری مجھ میں کچھ پڑھتا نہیں پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اوسیطرح گود
میں اپنی لیکر دابا نزدیک تھا کہ بیہوش ہوجاویں طاقت نہ رہی چھوڑ دیا پھر کہا اقرأ یا محمد (
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعنے پڑھو حضرت نے فرمایا ما انا بقاری میں کچھ پڑھا نہیں تین مرتبے
سے کہا پھر چوتھی بار حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق ۵
آیتیں پڑھیں پھر حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی زبان کھلگئی۔ خدا تعالے کے حکم
یہ آیتیں یاد ہوگئیں پھر حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی پانچوں آیتیں پڑھ گئے پھر
جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہاڑ سے میدان میں اوتا
اور زمین میں ایک پاؤں مارا جو ایک چشمہ پانی کا نکل آیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اوس
پانی سے وضو کیا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو وضو کرنا سکھایا اور د
نماز کی پڑھیں اور اپنے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سکھائیں اور کہا یہ طرح
خدائے تعالے کی بندگی کرنے کی پھر اوسوقت سے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ و
وسلم ہر روز دو رکعت نماز پڑھتے تھے جب تک معراج میں پانچ وقت کی نماز کا حکم ہو
نمازیں فرض ہوئیں پھر اول اللہ کیطرف سے پڑھنے کا حکم ہوا فرمایا اقرأ اوس ایک فرما
میں سبطرح کے علم قدرت کے پڑھا دیئے۔ سب علموں کی قوت پڑھنے کی ہوگئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرأ باسم ربک الذی خلق ۵ پڑھو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم اپنے پروردگار کے
برکت سے وہ پاک پروردگار ہے جسنے سب خلق کو پیدا کیا خلق الانسان من علق ۵ پیدا کیا

کو نبند ہی ہوئی بھی ہو لہی سر اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ دوسری بار فرمایا پڑھ یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
حال یہ ہے کہ پروردگار تیرا کریم اوسکی کرم کو نہایت نہیں بہت بزرگ ہے کیسی بڑائی بزرگی اوس پاک پروردگار کی بڑائی
بزرگی کو نہیں پہونچ سکتی وہ بزرگ خاوند ہے مہربان ہے کریم ہے جو سکھایا لکھنا قلم سے اپنی مہربانی اور کرم سے آدمی کو خط و
کتابت کا ہنر بتایا یہ بہت بڑی نعمت بخشی جو کوئی سمجھکر دیکھے تو جانے کیسی بڑی نعمت ہے یہ لکھنا پڑھنا تمام دین و دنیا کا کارخانہ
قلم میں بندھا ہوا ہے قلم کو نحو کا امام تھا وہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں لَوْلَا الْقَلَمُ لَمَا اَقَامَ الدِّيْنُ وَلَا اَصْلَحَ الْعَيْشُ یعنے اگر قلم نہوتا
تو دین قائم نہوتا اور دنیا کی زندگانی اصلاح نہ پاتی قلم کے سبب قرآن جو کلام ہے خدا تعالے کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے اوپر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبانی بھیجا تھا ولیکن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو یاد ہوتا
تھا پھر حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی مبارک زبان سے نکلکر اصحابوں کے کانوں میں پڑکر اونکے دلوں میں آتا تھا
یاد رہتا تھا جو اسطرح سے یہ بات یاد نہ رہتی تو اور امت کے لوگوں کو یہ دولت نہ پہونچتی۔ قرآن لکھنے میں آیا مصحف کہلایا
لاکھوں کروڑوں مصحف لکھے گئے قرآن اسطرح سے قیامت تک دنیا میں رہیگا یہ فیض جاری رہیگا۔ پھر حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی حدیثوں کی کتابیں لکھی گئیں پھر اون کتابوں سے لاکھوں کروڑوں کتابیں لکھی گئی
مرتب ہوئیں تمام دنیا میں پھیلگئیں جن دنوں میں پہلے وقت میں حدیثیں لکھنے میں نہ آئی تھیں اور جس جس کو حدیثیں پہونچی تھیں
یاد تھیں کوئی روم میں تھا کوئی شام میں تھا کوئی ایران میں کوئی توران میں پھر جن لوگوں نے حضرت پیغمبر صاحب
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا کلام نہ سنا تھا حدیث اونکو پہونچی تھی بہت مشتاق تھے لیکن کہیں جا نہیں سکتے تھے اور
بہت لوگ اشتیاق سے اپنے اوپر محنت اوٹھا کر ایک ایک حدیث دو دو حدیث کے سننے کے واسطے مہینے مہینے کی راہ چلکر گئے دو
دو مہینے کا سفر اختیار کیا ایسی سختیوں سے ملک ملک سے جا کر لیکر لکھتے گئے جمع کرتے گئے کتابیں ہوئیں اور سب لوگوں کو اوپر اونکا
احسان ہوا اب اس زمانے میں ہر شہر میں حدیثوں کی کتابیں موجود ہیں جو کوئی مشتاق ہو دین و دنیا کی سعادت
چاہے ہزاروں حدیثیں لکھی ہوئی کتابوں میں تیار ہیں پڑھ لیوے ہزاروں نعمتیں دین و دنیا کی پاوے پھر اسیطرح کتابت کی
راہ سے لکھنے کے سبب قلم کی وساطت سب طرح کے علم دین دنیا کی قید میں آئے پڑھنے والوں کو ہزاروں طرح کی
فائدے نفع حاصل ہوتے ہیں اول کی خبریں آخر کی حقیقت بھلی باتیں آخرت کی احوال ازل ابد کے بھید کتابوں سے معلوم
کیئے جاتے ہیں پھر نامے خط و کتابت فرمان و نشان حساب و کتاب دفتر والوں کی اور متصدی منشی کی اور ہزاروں
کارخانے قلم کی اور خط کی برکت سے قائم ہیں جو قلم نہوتا تو کچھ بندوبست نہ ہوتا۔ آدمیوں کے سب کام بگڑ جاتے سب کارخانے
ابتر رہتے خراب ہوتے پس نہایت فائدے اللہ تعالے نے قلم میں رکھکر آدمیوں کو یہ راہ سمجھادی بہت بڑا ہے یہ بڑا احسان فرمایا

ہے خبر میں آیا ہے کہ اول حقتعالےٰ نے لکھنا حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا اور مشہور یہ ہے کہ اول حضرت ادریس پیغمبر
علیہ السلام کو خط و کتابت کی تعلیم ہوئی سب آدمیوں کے پہلے اونہوں نے خط لکھا اللہ تعالےٰ کے حکم سے یہ راہ نکالی
تمام عالم کو فائدہ پہونچے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ط سکھایا آدمی کو جو کچھ نہ جانتا تھا سکھایا خدائے تعالیٰ نے آدمیوں
کے تئیں اور وہ کچھ سکھایا جو نہ جانتے تھے اور پیغمبروں کو خاص کیا اپنی طرف سے اونکو علم بخشا بغیر قلم کے بغیر کتابت کے سب
لوگوں کے تئیں کتابت کا قلم کا واسطہ درمیان میں رکھا اسطرحسے جو کوئی طلب رکھتا تھا شوق مند تھا سعادت نصیب
میں بھی اوسکو پڑھنے کا شوق ہوا کتاب کی راہ سے جو کچھ نہ جانتا تھا اوسنے معلوم کیا ہزاروں فائدے حاصل کئے علم بہت بڑی نعمت
ہے اس نعمت کا بہت بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا آدمیوں کے اوپر جو علم نہ ہوتا تو سب کوئی جاہل رہتے اچھا برا نیک کام و بدی کی راہ
نفع ضرر کی بات کچھ نہ جانتے حلال حرام نہ پہچانتے اللہ تعالےٰ کو اپنے پیدا کرنیوالے کو پیغمبروں کو دین آئین کو آخرت کے
بھلے برے کو کچھ نہ بوجھ سکتے حیوانوں کی طرح رات دن کھانے پینے میں پڑے رہتے بے فائدہ کام بے تدبیر انجام
کرتے رہتے ظلم و زیادتی بے حیائی بے شرمی ہزاروں طرح کی خرابیوں کو دریافتے دنیا و آخرت کی خواری خرابی
ابتری ہلاکی کے سوائی اور کچھ کسی کے ہاتھ نہ آتا یہ علم کی دولت قلم کے وسیلے کتاب کی راہ سے بڑی آسانی سے
ہاتھ آتی ہے اسواسطے اللہ تعالےٰ نے اپنے اس بڑے احسان کو جتایا آدمیوں کے اوپر منت رکھی جو اس نعمت کی قدر جانیں
جسطرح سے علم کی نعمت کو لے سکیں حاصل کر سکیں غنیمت جان لیویں حاصل کریں جاہل بے خبر بے ہوش نہ رہیں
پھر ان آیتوں میں اللہ تعالےٰ ... اپنی قدرت کو بیان فرماتا ہے آدمی کے اول و آخر کی بات کہکے اپنا احسان جتاتا ہے
فرماتا ہے کہ آدمی کا پہلے یہ ایک حال تھا جو اپنی ماں کے پیٹ میں ایک لہو کا ٹکڑا تھا جما ہوا بندھا ہوا اور جو
اس حال کو کوئی بوجھے سمجھے تو جانے کس کام کا تھا کس لائق کا تھا پھر اس حال سے آدمی کو اپنی قدرت سے اپنی مہربانی سے نکالکر
کس کس حالوں میں پہونچا کر آدمی کی صورت میں لاکر پرورش کر کے پالکے چھوٹے سے بڑا کیا لڑکے سے جوان کیا عقل و شعور کا
درجہ بخشا علم کے حاصل کرنے کے لائق کر دیا کس خراب حال سے نکالکر کس بڑے عالی درجہ میں پہنچایا ایسی بڑی قدرت کسکی ہے
ایسی بڑی مہربانی کون کر سکتا ہے پھر علم کی راہ کھولدی لکھنے پڑھنے کی راہ قلم کی وساطت سے ظاہر کی یہ احسان پر
احسان کیا جو کوئی اس قدرت اور احسان کو بوجھے تو اپنے پیدا کرنیوالے خاوند کا اقرار کرے دل میں پاک پروردگار کی محبت
رکھے ایمان لاوے تن بدن جان و مال کو اوسکے حکم میں بندگی میں خرچ کرے سچا بندہ ہووے یہ دنیا کی خیر و خوبی یاد و ماو
یہ اشارت ہے جو اپنے خاص بندے کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو فرمایا اقرأ بغیر قلم کے کاغذ کے بغیر خط
و کتابت کے جو کچھ پڑھانا تھا پڑھا دیا سکھا دیا اوروں کو اس علم کے درجے میں پہنچنے کو واسطے قلم کو وسیلہ و واسطہ ڈالا اور

اشارت ہے اسمیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی شان جو کچھ تمہارے اوپر اللہ تعالے کیطرف سے علم آدمی قرآن
کی آیتیں سورتیں نازل ہووین اپنے اصحابوں سے کہو لکھتے جاوین اسطرح قرآن جمع ہوکر سب خلق کو پہونچیگا
یہ نعمت قیامت تک قائم رہیگی تمام عالم کو فائدہ پہونچیگا اسیواسطے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے حکم
کیا تھا اصحابوں کو جو آیت جو سورت آتی جاوے لکھتے جاؤ پھر جسطرح سے جو آیت جو سورت اُترتی جاتی تھی
اصحاب لکھتے جاتے تھے کہ قلم کی وساطت سے سب بندوں کو جو سعادتمند تھے اس نعمت سے اس دولت سے فیض
پہونچاوین جسمیں دین و دنیا کے فائدے ہیں ان نعمتوں کا پاک پروردگار کا کہانتک کوئی شکر ادا کر سکے ہر ایک بال
زبان ہو جاوے اور ہر زبان سے لاکھوں کروڑوں بار حمد اور شکر کرتا رہے تو بھی ان نعمتوں کا حق ادا نہ ہو سکے پھر یہ
مہربانیاں فضل و کرم عام ہیں کوئی آدمی اسوقت سے ان مہربانیوں سے خالی نہیں اس رحمت میں سب کوئی داخل ہیں
وہ آدمی بڑا بے نصیب ہے جو اوس مالک پروردگار کی ان نعمتوں کو اپنے اوپر نہ بوجھے کافر ہے ان نعمتوں کا کفران
کرے اور یہ دروازہ علم کا جو ہر ایک کی واسطے کھلا ہے رحمت کا دروازہ ہے اوس رحمت کی دروازے میں جو نہ بیٹھے
بڑا جاہل احمق اندھا ہے اور اس نادانی سے خوش ہووے تو یہ بہت بڑی بات ہے علم کی نعمت سب کو درکار ہے کوئی اس
دولت سے بے پروا غنی نہیں ہو سکتا. پھر یہ بات فرماتا ہے پروردگار کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی ہرگز نہ چاہیے سزاوار نہیں
کسیکو جو نعمت کی قدر نہ بوجھے کفرانِ نعمت کا کرے ناشکر ہووے تحقیق آدمی بیفرمانی سرکشی کرتا ہے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی یہ جو
دیکھتا ہے آپکو ہدایت کی راہ سے مستغنی بے نیاز بے پروا تھوڑا سا دنیا کا مال لیکر مال پر مغرور ہوتا ہے ہدایت کی راہ چھوڑ دیتا ہے علم کی
راہ میں جانے سے آپکو بے نیاز بوجھتا ہے کہتا ہے پڑھنے لکھنے سے کیا کام ہے مجھکو علم کو حاصل کرنیسے کیا بھلا ہوگا میرا دنیا میں مال
دولت کھانا پینا جو چاہیے سو میرے پاس ہے علم کو لیکر کیا کرونگا جیسے ابوجہل اور اور کافر مشرک اپنے مال و دولت میں مغرور ہے
اللہ و رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے کلام کو خاطر میں نہ لائے قرآن حدیث نہ سنے اس دین کی قدر نہ بوجھے
کافر ہے مشرک رہے ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام نہ کر سکے گئے دن جنہیں کھاتے پیتے آخر کو مر گئے سیدھے دوزخ میں چلے گئے اور اس
آیت میں ہدایت ہے آدمی کو چاہیے جانے دنیا و آخرت کی خیر و خوبی علم کی راہ میں ہے مال ہووے یا نہووے دانا عالم فاضل
ہر حال میں اچھا ہے اور جو بڑا مال ہووے اور علم نہ ہووے تو ہر جگہ دنیا میں یا آخرت میں خراب ہووے خوار ہووے یہ بات بھی
اس آیت سے نکلتی ہے کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی یعنے تحقیق مقرر آدمی بیفرمانی ہو جاتا ہے مغرور ہوتا
ہے گمراہ ہوتا ہے بدراہی میں پڑتا ہے جب آپکو بے نیاز دیکھتا ہے مال کو ہونے سے آپکو غنی پاتا ہے یہ عادت ہے خصلت ہے
آدمی کی جو علم نہ ہووے اور مال ہووے تو خواہ نخواہ گمراہی تکبری کی بلا میں پڑتا ہے اس سبب آخر کو ہمیشہ کی خواری خرابی

میں چلا جاتا ہی عقلمندوں کو چاہیئے اس بات کو سمجھکر ہر طرح دین کا علم تو کچھ حاصل کر سکیں کر لیں تغافل نہ کریں مال کو حاصل کرنے کی
جیسی فکر رکھتے ہیں اس سے زیادہ علم دین کے حاصل کرنے میں فکر رکھیں جو علم ہووے اور مال بھی ہووے تو علم کی
سے مال سے بھی بہت فائدے دنیا و آخرت کے ہاتھ آویں اور جو مال ہووے اور علم نہ ہووے تو اوس مال میں کچھ
و برکت نہیں ہزار ہزار طرح کے فساد بری کام اوس سے پیدا ہووینگے نادانی و جہالت کی راہ سے دین و ایمان کی کچھ
خبر نہ رکھکر پروردگار عالم کی بندگی نہ کر سکیگا سوائے نافرمانی کی راہ کی اور راہ میں نہ چل سکیگا پھر دنیا میں نہ نا
نہ کہ آخرت میں عذاب دوزخ کی آگ میں جا رہیگا اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی ۰ تحقیق پروردگار کیطرف تیری یا محمد
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم بازگشت ہی آخرکار سب کا بھلا برا اللہ تعالی کے حضور میں جا پہونچیگا اپنی کیہی کی ہر کو
جزا سزا پا دیگا اوسوقت معلوم ہوگا جو آخرت میں دین کا علم اور دین کے عمل کام آتے ہیں مال کو کوئی نہیں پوچھتا
ہے کچھ کام نہیں آتا دنیا میں ساری دنیا بھر اگر مال کسیکے پاس ہووے تو مرنے کے وقت کچھ کام نہیں آتا گور کے کنا
تک رہجاتا ہے ساتھ جانیوالی چیز نہیں ساتھ رہنے والی چیز سوائے علم دین کی اور عمل کے کچھ نہیں اور کوئی چیز نہیں
دنیا میں جن شخص نے دین کا علم قرآن حدیث تفسیر فقہ فرائض اصول فروع حاصل کئے خدا و رسول (صلے اللہ علیہ
آلہ و سلم کے فرمانے کے موافق کام کئے اچھے عمل کئے ہمیشہ ہمیشہ نفع فائدے خوشحالیاں آرام پاتا رہیگا یہ جزا
اللہ تعالی کیطرف سے اور جن شخص نے بیفائدہ علم سیکھے سحر جادو و نجوم طلسمات اور بری کام اور بے فرمانی
کے عمل کئے نالائق کام کئے ظلم زنا لی مار ڈالنا لوٹ لینا بتوں کو پوجنا قبروں کو سجدہ کرنا شراب پینا جوا کھیلنا
کھانا اور بد عمل کئے اور بندوں کو خدا کی بندگی سے منع کیا ہمیشہ ہمیشہ غم میں بدحالی میں ناخوشی میں درد دکھ عذا
میں پھنسا رہیگا وہی بری کام اوسکے آگے آتے رہینگے یہ سزا ہی خدا تعالی کیطرف سے سب کوئی اوس ٹھکانے میں جزا
پاونگی جگہہ میں خدا تعالی کے حکم سے جا پہنچیگا سب کسی کا حساب ہو رہیگا اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْہٰی عَبْدًا اِذَا
صَلّٰی ۰ کیا دیکھا تو نے او دیکھنے والے ایسے آدمی کو جو منع کرتا ہے ایک بندے کو جسوقت وہ بندہ نماز پڑھتا ہے
میں آیا ہے ابوجہل کافر نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و سلم کو منع کیا اور کہا تم کعبے کے حرم
کعبے کے گرد و پیش اس مسجد میں نماز نہ پڑھا کرو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم اوسکی بات کچھ خاطر مبار
میں نہ لائے خاطر جمع سے نماز پڑھتے رہے پھر ایکدن ابوجہل نے اور کافروں سے کہا کہ جو میں محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ و
و سلم کو نماز پڑھتے مسجد میں سجدے میں پاؤنگا دیکھونگا تو اپنے ناپاک قدموں سے اوس پاک گردن کو توڑ ڈالونگا
گردن پر پاؤں رکھکر مار ڈالونگا۔ یہ خبر مشہور ہوئی سب اصحاب رضی اللہ عنہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم

کی جناب میں عرض کی اور کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

یہ بات سنکر ناخوش ہوئی دلگیر ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس مسجد میں تشریف نہ فرماویں جاویں تو بہتر ہو وہ کافر بڑا بے ادبی کیا چاہتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کچھ وسواس نہیں اللہ تعالے میرا محافظ ہے وہ کافر قدرت نہ پاسکیگا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خاطر جمع سے تشریف لیگئے نماز پڑھنے میں مشغول ہوئے سجدہ کیا سجدہ میں بہت دیر کی کافروں نے دیکھا ابوجہل کو خبر دی وہ سنکر بڑے غصے سے آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف بے ادبی کی نیت سے چلا جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک پہونچا اوسیوقت پچھلے پانوں بھاگا منہ زرد ہو گیا بدن کانپنے لگا لوگوں نے پوچھا کیوں پھرا تو کیا حال ہوا تیرا اوسنے کہا میں نے اپنے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے درمیان میں ایک خندق دیکھا اوسمیں آگ جلتی ہوئی تھی اور ایک اژدہا آگ سے سر نکالکر منہ پھیلاکر میری طرف دوڑا اور اوسنے کہا جو تو نے ایک قدم آگے رکھا تو تجھکو نگل جاؤنگا کھا جاؤنگا اور بہت جانور پرند دیکھے پر کو اوپر پر ملائے ہوئے کھڑے تھے اس سبب میں اپنی جان بچاکر بھاگا۔ پھر یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نے فرمایا جو وہ کافر ایک قدم آگے رکھتا تو فرشتے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے بند بند جدا کر دیتے پھر یہ معجزہ دیکھکر بھی وہ بدبخت ایمان نہ لایا بے ایمان رہا یہ مغروری تھی مال کی اور یہ اندھیاری تھی جہالت کی نادانی کی اسی پر یہ بات فرمائی اللہ تعالے نے کہ آدمی جب اپنے آپ کو غنی مالدار دیکھتا ہے اور علم کا نور اسمیں نہیں ہوتا سرکشی کرتا ہے بیفرمانی کرتا ہے اس مرتبے میں بیفرمانی کی طغیانی کو پہنچتا ہے جو اللہ تعالے کی بندگی عبادت کی راہ چھوڑ دیتا ہے اور بندوں کو بھی بندگی سے منع کرتا ہے خدا کے بندوں سے دشمنی کرتا ہے پھر ایسا بدبخت کسی نے دیکھا ہے جو ایسے پاک بندہ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خدا تعالے کی بندگی کرنے سے منع کرتا ہے دشمنی کرتا ہے کیسا بڑا بدبخت ہے کیسے عذاب کے لائق ہوا ہے کیسی اپنی سزا کو پہنچیگا آگے آیت اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى سے ۱۱ کیا دیکھا ہے تو اے دیکھنے والے کیا جانتا ہے تو اے جاننے والے کیا خوب ہووے اگر ہووے یہ منع کرنیوالا ہدایت کی راہ پر اور ایمان لاوے پروردگار کی بندگی میں قائم ہو جاوے اور امر بالتقوی ۱۲ یا حکم کرے اوروں کو تقوی کا پرہیزگاری کا اب آپ بھی بے ہدایت ہے اور اوروں کو ہدایت کی راہ سے منع کرتا ہے اگر وہ ایمان لاوے ہدایت کی راہ پر قائم ہو جاوے اور اس درجہ کو پہنچے جو اوروں کو ہدایت کی راہ بتاوے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی پیروی کرے دیدار آنکھوں سے دیکھے تو کیا بڑا ثواب پاوے کیا بڑی دولت کو پہنچے آگے آیت اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۱۳ کیا دیکھتا ہے تو جانتا ہے اگر جھٹلاوے محمد کو کہے یہ اللہ والے نہیں اور جھوٹھا جانے ایمان کو مسلمانی کے کاموں کو اور اپنا منہ پھیرے ایمان قبول کرنے سے ہدایت کی راہ سے تو ایسا آدمی [illegible]

گمراہ ہے اور اوروں کو بھی گمراہ کیا چاہتا ہے جیسے ابوجہل اور جو اوسکے تابع ہیں کیسے
عذاب میں پڑجائینگے کیا حال ہوویگا اونکا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ۝ کیا نہیں جانتا
ہے ابوجہل بدبخت اور جو کوئی ایسا بدبخت ہے اوسکو خبر نہیں اس بات کی جو تحقیق
اللہ تعالی دیکھتا ہے ہر حال کو ہر کام کو ہر کسی کے اچھے حالوں کو نیک نیتوں کو
بھی اچھی بری کاموں کو بری حالوں کو بری نیتوں کو بھی ہر طرح کی جزا سزا دیتا ہے جیسے کو تیسا بدلا پہنچ رہیگا ذرہ ذرہ
ہر ایک کی حقیقت معلوم ہے اور خبر میں آیا ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حرم میں نماز پڑھتے تھے ابوجہل آن کر پہنچا اور کہنے لگا کیوں
یہاں نماز پڑھتے ہو ہمنے تمکو کیا منع نہیں کیا تم نماز پڑھنے سے باز نہیں آتے حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکے اوپر غصہ کیا اور فرمایا تو خدا تعالی کے
غضب سے نہیں ڈرتا ہے جو ایسی باتیں کرتا ہے اوس ملعون نے کہا تو مجھکو اپنے خدا سے
ڈراتا ہے میں اتنا لشکر فوج جمع کرسکتا ہوں جو تمام مکہ سواروں سے اور پیادوں سے
بھر جاوے کسی کی مجلس میری مجلس کے برابر نہیں کوئی مجھ سے مقابلہ نہیں کرسکتا اور
اسیطرح کی احمق پن کی باتیں کہیں اللہ تعالی نے آیتیں بھیجیں کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۝
لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ ۝ حق ہے تحقیق ہے جو باز نہ آویگا ابوجہل ان شوخیوں کی
باتوں سے نماز کے منع کرنے سے بے ادبیوں سے تو مقرر پکڑینگے ہم اوسکے بال پیشانی
کے خوار کردیوینگے زمین میں گھسیٹ کے اور ذلیل کروا دیوینگے قیامت میں فرشتوں
سے فرمادینگے کہ اوسکی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیں نَاصِیَةٍ
کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ پیشانی جھوٹی خطاکار فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۝ پھر کہو بلاوے اپنی مجلس
کو جمع کرے اپنی مجلس کے لوگوں کو سوار پیادے خویش و قرابتی مدد کرنے والے کو سَنَدْعُ
الزَّبَانِیَةَ ۝ شتاب ہے تھوڑی مدت ہے جو بلادینگے ہم زبانیوں کو دوزخ کے داروغوں
کو دربانوں عذاب کے فرشتوں کو جو اوسکو اور ایسے کافروں کو گھسیٹ کر خواری
سے کھینچکر دوزخ میں عذاب میں ڈالدیں کَلَّا ۝ نہ لائق ہیں اوسکی یہ باتیں کہ اسکو سزاوار
نہیں یہ گستاخیاں نماز میں ایسی بے حیائیاں لَا تُطِعْهُ ۝ مت اطاعت کرو اوسکی

یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوس مشرک کا حکم جو منع کرتا ہے نماز سے بندگی کرنے سے نہ مانو اسکے کہنے کا خلاف کرتے رہو اپنے پروردگار کی طاعت بندگی میں ثابت رہو وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ اور سجدہ کرو اور قرب خاص کرو اپنے پروردگار کے حضور میں زمین میں سر رکھو عاجزی کرو اوس راہ سے بندگی کی راہ سے اپنے پروردگار کی نزدیکی ڈھونڈو اس آیت میں اشارہ ہے جو اللہ تعالےٰ اکے قرب کا درجہ نزدیک ہونے کا مرتبہ بندگی عاجزی کی راہ میں ہے سجدہ کرنا زمین پر سر رکھنا اپنے پیدا کرنے والے پاک پروردگار کے حضور میں نہایت درجہ ہے بندگی کا اس سبب سجدے میں نہایت قرب حاصل ہوتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا فِيهَا مِنَ الدُّعَاءِ یعنے بڑے قرب کا بڑے نزدیک ہونے کا وقت بندے کا اپنے پروردگار سے وہ وقت ہے جسوقت سجدہ کرتا ہے اپنے پروردگار کو زمین میں سر رکھتا ہے سجدے کے واسطے پھر چاہیئے جسوقت جو کوئی تلاوت کا سجدہ کرے تو بہت دعا کرے اوسکی دعائیں پروردگار کی درگاہ میں بہت مقبول ہوجاویں یہ آیت بھی سجدہ کی ہے چودھواں سجدہ ہے قرآن مجید کا جو کوئی پڑھے یا سنے اس آیت کو چاہیئے سجدہ کرے یہ سجدہ سنت ہے اور اون آیتوں میں یہ ہدایت ہے جو ہر مسلمان کو چاہیئے خدائے تعالےٰ کی یاد سے بندگی سے خدمت سے اللہ تعالےٰ کے حکم سے خیر کی راہ سے کسیطرح گردن نہ پھیرے کوئی دشمنی کرے یا ناخوشی کرے اس راہ سے بیٹھ نہ پھیرے کیسے منع کرنے سے خیر کا کام موقوف نہ کرے دشمنوں کی بات نہ سنے شیطان کا نفس کا حرص کا تابع نہ ہووے خدائے تعالےٰ کے حکم فرمان کا تابع فرمانبردار ہو رہے اپنا مددگار حافظ نگھبان یاری دینے والا ہر حال میں پاک پروردگار کو بوجھے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کا ہر کام میں ہر عادت میں ہر عبادت میں پیرو ہووے اوسی سیدھی راہ میں چلا جاوے جو کوئی ایسا کریگا اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقصود کی منزل میں پہنچ رہیگا۔ ہمیشہ کی دولت اوسکو مل رہے گی وہ پاک پروردگار اس عاصی گنہگار کو اور سب مومنوں مسلمانوں کو بھی توفیق بخشے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ

و آلہ و اصحابہ کی راہ میں ثابت قدم رکھے قائم رکھے۔

امین۔ امین۔ امین

سورۂ قدر

سورۃ القدر مکیۃ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وھی خمس ایات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ

تحقیق نازل کیا ہمنے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ

رات قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے اوترتے ہیں فرشتے و ارواح پاک

فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ۙ سَلٰمٌ ۟ۛ ہِیَ حَتّٰی

بیچ اسکے ساتھ حکم رب اپنے واسطے ہر کام کے سلامتی ہے یہانتک کہ

مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ٪

طلوع ہو فجر

ع

مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں تیس کلمے ایک سو پندرہ حروف ہیں۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ سبب نازل ہونے کا اس سورت کا یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک شخص تھا شمعون اونکا نام تھا بعضے کہتے ہیں میمون نام تھا ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو نماز پڑہتا تھا بندگی میں کھڑا رہتا تھا اور کافروں کے ساتھ جہاد کرتا اوڑتا کافر اسکے ہاتھ سے تنگ آگئے تھے ایک بار اون کافروں نے

مصلحت کر کر شمعون کی بی بی کو بلایا اور اوس سے کہا تیرا خاوند تجھہ سے کچھہ کام نہیں
رکھتا دن کو روزہ رکھتا ہے رات کو عبادت کرتا ہے تجھکو کیا فائدہ ہے تو ایک حیلہ
کر کر اوسکو بند کر ہم اوسکو لیکر تیرے ساتھ ایک گھر میں بند کر دیویں گے ہمیشہ تو آرام
سے رہے گی عورت تو ناقص العقل ہوتی ہے اوسنے یہ بات قبول کی لوگوں نے
ایک موٹی رسی بالوں کی بٹ کر اوس بی بی کے حوالے کی کہ اس رسی سے اسکو
باندھیو ایک رات شمعون کو کچھہ نیند آئی تھی بی بی نے اونکے ہاتھ باندھ لیے
شمعون جاگ اوٹھے کہا کیا کرتی ہے کیوں مجھکو باندھتی ہے اوسنے کہا میں تیری
قوت زور آزماتی ہوں شمعون نے اوس رسی کو توڑ ڈالا اور کہا میری قوت اس سے
بھی زیادہ ہے پھر بی بی نے کافروں کو خبر دی حقیقت کہی پھر کافروں نے لوہے
کی زنجیر لا کر دی دوسری رات اوسنے خاوند کو زنجیر سے باندھا اوسکو بھی اوسنے توڑ
ڈالا اور کہا میرا زور اس سے بھی زیادہ ہے کافروں کو بی بی نے خبر دی اونہوں نے
کہا ہم عاجز ہوئے لوہے سے کوئی چیز سخت نہیں تو اوسی سے پوچھہ کہ تجھکو کس
چیز سے باندھیں جو تو توڑ نہ سکے بی بی نے اون سے پوچھا شمعون نے کہا جس چیز
سے مجھے کوئی باندھے تو توڑ ڈالوں سوائے میرے سر کے بال کے جو کوئی میرے
بالوں سے مجھکو باندھے تو وہ توڑ نہ سکوں اوس بی بی نے کسیطرح اونکے سر کے
بال لیکر رسی بنا کر اوسکو باندھا اونہوں نے کہا کھول دے تو رونے کہا میں نہیں کھولتی
تو توڑ ڈال جسطرح اور چیزوں کو توڑتا تھا اونہوں نے کہا یہ تجھہ سے کہا ہے میں اسکو
توڑ نہیں سکتا اوس بی بی نے کافروں کو خبر دی اونہوں نے آکر اونکو پکڑ لیا
اور وہ قول و قرار جو اوس احمق بی بی سے کیا تھا کچھہ نہ کیا شمعون کے ہاتھ پاؤں
ناک کان کاٹ کر شہر کے دروازے کے آگے ڈالدیا کہ خراب ہو کر مرجاوے رات کو
جب نماز پڑھنے کا وقت ہوا شمعون نے اللہ تعالے کی درگاہ میں مناجات کی دعا
مانگی کہا کہ اے پروردگار تو جانتا ہے تیری راہ تیری دوستی میں ان کافروں نے
میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے تو قادر ہے جو مجھکو اچھا کر دیوے میری مدد کرے حقتعالے

نے شمعون کی دعا قبول کی اوسیوقت ہاتھ پاؤں سب کچھ ٹھیک ہوگئے اور جو کچھ اونکی
قوت تھی زور تھا وہ بھی دیا بلکہ اوس سے قوت اور زیادہ بخشی اوٹھکر کھڑا ہوا شہر کے
دروازے کے پاس آیا لوہے کا دروازہ شہر کا بند تھا پکڑ کر اوکھاڑ ڈالا اندر بیٹھکر ہر گھر میں
جاکر گھروں کے ستون پکڑ کر کھینچ لیتا تھا چھتیں گھروں کی گر پڑتی تھیں سب کوئی
چھتوں کے نیچے دب کر مرجاتے تھے اسیطرح اسی ایک رات میں سب کو ہلاک
کیا مار ڈالا پھر حقتعالے نے شمعون کو ہزار مہینے کی اور عمر بخشی ہزار مہینے تک
دن کو روزہ رکھتے کافروں سے جہاد کرتے رات کو نماز پڑھنے میں مشغول رہتے ایسے
ایسے کام کرتے تھے اتنا ثواب پاتے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایکدن
آکر یہ قصہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سب یاروں اصحابوں رضی اللہ عنہم کے روبرو فرمایا
یاروں نے سنکر اوسکے ثواب پر حسرت کی اور تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم ہماری عمریں تھوڑی ہیں ان تھوڑی عمروں میں ایسے عمل
ہم کیونکر کرسکیں ایسے ثواب کسطرح سے پاویں ایسی بڑی دولت کو کیونکر پہنچیں
اصحابات کے اوپر حقتعالے نے یہ سورت بھیجی اور فرمایا تمکو ایک رات ایسی دی ہے جو
اوس رات کو جاگو بندگی کرو تو ثواب میں ہزار مہینے سے زیادہ ہے بہتر ہے فرماتا
ہے اللہ تعالے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ تحقیق ہمنے نازل کیا ہے بھیجا ہے قرآن کے تئیں اوتارا ہے اوسکو
فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ شب قدر میں تمام قرآن اوس رات میں لوح محفوظ سے دنیا کے
آسمان پر ایکبارگی آیا اور بیت العزت میں جو چوتھے آسمان میں گھر ہے فرشتوں
حوالے ہوا پھر جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیس برس میں آیت آیت سورہ
سورہ ہر وقت مصلحت کے موافق لائے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و
وسلم کے پاس اسطرح سے قرآن پہونچا وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ اور کسنے بتایا

اور کسنے بتایا تجھکو کیا جانتا ہے تو کیا چیز ہے شب قدر کیسی عزت کی اور بڑائی کی رات
ہے یہ رات شب قدر کے دو نام ہیں لیلۃ المبارک اور لیلۃ السلام یہ برکت کی اور
سلامتی کی رات ہے۔ لیلۃ القدر اسواسطے اوس رات کا نام ہے کہ قدر تقدیر کے
اندازے کے معنے ہیں اوس رات میں ایک برس تک جو کچھ تقدیر اللہ تعالے
کی بندوں کے حق میں ہوتی ہے کسکا کیا نصیب ہے کیا پہونچیگا کیا نہ پہونچیگا کیا ہوویگا
کیا نہ ہووے گا کون پیدا ہوویگا کون جیتا رہے گا کون مرے گا یہ سب کچھ
فرشتوں کو جو کام کرنے والے فرشتے ہیں اون کو معلوم ہوتا ہے۔ برس دن تک اسیطرح
کام کرتے رہتے ہیں اوس اندازے میں اوس حکم میں تقدیر کے کچھ تفاوت نہیں
کرتے اس سبب سے اس رات کا شبقدر نام ہے اور یہ سبب ہو کہ قدر مرتبے کو کہتے
ہیں اس سبب سے اس مبارک رات کی سب راتوں میں بڑی قدر ہے اسواسطے
شبقدر نام ہوا۔ خبر میں آیا ہے کہ سب فرشتوں کی پیدایش اسی رات میں ہوئی
اور کتابیں جو سب پیغمبروں کے اوپر اوتری تھیں توریت حضرت موسے علیہ السلام
پر انجیل حضرت عیسے علیہ السلام پر زبور حضرت داؤد علیہ السلام اور صحیفے حضرت
ابرہیم علیہ السلام کے اوپر اسی رات میں نازل ہوے ہیں اور قرآن مجید حضرت محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے اوپر اسی رات میں اوترا ہے اور بہشت کے
باغوں کی اور حضرت آدم علیہ السلام کی ابتدائی پیدایش اوسی رات میں ہوئی ہے
اللہ تعالے نے اوسی رات کے حق میں فرمایا ہے۔ قرآن میں فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ
یعنے اوس رات میں جدا ہوتا ہے ہر ایک کام محکم بڑے بڑے کام محکم اللہ تعالے
کی قدرت کے اوس رات میں پیدا ہوئے ہیں اس سبب اوس رات کی بڑی قدر
ہے لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شبقدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے طاعت
وبندگی میں بلکہ بہتر ہے اون ہزار مہینوں کی راتوں سے جن میں غازی بنی اسرائیل
کے اپنے زمانے میں جہاد کرتے تھے اور عبادت کرتے تھے اور جو مومن مسلمان بندگی کرنیکو
اوس رات میں جاگتے ہیں نماز پڑھتے ہیں خدا کی یاد میں رہتے ہیں ہزار مہینے کی بندگی

وقف النبی
علیہ

کا ثواب پانے میں عزت بڑائی اللہ تعالے کیطرف سے حاصل کرتے ہیں ہر ایک نیک عمل
کی قدر اچھے کام کا مرتبہ اللہ تعالے کے نزدیک اون کے لیئے زیادہ ہوتا ہے حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَن قامَ لیلۃَ القدرِ ایماناً واحتساباً غُفِر
لہٗ ما تقدّم من ذنبہ وما تأخّر یعنے جو کوئی قائم ہووے بندگی میں کھڑا
ہووے نماز پڑھے شب قدر میں ایمان کی راہ سے اخلاص سے اس کام کو بڑا کام
جان کر قدر بوجھ کر اوسکے اول آخر کے گناہ بخشے جاویں اللہ تعالے اپنی مہربانی سے
سب گناہ اوس بندے کے بخشدیوے تقصیریں معاف کرے حضرت بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پوچھا میں جو شب قدر
کو پاؤں تو کیا دعا کروں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا یہ دعا کر
اللّٰہمّ انّک عفوٌّ تحبُّ العفوَ فاعفُ عنّی اللّٰہم ارزقنی ثواب ہٰذہ اللیلۃ وتوفّنی مسلماً
وألحقنی بالصّالحین یعنے اے پروردگار یا اللہ تحقیق تو عفو ہے بخشنے والا ہے گناہوں کا
نام تیرا عفو ہے دوست رکھتا ہے تو بخشش کو تو میرے گناہوں کو بخشدے یا اللہ
نصیب کر میرے واسطے ثواب اس رات کا اور جو وفات دیوے تو مجھکو تو مسلمانی
کے حال میں مار اور صالح اچھے بندوں میں داخل کر یعنے پیغمبروں اور صدیقوں کے
ساتھ مجھکو ملادے اور قدر عربی میں تنگی کو بھی کہتے ہیں لیلۃ القدر کے معنے اسطرح بھی
کہتے ہیں کہ یہ تنگی کی رات ہے۔ اس سبب رات
کی تنگی ہے کہ اس رات میں اتنے فرشتے آسمان سے دنیا میں زمین کے اوپر آتے ہیں
کہ تمام دنیا فرشتوں کی بہتایت سے تنگ ہوجاتی ہے بعضے بزرگ بڑے لوگوں
نے کہا ہے شب قدر سب تمام برس کی راتوں میں کوئی ایک رات ہے اور بہت
لوگ بزرگ بڑے آدمیوں سے نقل کیا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ رات رمضان ہی کی راتوں
میں ہے پھر یہ لوگ رمضان ہی کی راتوں میں مختلف کہتے ہیں بعضے ان لوگوں میں سے
کہتے ہیں کہ تمام مہینے کی راتوں میں کوئی ایک رات ہوتی ہے کبھی اول کی دس
راتوں میں کبھی بیچ کی دس راتوں میں کبھی آخر کی دس راتوں میں اور بہت علما

نے فرمایا ہے کہ آخر ہی کی دس راتوں میں ایک رات ہے طاق راتوں سے اکیسویں
تیئیسویں پچیسویں ستائیسویں اونتیسویں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے فرمایا اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي الْاَوْتَارِ مِنْ رَمَضَانَ یعنے ڈھونڈو طلب
کرو تم شب قدر کو آخر کی دس راتوں میں طاق راتیں رمضان کی سے بعضے
اصحاب رضی اللہ عنہم اور امام شافعی اور اون کے لوگوں نے اکیسویں رات مقرر کی ہے۔ اکثر
بزرگوں نے اکیسویں ہی تاریخ میں رمضان کی شبقدر پائی ہے اور اکثر اصحابوں نے
اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ستائیسویں رات
اختیار کی ہے یہ اپنی دلیل اسطرح لاتے ہیں کہ لیلۃ القدر کے نو حرف ہیں اور اس سورت
میں تین بار لیلۃ القدر کا لفظ آیا ہے۔ نو حرف جو تین بار آئے ستائیس ہوئے یہ اشارت
ہے کہ ستائیسویں رات ہے بہت بزرگوں نے ستائیسویں رات میں شبقدر پائی ہے
اور یہ بات جو اس سورت میں تیس کلمہ ہیں ستائیسواں کلمہ هِيَ کا لفظ ہے جو هِيَ حَتّٰى
مَطْلَعِ الْفَجْرِ میں آیا ہے اور هِيَ کا لفظ شب قدر کے اوپر دلالت کرتا ہے اس بات میں
بھی اشارت ہے کہ وہ ستائیسویں رات میں ہوتی ہے اور خدائے تعالے بہتر جانتا
ہے کونسی رات ہے جسکے نصیب ہوتی ہے وہ کسی رات میں پا ہی رہتا ہے۔ بہت
چیزیں اللہ تعالے نے چھپائی ہیں کتنی چیزوں میں کتنی چیزیں پوشیدگی ہیں جمعے کے
دن میں ایک ساعت ہے اس ساعت کو جو کوئی پاوے اور جو دعا کرے اوسوقت
قبول ہو جاوے پھر اوس ساعت کو تمام جمعہ کی ساعتوں میں چھپا دیا ہے اور صلوٰۃ
الوسطے کو پانچ نمازوں میں چھپایا ہے اور اسم اعظم جسکے پڑھنے سے سب مطلب حاصل
ہو جاتے ہیں تمام اسموں میں اپنے چھپایا ہے انہیں اسموں میں ہے
ان سے باہر نہیں۔ اور ولیوں کو دوستوں کو اپنے مومنوں میں مسلمانوں
میں چھپایا ہے۔ ان ہی میں ہیں ان سے باہر نہیں۔ اور
مقبول طاعتیں جو مرضی کے موافق ہیں اللہ تعالے کی اور
بندگیوں

رضی اللہ عنہ

اور طاعتوں میں چھپی ہیں اسیطرح شبقدر کو اور راتوں میں چھپایا ہے اور موت کا
وقت ہر ایک کا مقرر کر کے نہیں فرمایا ہے انہیں وقتوں میں وہ بھی ایک وقت
چھپایا ہے اور قیامت آنے کی بھی ایک ساعت ہے انہیں ساعتوں میں اوسکو
چھپایا ہے مقرر کر کے نہیں بتایا ہے کہ اتنے برسوں میں اتنے دنوں میں فلانے دن
فلانی ساعت قیامت آوے گی اس چھپانے میں بہت فائدے ہیں بندوں کے
واسطے جمعے کی ساعت کو پوشیدہ کیا ہے جو کوئی طلب کیا چاہے تو تمام دن بندگی میں
دعا میں مشغول رہے تمام دن کی بندگی کا ثواب پاوے اور وہ ساعت اللہ تعالی
کے فضل سے پاوے اور درمیان کی نماز کی نگہبانی کا تقید فرمایا محافظت
کرنے کہا ہر ایک نماز پانچوں نمازوں میں درمیان ہے بین بین ہے صبح کی
نماز درمیان ہے دو نمازیں دن کی ظہر و عصر ایک طرف دو نمازیں رات کی
مغرب و عشا ایک طرف اور یہ بات بھی ہے کہ صبح کی نماز صبح کی روشنائی
اور رات کی اندھیاری کے درمیان میں ہے۔ پھر ظہر کی نماز درمیان میں ہے
آدھا دن ایک طرف ہے اور آدھا دن ایکطرف ہے اور دن کی دو نمازوں
کے درمیان ہیں صبح کی اور عصر کی اور حدیث میں آیا ہے اور بہت اصحاب اور امام
کہتے ہیں صلوۃ اوسواسطے عصر کی نماز ہے دو نمازیں اوسکی ایسی ایک طرف ہیں ظہر
اور فجر ظہر میں قصر ہے سفر میں چار کی جگہہ دو پڑہنے میں آتی ہیں اور فجر میں قصر
نہیں اسیطرح دو نمازیں ایک طرف ہیں جو ایک نماز میں مغرب کی قصر نہیں
اور عشا کی قصر ہے اور مغرب کی نماز بھی وسطے ہے درمیان میں ہے زیادہ اور
کم رکعتوں میں فرض نمازوں کی زیادہ چار رکعتیں ہیں فرض اور کم دو رکعتیں ہیں
فرض پھر چار اور دو کے درمیان میں تین رکعت ہے سو مغرب کی نماز ہوئی
اور مغرب کی نماز اسطرح درمیان ہے کہ دو نمازیں ایک طرف ہیں اوسکے جن
نمازوں میں خفی قراءت ہے یعنے آہستہ پڑہتے ہیں ظہر اور عصر دو نمازیں
ایکطرف ہیں جن میں جہر پڑہا جاتا ہے یعنے پکار کر پڑہتے ہیں عشا اور فجر پھر عشا

کی نماز بھی درمیان میں آتی ہیں دو نمازوں میں جنمیں قصر نہیں مغرب اور فجر کی نمازیں
مغرب کی نماز سے رات کی عبادت شروع ہوتی ہے اور صبح کی نماز سے رات کی
عبادت ختم ہوتی ہے اسطرح ہر نماز ہر ایک طرحسے درمیان میں ہے۔ اور اسم اعظم
کو سب اسموں میں چھپایا ہے تو ہر کوئی ہر اسم کو اللہ تعالے کے ہر نام کو اسم اعظم ہی
بوجھے بڑا ہی نام جانے پھر یقین کر کر جس اسم کو پڑھے تو وہی اسم اسکے واسطے
اسم اعظم ہو جاوے ادب سے پڑھے ثواب پاوے اور ولایت کو مومنوں مسلمانوں میں
چھپایا ہے تو سب مومن مسلمان اسمیں ایک دوسرے کو برا نہ جانیں ہر کوئی ہر ایک دوسرے کا ادب کرتا رہے ہر کوئی آپسمیں ایک دوسرے
کو ولی خدا کا دوست جانتا رہے ہر طرح سب لوگ فائدہ پاتے رہیں۔ اور قبولیت عبادتوں میں
چھپائی ہے تا کہ سب مومن مسلمان سب طرح کی طاعت بندگی تن کی زبان کی
دل کی مال کی جان کی جو ہو سکے کیا کریں نہ معلوم کہ کون سے عمل میں قبولیت آجاوے
بیڑا پار ہو جاوے اور موت کی ساعت چھپائی ہے تو ہر مومن مسلمان ہر ساعت
میں شکر کرتا رہے اور آگے کی ساعت کو اپنے دل میں کہتا رہے کہ اگلی ہی ساعت
موت کی نہ ہووے اچھا کام کرتا رہے غافل نہ ہو جاوے خاطر جمع کر کر نہ بیٹھے
اسطرح قیامت کی ساعت ہر ایک آگے کی ساعت کو بوجھتا رہے کس ساعت
میں حکم ہو جاوے صور پھونکے خیر کا کام ہمیشہ کرتا رہے اسیطرح شبقدر کو چھپایا
ہے کہ ہر مومن مسلمان ہر رات کو جاگتا رہے بندگی کرتا رہے شبقدر کو ڈھونڈھتا
رہے اللہ تعالے کی رحمت مانگتا رہے ہر رات کی ایمان اور اخلاص سے قدر بوجھتا
رہے تو اسطرح ہر رات میں شب قدر کا ثواب پاتا رہے اور حدیث شریف میں آیا ہے
جس مومن نے جس رات کی قدر بوجھی اور اوس رات میں اخلاص کے ساتھ بندگی
میں پروردگار کی مشغول ہوا وہی رات اسکے واسطے شبقدر ہے شبقدر کا ثواب پاتا
ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسنے مغرب کی نماز اور عشا کی نماز جماعت سے
پائی شبقدر کے ثواب کا حصہ اسنے پایا بعضے تفسیروں میں قرآن کی لکھا ہے کہ جو
کوئی ستائیسویں رات کو رمضان کی بارہ رکعتیں نماز کی پڑھے ہر ایک رکعت میں

الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ احد تین بار اور ہر دو رکعت کے پیچھے سو بار سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گناہ
سب بخشے جاویں بلائیں سب دین و دنیا کی اوسکی دور ہو جاویں اور وہ شبقدر کا
ثواب پاوے اور بعضوں نے تفسیر میں لکھا ہے کہ ہر رات کو رمضان کی تراویح
کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں ایکبار الحمد للہ اور تین بار قل ہو اللہ
احد پڑھے ایسا ثواب پاوے جیسا قرآن کو دو بار ختم کیا اور شب قدر کو جو
بہتر فرمایا ہے ہزار مہینے سے ایک وہ بات ہے جو بیان میں آئی کہ شمعون کی ہزار
مہینے کی بندگی کے ثواب سے بہتر ہے. اوس رات میں مسلمانوں کی بندگی کا
ثواب اور یہ بات ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا بڑا ملک تھا بڑی بادشاہی
تھی تمام دنیا کی بادشاہی تھی پانسو مہینے بادشاہی کی اور سکندر ذو القرنین
بھی تمام دنیا کا بادشاہ تھا بہت بڑی دولت تھی اوسکی اوسنے بھی پانسو مہینے بادشاہت
کی وے دونو بڑے بادشاہوں کے ہزار مہینے ہوئے تو فرمایا پاک پروردگار
نے کہ مومن شبقدر میں اخلاص سے بندگی کا ایسا کچھ ثواب پاوے جو اون دونوں
کے ہزار مہینوں کی بادشاہی دولت سے زیادہ ہو جاوے یہ دولتیں آخر کو جاتی
رہینگی اور آخرت کی دولت ہمیشہ رہے گی تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
اوترتے ہیں فرشتے آسمان سے زمین کے اوپر دنیا میں اور جبرائیل علیہ السلام بھی
اوترتے ہیں اوس رات میں بِاِذْنِ رَبِّهِمْ حکم سے پروردگار کے اپنے مِنْ
كُلِّ اَمْرٍ ہر ایک کام کے ساتھ ہر ایک کام کے واسطے جو خیر و برکت کے کام
ہیں اور حقتعالے نے وے کام قضا کے ہی بندے کے حق میں حکم کیا ہے اون کاموں
کا جو کچھ تمام برس میں ہو دینگے اور خبر میں آیا ہے اور تفسیروں میں لکھا ہے کہ جو
خیر کے کام دنیا میں تمام برس میں ہونے والے ہیں شب قدر میں اون کاموں
کی بنیاد رکھی جاتی ہے اسباب ٹھیک ہوتے ہیں ہر سلامتی کے کاموں کا حکم
فرشتے ہر جگہ ہر داروغے کو پہنچاتے ہیں باراں کا مینہہ کا برسنا روزی رزق کی

کی ساعت فتح ہونی مومنوں مسلمانوں کے لشکر کی اولاد کا فرزندوں کا پیدا ہونا فرحت
تازگی ہونی جسموں میں پانوں کا چلنا کیطرح جسے اور خیر کے کام اسی رات میں ہوتے
ہیں اور جو کچھ مکروہ ناخوشی کے کام ہیں آدمیوں کا مرنا مینہہ کا نہ برسنا قحط و وبا
ہونی فوج کی شکست بیٹیوں کا پیدا نہ ہونا فقر و فاقہ اور ہیضے کے کام شب برات
میں بھی ہوتے ہیں ایک برس تک کا جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالے کیطرف سے فرشتوں
کو حکم احکام ہوتے ہیں سَلٰمٌ قف ھِیَ وہ رات شب قدر کی تمام خیر کی اور سلامتی کی
ہے اور فرشتے ہر جگہہ ہر گھر میں مومنوں کے گذر کرتے ہیں مومنوں کے اوپر سلام
کہتے ہیں دین ایمان کی سلامتی کی مومنوں مسلمانوں کی بشارت دیتے ہیں دعا کرتے
ہیں حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ قف یہ فرشتوں کا اوترنا اور سلامتی کی بشارت دینی اول رات
سے لیکر نہایت وقت پیدا ہونے نکلنے صبح صادق کے وقت تک ہے جبتک سفیدی
صبح کی نکلتی ہے۔ ایک روایت حدیث میں ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے بزرگ بڑا
فرشتہ ہے سر اُسکا عرش کے نیچے ہے اور پاؤں اُسکے ساتویں زمین کے نیچے ہزار
سر ہیں اُسکے ہر ایک سر اوسکا ساری دنیا سے بڑا ہے ہر سر میں اوسکے ہزار چہرے
ہیں اور ہر ایک چہرے میں ہزار دہن ہیں مُنھ ہیں اور ہر دہن میں ہزار زبان ہیں
ہر ایک زبان سے وہ جدی لغت کہتا ہے جدی بولی بولتا ہے جو ایک بولی دوسری بولی سے ملتی نہیں ہر ایک بولی میں پاک
پروردگار کی تسبیح کہتا ہے ثنا و صفت و تعریف کرتا ہے اور اُسکی تسبیح کرتے ہیں ساتوں آسمان کے فرشتے خدا تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں تسبیح کرتے
ہیں عرش کے بعد کوئی چیز اللہ تعالے نے اس روح فرشتے سے بڑی نہیں بنائی
صبح و شام کو تسبیح کیا کرتا ہے پھر وہ فرشتہ بھی اس رات کو پاک پروردگار کے
حکم سے آپ کو چھوٹا کر دنیا میں اوترتا ہے اور کتابوں میں لکھا ہے جب شبقدر
ہوتی ہے حقتعالے کیطرف سے جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے جو اور لاکھوں کروڑوں
فرشتوں کے ساتھ دنیا میں اوترتے ہیں ایک سبز نشان جھنڈا نور کا اون کے
ساتھ ہوتا ہے کعبے کی چھت کے اوپر رکھتے ہیں اور فرشتے زمین کے اوپر سیر
کرتے ہیں پھرتے ہیں ہر ایک گھر میں مومنوں کے داخل ہوتے ہیں جس گھر میں گناہ

ہوتا ہے یا تصویر ہوتی ہے یا سرود کے اسباب سے کچھ ہوتا ہے ڈھولک طنبور مردنگ رباب
شراب یا اسباب شراب کے صراحی پیالے ہوتے ہیں اون گھروں میں داخل نہیں
ہوتے ہیں اور سب جگہ جاتے ہیں جو مومن مسلمان جاگتا ہے نماز پڑھتا ہے ذکر کرتا
ہے قرآن پڑھتا ہے اچھا کام کرتا ہے اوسکے اوپر سلام کرتے ہیں جو کوئی دعا
کرتا ہے آمین کہتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتے مومنوں کے
ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ہاتھ چومتے ہیں نشانی علامت اون کے ہاتھ چومنے کی
یہ ہے کہ دل اُسوقت نرم ہوجاتا ہے آنکھوں سے آنسو چلتے ہیں اور خدائے تعالیٰ
کی رحمت مومنوں کے اوپر نازل ہوتی ہے اوترتی ہے خدائے تعالیٰ کی بخشش
بخشائش پاتے ہیں قدر و منزلت مومنوں کی دنیا و آخرت میں بلند ہوتی ہے
پھر جب صبح نزدیک ہوتی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام سب فرشتوں کو پکارتے
ہیں کہتے ہیں اب چلو آسمان کیطرف پھر سب فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ہوتے
ہیں جھنڈا اوٹھا لیتے ہیں آسمان کو چلے جاتے ہیں پھر فرشتے حضرت جبرائیل سے پوچھتے
ہیں حقتعالےٰ نے مومنوں مسلمانوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت
کے ساتھ کیا کیا جبرئیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں حقسبحانہ تعالےٰ نے اونکے
اوپر رحمت کی مہربانی کی نظر سے دیکھا اونکے گناہوں کو معاف کیا بخشائش کیا
سوائے چار گروہ کے چار طرح کے آدمیوں کے جو مومن مسلمان کہلاتے تھے اونکو
نہ بخشا فرشتے پوچھتے ہیں وہ .... کون لوگ ہیں جو ایسی نعمت سے
محروم رہے جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں ایک وے لوگ ہیں جو شارب خمر ہیں
ہمیشہ شراب پیتے رہتے ہیں۔ دوسرے عاق وے لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ
کو آزار دیتے ہیں ناخوش کرتے ہیں تیسرے وے لوگ ہیں جو قاطع رحم ہیں
اپنے بہن بھانجے خویش قرابتوں کے ساتھ پیوند نہیں کرتے نہیں ملتے اونکا
حق بجا نہیں لاتے آپس میں لڑتے ہیں ناخوشیاں کرتے ہیں اخلاص پیار شفقت لینا
دینا نہیں کرتے چوتھے مشاحن وہ لوگ ہیں جو آپسمیں کینہ رکھتے ہیں اور اپنے

بجائی مسلمانوں سے دشمنی کرتے ہیں آپسمیں بات نہیں کہتے ناخوشیاں بد اخلاقیاں
کرتے ہیں ان چار گروہ کو نہ بخشا اور سب کو بخشا اللہ تعالے سب مومنوں
مسلمانوں کو توفیق بخشے اچھے کام لیے اچھے عمل اچھی خصلتوں کی اور برے کام
برے عملوں میں بری خصلتوں میں نہ ڈالے سب طرح سے ایمان مسلمانی میں سچا
رکھے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی متابعت میں رکھے اسی
بات میں اسیطرح کی دین کی دنیا کی خیر خوبی ہے آمین آمین آمین

سورۃ بینہ

مدنی ہے اسمیں آٹھ آیتیں ہیں بیچانوے کلمہ اور چار سو تیرہ حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ
نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہیں کتاب والے اور شرک والے باز آنے

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً
جبتک کہ پہنچے ان کو کھلی بات ایک رسول اللہ کا پڑھتا ورق پاک

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ
اسمیں لکھیں کتابیں مضبوط اور پھوٹے وہ جنکو ملی ہے کتاب سو جب آچکی

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
ان کو کھلی بات اور انکو حکم یہی ہوا کہ بندگی کریں اللہ کی نری کر کر

لَهُ الدِّيْنَ ۝ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ
اسکے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر اور کھڑی کریں نماز اور دیویں زکوۃ اور یہ ہے

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
راہ مضبوط لوگوں کی تحقیق وہ لوگ منکر ہوئے کتاب والے اور شرک والے

فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِؕ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ

دوزخ کی آگ میں سدا رہیں اُس میں وہ لوگ ہیں بدتر سب خلق سے وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِؕ جَزَآؤُهُمْ

یقین لائے اور کیے بھلے کام وہ لوگ بہتر سب خلق کے بدلا انکا ہے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

رب کے یہاں باغ ہیں بسنے کے نیچے بہتی اُنکی نہریں سدا رہیں اُن میں

اَبَدًاؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ۝

ہمیشہ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اوس سے راضی یہ ملتا ہے اُسکو جو ڈرتا ہے اپنے رب کو

ع ۸ ۳۲

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا نہ تھے وے لوگ جو کافر ہوئے کافر ہے کافر ہی مرے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ کتاب والوں کے گروہ سے یہود توریت کے تابع حضرت موسے علیہ السلام کی امت نصارے انجیل کے تابع حضرت عیسے علیہ السلام کے گروہ وَالْمُشْرِكِیْنَ اور شرک لانے والوں کے گروہ سے جو کافر ہے کافر مرے یہ سب کون تھے مُنْفَكِّیْنَ جدا ہونے والے مومنوں کے گروہ سے اون سب میں آپسمیں اون کے کچھ فرق نہ تھا کوئی کسیکو نہ جان سکتا تھا کافر کون ہے اور مومن کون ہے سب کوئی اپنے اپنے طریق میں یکساں سے تھے برابر تھے یہود کا ایک دین تھا سب یہود اُس دین کے تابع تھے حضرت عیسے علیہ السلام کے اوپر ایمان نہ لاکر کافر ہو رہے تھے نصارے کا ایک دین تھا سب نصارے اوسی دین میں تھے دین کی حقیقت اصل راہ بھول رہے تھے مشرکوں کا بھی ایک عقیدہ تھا وے بت پوجتے تھے گمراہ تھے سب کوئی اصل کام سے بے خبر تھے اور رسموں میں عادتوں میں بند تھے جو لوگ ایمان کے لائق تھے وہ لوگ ایمان کی راہ نہ پا سکتے تھے اور جو لوگ کفر کی طبیعت رکھتے تھے کافر بننے کے لائق تھے آپ کو اچھا جانتے تھے خوب بوجھتے تھے ہر کوئی اپنی راہ و رسم کو بھلا جانتا تھا اور یہ نہ معلوم تھا کہ کسکے اوپر ایمان لاتے اور ایمان کی حقیقت کیا ہے مسلمانی کیا چیز ہے اخلاص کسکو کہتے ہیں اللہ تعالے کی راہ میں سچا کون ہے

اور جھوٹھا کون ہے جھوٹوں کو سچوں سے جدا نہ کرتے تھے اون کے درمیان تفاوت
ظاہر نہ تھا لائق نہ تھا تو تمیز بھی حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ جبوقت تک جبتک آیا
اون سب لوگوں کے اوپر ہدایت کے واسطے راہ بتانے کو جدا کر دینے والا حق اور
باطل کا تفاوت کر دینے والا سچ اور جھوٹ کا روشن دلیل ظاہر حجت رَسُوْلٌ مِّنَ
اللّٰہِ پیغام لانے والے خدائے تعالےٰ کیطرف سے پیغامبر سچے نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم بہت معجزوں کے ساتھ ان سب کے اوپر اون کی پیغمبری کا سچ ظاہر ہوا
ایک بڑی دلیل انکے سچے ہونے کی یہ ہے کہ آدمی تھے کچھ کسی سے تعلیم یافتہ نہ ہوئے
تھے نہ پڑھے تھے خط لکھنے نہ جانتے تھے اس حال میں قرآن مجید لائے خدائے تعالے
کا ایسا کلام محکم لائے جو لاکھوں کروڑوں پڑھے ہوئے فاضلوں نے اوسکو قبول کیا
مانا ایمان لائے اور ہزاروں کافروں دشمنوں نے چاہا کہ جو ایک سورت کے برابر بھی
قرآن کی سورتوں سے کہلا دیں کہنے کی جگہہ پاویں کہ یہ خدا کا کلام نہیں آدمی کا کلام
ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحبہ وسلم کہہ لائے ہیں ہم بھی کہہ سکتے ہیں ایسی بات
ہم بھی کہہ لاوینگے بہت سر پٹکتے رہے بہت فکریں کرتے رہے بہتیری محنت کی
ایک سورت کے برابر چھوٹی سورۃ کے برابر بھی نہ کہہ سکے سب دشمن عاجز ہو رہے
زرد رو ہوگئے ایسا بڑا معجزہ لائے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ بھی
روشن دلیل ہیں اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کی اور ویسی دلیل روشن قرآن مجید
اسی بات کو فرماتا ہے پاک پروردگار۔ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۵ پڑھتا ہے رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے اوپر تعلیم کرتا ہے سکھاتا ہے امت کو صحیفے
کاغذ لکھے ہوئے وہ پاک ہے عیبوں سے ہزل سے بے فائدہ بیہودہ باتوں سے
غلطیوں سے تفاوت کی چل بچل باتوں سے اور ایسا پاک مصحف ہے جو جھوٹھ سے
تہمت سے باطل سے بے بہرہ باتوں سے دور الگ ہے اور وہ قرآن مجید ہے
پاک پاکیزہ اچھے گھر کی راہ بہشت کی راہ بتاتا ہے۔ سب کتابوں کی ہدایت اس
کتاب میں جمع ہے فِیْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۵ ان پاک صحیفوں میں قرآن کی جدی جدی

سود توں میں اون کا غذوں میں جو لکھے ہوئے ہیں محکم باتیں حکمت کی باتیں حکم احکام خبریں نصیحتیں لکھی ہوئی ہیں* تمام قرآن میں جن باتوں سے سب مسلمان مومن اچھی راہ بہشت کی راہ اللہ تعالے کی رضامندی کی راہ پاویں دوزخ سے چھوٹیں بہشت میں خدائے تعالے کے قرب کی دولت دیدار کی دولت کو پہنچیں یہہ سب فائدے ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کے اور قرآن مجید کے لانے کے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آنے سے پہلے سب لوگ اپنی اپنی راہ و رسم دین و آئین کے اوپر تھے۔ آپس میں درہم برہم تھے۔ پوری غفلت جہالت نادانی کی راہ چلے جاتے تھے۔ مومن کافر میں فرق ظاہر نہ تھا کہ کسی کو معلوم نہ تھا لائق کون ہے نالائق کون ہے سب اچھے برے گڈمڈ ہو رہے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اور سب اصحاب مومنوں مسلمانوں میں اور ابوجہل اور ابولہب سب کافروں میں کچھ فرق کچھ تفاوت نہ تھا جب خدائے تعالے کی طرف سے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پیغمبر ہو کر آئے اور محکم کلام خدا کا لائے سب طرح کی خیر و خوبی کی باتیں قرآن مجید کی سب کو سنائیں بعضے لوگ جو اصل سے سعادت مند تھے کلام سننے کی توفیق پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر ایمان لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانا پاک پروردگار کو پہچانا کتاب کو مانا آخرت کے اوپر یقین کیا خدائے تعالے کے حکم بجا لائے کلمہ پڑھا روزہ رکھا نماز پڑھی مال کی زکوٰۃ دی حج کیا اور جو کچھ نہ کرنا تھا سو نہ کیا مومن ہوئے مسلمان کہلائے ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتوں کو پہونچے اور بعضے لوگ جو اصل سے کم بخت تھے وے آدمی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ایمان نہ لائے بلکہ بے یقین رہے حکم خدائے تعالے کے بجا نہ لائے کلمہ نہ پڑھا روزہ نہ رکھا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ نہ دی جو کچھ کام منع کئے گئے تھے وہی کام کرتے رہے ہمیشہ دنیا کے پیچھے غفلت کے گڑھے نادانی کے کوئیں میں ڈوبے رہے یہ لوگ کافر رہے مشرک رہے

* بزرگی اس سورت شریف کی [illegible] سورت میں کئی طرح کے فائدے [illegible] عبادت میں [illegible]

منافق رہے ۔ مومنوں مسلمانوں سے جدا ہوئے دوزخ میں جلنے کے لائق ہوئے ۔
مومن کافر میں فرق تفاوت ظاہر ہوگیا دو طرح کے حکم احکام دنیا سے لیکر آخر
تک جاری ہوگئے ۔ یہ ہزاروں لاکھوں فائدے اللہ تعالےٰ کی حکمتوں کے پیدا
ہوگئے ظاہر ہوگئے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اور جدے نہ ہوئے اختلاف نہ کیا
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی پیغمبری میں اون لوگوں نے جن لوگوں
کو کتاب دی گئی ہے توریت انجیل والے یہود و نصارٰے إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ
الْبَيِّنَةُ ۔ مگر پیچھے اس بات کے جو آئی اوپر اون کے روشن دلیل ظاہر حجت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) سچے پیغمبر اور قرآن اور معجزے محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اس بات کے پیچھے جدا ہوگئے حضرت نبی جناب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے آنے سے پیغمبر ہونے سے پہلے سب لوگ یہود اور نصارٰے تھے کتاب والے
حضرت پیغمبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر زمانے کے پیغمبر کے اوپر ایمان رکھتے
تھے کیونکہ خدائے تعالےٰ کے کلام میں توریت و انجیل میں دیکھتے تھے حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) کی صفت اور تعریف جو خدائے تعالےٰ نے کی تھی پڑھتے
تھے یقین جانتے تھے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) آخر زمانے کے پیغمبر ہیں اون کے
تابعدار ہونے میں خدا کا حکم ہے ہمیشہ انتظار میں رہتے کہ کب آخر زمانے کے پیغمبر
(صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پیدا ہووین جو اون کے اوپر ایمان لاویں سعادت پاویں
پھر جب نبی صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو رسالت کا حکم ہوا پیغمبری کی
قرآن کی سورتیں آیتیں وحی اوترنے لگی خدائے تعالےٰ کی طرف سے آنے لگی سب
خلق کے اوپر ظاہر کیا کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں میرے تابع ہو جاؤ ۔ دونوں جہان
کی بہتر خوبی پاؤ تب کتاب والے متفرق ہوگئے دو گروہ ہوگئے بعضے ایمان لائے بعضے
کافر رہے خدائے تعالےٰ کو ہر ایک کی حقیقت دلوں کی چھپی بات معلوم تھی ۔ بعضے
لوگ اون کتاب والوں میں ایسے تھے جو کتابوں کے پڑھنے سے جانتے تھے کہ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) آخر زمانے کے پیغمبر ہیں تو اون کے اوپر ایمان لائے

اون کے دین میں داخل ہونا خدا کا حکم ہے اوسپر یقین رکھتے تھے۔ لیکن آپ جو اپنے
لوگوں میں سردار تھے بہت لوگ اونکے تابع تھے اس سبب اون کو اورکا تابعدار
ہونا بُرا لگتا تھا۔ ظاہر میں کہتے تھے کہ آخر زمانے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا
ہووین تو ہم بھی اُنکے تابع ہووین اللہ تعالے کی حکمت نے چاہا کہ ایسے لوگوں
کو بھی سچے لوگوں سے سچے مومنوں سے جدا کردیوے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کو رسول روشن معجزوں کے ساتھ ظاہر کیا اچھے بُرے میں فرق ظاہر ہو
گیا جھوٹے سچے جدا ہوگئے۔ مومنوں کو قبولیت کا درجہ ملا کافروں کے اوپر اللہ تعالے
کی حجت قائم ہوگئی کہنے کو قیامت میں بات ہوئی الزام دینے کی جگہ ہوئی اون لوگوں
کیطرف اوسوقت خطاب ہویگا کہ پہلے تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اوپر ایمان رکھتے تھے کتابوں میں صفت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی پڑھتے تھے پھر کیوں پھر گئے کس سبب کافر ہوگئے تھے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم سے کیا خلاف دیکھا اونہوں نے کس بُری راہ پر تم کو چلنے کو کہا
ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وہی راہ بتائی تھی جو ہمنے سب پیغمبروں
کو سب خلق کو وہ راہ چلنے کو فرمایا تھا۔ سو وہ راہ اخلاص کی اصل یہی راہ ہے اوسپر یہ
بات اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور حال یہ ہے جو حکم نہ کیے
گئے تھے یہود و نصارے سب کتاب والے خدائے تعالے اون کو اور کچھ نہ فرمایا
تھا سوائے اس بات کے کہ خدا کی بندگی کریں خدا کو پوجیں خدا کے بندے ہو دیں
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ اس حال میں پوجیں اسطرح سے بندگی کریں جو پاک
کرنے والے ہو دیں خدا کے واسطے دین کو پاک کرنا دین کا اسطرح سے ہے کہ اپنے
ایمان میں کسیطرح کا شک شبہ نہ رکھیں اپنا پیدا کرنے والا پالنے والا روزی
دینے والا خبر لینے والا سب کام بنانیوالا خدا کو جانیں خدائے تعالےٰ نے جو کچھ خبر دی
ہے آگے کی پیچھے کی کیا ہوا تھا کیا ہویگا جس جس طرح سے خبر دی ہے اسطرح سے
سچ جانیں۔ خدائے تعالے کی خبروں کو جھوٹ سے پاک جانیں اور جو کچھ فرمایا ہے کرنے

کو نہ کرنے کو کرنا نہ کرنا قبول کریں خدائے تعالے کے حکم کے خلاف کرنے سے اپنے دل کو
اپنے تن بدن کو اپنے زبان کو اپنے مال کو پاک کریں خدائے تعالے کی بندگی میں یاد
میں اور کسی کی بندگی یاد نہ لاویں اور اپنے دل کو سوائے خدا کی یاد کے اوسکی یاد سے
سوائے خدا کی محبت کے اوسکی محبت سے سوائے خدائے تعالے کے اخلاص کے
اور کے اخلاص سے پاک کریں حنفاء میل کرنے والے ہوویں پھرنے والے
ہوویں جھوٹے عقیدوں سے سچے عقیدوں کیطرف اور بری راہ سے اچھی راہ
کیطرف برے کاموں سے اچھے کاموں کیطرف بری باتوں سے اچھی باتوں
کیطرف غفلت سے یاد کیطرف باطل سے حق کیطرف رغبت کریں ابراہیم
علیہ السلام کا جو طریق ہے اصل طریق سچی ملت ہے اوسکو قبول کریں۔ ویقیموا الصلوٰۃ
اور نماز پڑھتے رہیں اپنے تن بدن کو خدائے تعالے کی بندگی میں قائم رکھیں جس خاوند
نے عقل دی شعور بخشا اوسکا شکر کریں اوس خاوند کو سجدہ کریں اس مہربانی ایسے
رحم کرنے والے صاحب کے آگے کھڑے ہوویں عاجزی کریں زمین میں اپنے
سر رکھیں تکبری مغروری نہ کریں اوسکے حکم کو سر کے اوپر رکھیں ہمیشہ عاجزی
کرتے رہیں ویؤتوا الزکوٰۃ اور مال کی اپنے زکوٰۃ دیویں جس پروردگار نے مال
بخشا ہے اسکا حکم بجا لاویں مال کی لالچ نہ کریں وذٰلک اور یہی بات جو حکم
تھا سب کتاب والوں کو یہود و نصاریٰ کو فرمایا تھا کہ اپنے دل کو کفر سے شرک
سے نفاق سے پاک کریں اخلاص کے ساتھ محبت کے ساتھ خدائے تعالے کی بندگی
کرتے رہیں جان سے دل سے تن سے خدائے تعالے کا حکم بجا لاویں باطل کو
چھوڑ کر حق کیطرف آویں نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں دین القیمۃ ٹھیک بات اور حق
ہی بات محکم دین ہے یہی بات مسلمانی کا دین ہے سیدھی راہ ہے محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب کسیکو اسی دین میں اسی راہ سکھا دیں بلاتے
ہیں خدائے تعالے نے آگے بھی سب ملت کو یہود و نصاریٰ کو اسی دین کیطرف
بلایا تھا اب بھی وہ اسی دین کیطرف بلاتا ہے۔ پھر اون کافروں کتاب والوں

نے کیا تفاوت دیکھا مسلمان کے دین میں جو قبول نہیں کرتے کیا سبب ہوا جو آگے
مان کر اب نہیں مانتے وہی ایک حکم ہے وہی ایک بات ہے جو اصل بات ہے
اور مسلمانی کے دین میں کچھ تفاوت ہوتا فرق ہوتا تب لازم تھا اون یہود و
نصاری کو جو مسلمانی دین کو نہ مانتے اور اس تفاوت سے کہ دین مسلمانی کا جو ٹھاٹ ہے پھر جو اس اصل بات میں اور اس دین میں کچھ
تفاوت نہیں اصل راہ یہی ہے جو اخلاص کی راہ ہے محبت کی راہ ہے بندگی
کی راہ ہے سب پیغمبروں کی راہ ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی راہ
ہے اوس راہ میں اور مسلمانی کے دین میں کچھ فرق نہیں تو کیوں نہیں قبول
کرتے سب کتاب والے اپنی کتاب کو پڑھتے تھے کتابوں کے
بھیدوں کو سمجھتے تھے صورتیں عملوں کی نماز روزے کی کرتے تھے پر اخلاص
کی راہ ہے جو اصل راہ اون عملوں کی جان ہے سب بھول گئے تھے محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خدا کی طرف سے آکر اسی اصل دین کو ظاہر
کیا ہے یہی مسلمانی کا دین ہے جو سب کسی کو یہی دین درکار ہے۔ یہی راہ چلنا
چاہیے اسی واسطے اب بغیر اس دین کے کوئی اللہ تعالے کے پاس قبول نہیں اسی
کتابوں میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعریف تھی محمد صلے اللہ علیہ
وعلے آلہ واصحابہ وسلم کے دین کی تعریف تھی اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی پہلے زمانوں سے اللہ تعالے نے سب طرح بیان کی تھی اور خبر دی
تھی سب کسی کو فرمایا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آخر زمانے کے پیغمبر جس وقت
میں پیدا ہوویں اور اپنے دین کو ظاہر کریں سب کو چاہیے کہ اون کے اوپر ایمان لاویں
اون کے تابع ہوویں جو کچھ وے کہیں جس راہ میں لگاویں قبول کریں اس وقت
سب کسی نے یہی قول و قرار کیا تھا اب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم جب ظاہر ہوئے تو پیچھے جو کوئی ایمان لایا جس نے مسلمانی کا دین قبول
کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول کرے گا وہی خدائے تعالے کے پاس مقبول
ہے پیارا ہے اور جو کوئی ایمان نہ لایا دین قبول نہ کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول

نہ کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول نہ کریگا وہی کافر ہے مردود ہے نامقبول ہے۔
اس بات کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اول فرمایا جو سب ایک طرح کے اور یہود ہے
تھے جھوٹے سچے مل رہے تھے۔ پھر روشن دلیل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم) کے آنے سے فرق ظاہر ہو گیا۔ جھوٹے سچوں سے کافر مومنوں سے جدا ہو
گئے کافروں کے اوپر حجت قائم ہوئی پھر اللہ تعالےٰ کافروں کے اور مومنوں کے
آخر کی خبر دیتا ہے دونوں گروہ کی آخرت کی بات فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
تحقیق وے لوگ دے آدمی جو کافر ہے گرویدہ نہوئے مسلمانی کا دین قبول نہ کیا
کافر ہی برے مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ کتاب والوں کے گروہ سے یہود و نصاریٰ کے وَالْمُشْرِکِیْنَ
اور مشرکوں کے گروہ سے جو بت پوجنے والے ہیں اون سب گروہ سے جو کوئی نہ سمجھا
کافر رہا مسلمان کا دین نہ قبول کیا یا قبول کر کر خدا کے واسطے اپنے دین کو پاک صاف
نہ کیا شک شبہ اپنے دل سے دور نہ کیا اخلاص کی راہ نہ چلا باطل سے حق کیطرف
نہ آیا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ نہ دی اسطرح کے لوگ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ دوزخ کی آگ میں گرینگے
جلینگے خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہینگے اُولٰٓئِکَ یہ لوگ ایمان
نہ لانے والے شک شبہ اپنے دل میں رکھنے والے خدا کی بندگی اخلاص سے نہ کرنیوالا
باطل کی راہ سے جھوٹھ راہ سے حق کی راہ میں سچ راہ میں نہ آنے والے نماز نہ پڑھنے والا
زکوٰۃ نہ دینے والے ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ یہ ہیں بدتر خلق عالم کے برے لوگ برے آدمی
کتوں سوروں سے بیلوں سے گدہوں سے بھی بدتر ہیں حیوانوں کو عقل نہیں اس سبب
سے معذور ہیں کچھ نہیں جان سکے۔ کچھ نہ پوچھے جاوینگے اون لوگوں کو عقل تھی اور شعور
تھا اللہ و رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو پہچان سکتے تھے پھر اس طاقت پر اپنی
سمجھ کو برا کر دیا اور دنیا کی باتوں کو اور دنیا کے کھانے پینے کی باتوں کو خوب سمجھے
اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور دین کے حکم احکام
کو کچھ نہ سمجھے ایمان نہ لائے کافر رہے برے کام کرتے رہے اپنی دنیا کی سعادت آخرت کی
دولت خاک میں ملائی اپنی ہمیشہ کی بادشاہی کو دوزخ کی آگ میں جلائی یہ کافروں کا

حال تو اون کی آخرت کا اللہ تعالے مومنوں مسلمانوں کو اسلام مسلمانی کی راہ میں قائم رکھے
کفر و شرک کی بلا سے پناہ دیوے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وے لوگ جو ایمان لائے
مسلمانی کا دین اور جو کچھ مسلمانی کے دین میں چاہیے قبول کیا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور اچھے
عمل اچھے کام کیے ادب سے اخلاص سے جو وقت فرمایا ہے اور جس طرح فرمایا ہے اچھی
نیت اچھی صورتوں سے اُولٰٓئِكَ یہی سب لوگ ایمان لانے والے یقین رکھنے والے
خدا کی بندگی ادب سے اخلاص سے کرنے والے هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وہ یہ ہیں بہتر لوگ
بہت اچھے آدمی اچھی سمجھ والے اچھے کام کرنے والے بہتر خلق عالم کے جنہوں نے
اپنی ہمیشہ کی دولت کا ہمیشہ کی بادشاہی کا کام دنیا ہی میں کر رکھا جَزَآؤُهُمْ
جزا اون کی بدلا ایسے آدمیوں کا جو اچھے آدمی اچھے کام کرنے والے ہیں عِنْدَ رَبِّهِمْ
اون کے پاک پروردگار کے پاس تیار ہے موجود ہے جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ میں ہمیشہ قائم
رہنے والے ٹوٹنے پھوٹنے والے نہیں وے باغ جن باغوں میں اچھے اچھے مکان خوب
گھر ہیں رہنے کے واسطے روپے کے سونے کے موتیوں کے لعل کے یاقوت کے جن گھروں
میں سب طرح کی خوبیاں تیار ہیں نعمتیں ہر طرح کی موجود ہیں باغوں میں سب طرح کے میوے
ہیں بہار ہیں گلزار ہیں تَجْرِيْ جاری ہیں بہتی ہیں چلی جاتی ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور
اون باغوں کے درختوں کے نیچے سے ندیاں نہریں پانی کی شہد کی شراب کی دودھ
کی جو چاہیں سو پیویں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ اچھے لوگ اس بہشت
میں ایسی خوبیوں کے باغوں میں ایسے ایسے اچھے گھروں میں خوشی سے آرام سے
اَبَدًا ہمیشہ کبھی مرینگے نہیں کبھی آزاری نہ ہونگے کبھی کم قوت نہ ہونگے* اپنے ان
گھروں سے باغوں سے باہر نکلنے کو دل نہ چاہے گا ہمیشہ خوشحالی میں رہینگے رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ راضی ہوا ہے خوش ہوا ہے اللہ تعالے ان لوگوں سے اون اچھے آدمیوں سے
جنہوں نے دنیا میں اچھے کام کیے خدا کے رسول صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے
موافق چلے خدا اور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو راضی رکھا حکم کا خلاف نہ کیا
ہمیشہ بندگی میں یاد خدا میں اخلاص میں رہے وَرَضُوْا عَنْهُ اور یہ اچھے لوگ بھی راضی

ہوئے خدا ئے تعالےٰ اسے دنیا میں ہر حال میں ہر طرح خدا ئے تعالےٰ کی رضا مندی

میں رہے آخرت میں راضی ہو وینگے راضی رہینگے بندگی عبادت اون کی قبول

ہو وے گی سب طرح نعمتیں خوبیاں آرام خوشی بیحد بے شمار اور انپا دیدار خدا ئے

تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اون کو بخشیگا ہر طرح سے خوش ہو ئینگے ذٰلِکَ یہ

دولت یہ نعمت یہ خوشیاں یہ آرام بہشت کے اور دیدار اللہ تعالےٰ کا جو کچھ کہ بیان

ہوا لِمَنْ خَشِیَ اوس اچھے آدمی کے واسطے ہے اوس بندے کا حق ہے جو کوئی

ڈرا دنیا میں رَبَّہٗ اپنے پروردگار سے ہمیشہ اپنے خاوند کے عذاب سے خوف کرتا

ہے اپنے صاحب کی ناخوشی سے ڈرتا ہے اور اِس بات سے ڈرتا ہے کہ جو میں اپنے

پروردگار کو بھولوں گا تو وہ بھی مجھکو بھولیگا۔ اس ڈر سے ہمیشہ بندگی میں یاد میں

اخلاص میں محبت میں رہتا ہے۔

سُوْرَۃُ زُلْزِلَت

سورۃ الزلزال وھی ثمان آیات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بخشنے والا مہربان ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا ۝

جو وقت ہلائی جاوے کی زمین بھونچال اپنے سے اور نکال ڈالیگی زمین بوجھ اپنے

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَھَا ۝ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا ۝ بِاَنَّ

اور کہیگا آدمی کیا ہوا اوسکو اوسدن کہیگی زمین باتیں اپنی سبب اسکے

رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا ۝ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ لِّیُرَوْا

پروردگار تیرے نے حکم بھیجا اوسکو اوسدن پھر آوینگے لوگ متفرق تو کہ دکھلائے

اَعْمَالَھُمْ ۝ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنْ

جاویں عمل اون کے پس جو کوئی کرے برابر ذرّے کی بھلائی دیکھ لیگا اوسکو اور جو کوئی

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ
کرے قدر برابر ذرے کی برائی دیکھیگا اوسکو

مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں ہیں ترپن کلمے ہیں ایک سو اونچاس حرف ہیں اس سورت میں قیامت کے احوال کا بیان ہے اللہ تعالیٰ قیامت
کی حقیقت فرماتا ہے تاکہ سب کوئی جانیں کیا بات ہے اوس دن کی کیا حقیقت ہے اوس
روز کی جو کوئی جیسا کرے گا تیسا پاویگا۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ چوتھائی
حصہ رات کا گذرا تھا ایک پہر رات گئی تھی یہ سورت نازل ہوئی اوتری
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن نہ ہونے دیا اوسیوقت رات کو اندر دول
خل سے باہر نکلے اصحابوں کو خبر دی یہ سورت پہنچائی سب کو سنائی اور فرمایا اوٹھو
خدا تعالے کی پرستش کرو تمہارے مت ہو غفلت نہ کرو کام کرو بندگی بجالاؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا جسوقت جنبش دیجاوے گی ہلائی جاوے گی زمین
.... بڑا ہلانا اوسکا سخت ہلانا اسرافیل علیہ السلام کے صور دم
کرنے یعنی سنگا پھونکنے میں اوسکی آواز کی ہول ہیبت سے ایسی سخت جنبش ہوویگی
زمین کے تئیں جو کوئی حویلی محل عمارت زمین کے اوپر باقی نہ رہے گی سب عمارتیں
گر پڑینگی ڈھے جاویں گی اور زمین کانپتے کانپتے ہلتے ہلتے ٹوٹ جاوے گی ریزہ
ریزہ ہو جاوے گی پھر اونچا نیچا زمین میں کچھ نہ رہے گا تمام زمین یکساں برابر
ہموار ہو جاوے گی زمین کی صورت بدل جاوے گی سخت روپے کی سی ہو جاویگی
اور صور کی آواز دوبارہ ہووے گی اور زمین کا لرزنا ہلنا بھی دوبارہ ہوویگا۔ پہلی بار کے
ہلنے میں حویلیاں گر پڑینگی شہر ویران ہو جاوینگے بستیاں اوجاڑ ہو جاوینگی آدمی ہول
و ہیبت کھا کر مر جاویں گے کوئی جاندار دنیا میں جیتا نہ رہے گا سب مر جاوینگے
پھر اوسوقت اللہ تعالے یہ بات فرماویگا أَيْنَ الْجَبَابِرَةُ وَأَيْنَ الْفَرَاعِنَةُ وَأَيْنَ
الَّذِينَ أَكَلُوا رِزْقِي وَعَبَدُوا غَيْرِي لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنے کہاں گئے وے
ظالم مغرور گردنکش فرعون ہامان اتنے بادشاہ سردار جو اپنے وقتوں میں اپنے

کو بڑا سمجھتے تھے کیسا خاطر میں نہ لاتے تھے کہاں گئے اور کیا ہو گئے وے لوگ جو
نمک ہمارا کھاتے تھے اور بندگی ہمارے غیر کی کرتے تھے کہاں ہے مالک آج کے
دن کون خداوند ہے ملک کا بادشاہوں کا بادشاہ قائم دائم کون ہے پھر اوسوقت جواب
دینے والا کوئی نہ ہوگا پاک پروردگار ہی اپنا جواب آپ دیوے گا فرماویگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ یعنے اللہ تعالے کا ہے یہ ملک بادشاہوں کا بادشاہ قائم دائم اللہ تعالے
ہی ہے وہ ایک ہے دوسرا شریک اوسکے ملک میں بادشاہی میں سب طرح کے
کمال میں اور کوئی نہیں تمہارے غالب ہے وہ سب چیز کے اور سب کسی کے اوپر
آگے کسی کا حکم چل نہیں سکتا کوئی دم مار نہیں سکتا پھر چالیس برس تک تمام عالم
نیست و نابود رہے گا نام و نشان سب چیز کا سب کہیں کا جاتا رہے گا جہان تمام
سنسان ہو جاویگا پھر چالیس برس کے پیچھے اللہ تعالے کے حکم سے حضرت اسرافیل
علیہ السلام پھر پیدا ہونگے صور کو عرش کے نیچے سے ہاتھ میں لیکے حکم سے دوسری
بار دم کرینگے زمین جنبش کرنے لگیگی ہلنے لگیگی آدمی حیوان جینے لگینگے اپنی جگھوں
قبروں سے اوٹھ جاوینگے وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۲ اور باہر نکالے گی زمین
اپنے اندر سے اپنے بوجھ یعنی بوجھوں کو جتنے مردے زمین میں گڑے ہیں اول آخر کے اونکو
تعالے کے حکم سے جی اوٹھینگے اور جو کچھ زمین کے اندر ہے باہر نکلنے لگیگا وَقَالَ الْاِنْسَانُ
مَا لَهَا ۳ اور اوسوقت کہیگا آدمی کیا ہوا ہے اس زمین کو جو آدمی کافر ہیں اون کو
اس حقیقت کی خبر نہیں تھی دونوں جنبشوں میں حیران ہوکر کہینگے کیا حال ہے زمین کو
پہلی جنبش میں ہول و ہیبت کہا کر دیکھکر حیران ہو جاوینگے کیا ہوا کیا ہو ویگا کیسا
ہووے گا یہی کرتے پھرینگے اسیطرح کہتے کہتے ہول سے مرجاوینگے اور
دوسری جنبش میں دوسرے ہلنے میں بھی جب سب قبروں سے نکلتے جاوینگے
کافر لوگ جی اوٹھکر اس حال کو دیکھکے تعجب کرینگے حیرت میں رہینگے کہینگے یہ کیا حال
ہے کیا حقیقت ہے کیسی بات ہے کیا ہوا ہے زمین کو کہ سبھی کچھ اپنے اندر سے نکالے دیتی
ہے سبھی مردے نکلتے جاتے ہیں اوٹھتے جاتے ہیں اور جو کوئی آدمی مومن ہیں

سلمان ہیں یہ حقیقتیں دیکھکر معلوم کرینگے آگئے سب باتیں قیامت کے آنے کی جو جو حقیقت
ظاہر ہونے والی ہے اللہ تعالے کے کلام سے قرآن سے حدیث سے معلوم کیا تھا
ایمان رکھتے تھے یقین کرتے تھے جو ایک بار یہ سب باتیں یہ سب خبریں جو دی گئی
ہیں ہونے والی ہیں البتہ خواہ نخواہ ہوونگی ان حالتوں کو دیکھکر کہینگی ہٰذا ما وعد
الرحمٰن وصدق المرسلون یعنے جو احوال ظاہر ہوئے ہیں قیامت کے ہونے کے
آثار ہیں قیامت کی نشانیاں ہیں اور جب قبروں سے باہر نکلینگے تمام جہان کا اور
رنگ دیکھینگے زمین میں سے مردوں کو نکلتے دیکھینگے کہینگے یہ وہ دن ہے جو رحمٰن
نے فرمایا تھا خداوند نے وعدہ کیا تھا اوسدن کے ظاہر کرنیکا اور پیغمبروں نے سچ کہا
تھا۔ قیامت کا دن ہوویگا سو وہی آج کا دن ہے یومئذ تحدث اخبارہا
اوسدن میں قیامت کے دن میں جب یہ احوال یہ حقیقت ظاہر ہوونگی باتیں کریگی
اوسدن تو بڑے گی زمین قصے اپنے خدائے تعالے کے حکم سے خبریں اپنی کہیگی جسوقت
اللہ تعالے سب بندوں سے سوال کریگا پوچھیگا دنیا میں اچھا برا اکنے کام کیا تھا بہت
آدمی برے کاموں سے منکر ہوجاوینگے کہینگے ہمنے برے کام کچھ نہیں کئے تب زمین
کو حکم ہوویگا جو کچھ خبر دیوے تیرے اوپر کس کس نے کیا کیا کام کیے تھے زمین بولنے
لگیگی خبر دینے لگیگی جس کسی نے جس جس جگہ جہاں جہاں جو جو کچھ کام کیا تھا
سب کچھ کہیگی ذرہ ذرہ خبر دیوے گی دنیا میں بھی زمین کو اللہ تعالے نے علم بخشا ہے
جب آدمیوں کے گناہ بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر تب خدائے تعالے کی درگاہ میں
زمین فریاد کرتی ہے روتی ہے واویلا چاہتی ہے کبھی زمین کو صبر کرنے کا حکم ہوتا ہے
کبھی عذاب آدمیوں کے اوپر آجاتا ہے جیسے بھونچال زلزلہ حویلیوں کا گرنا غارت
ہونا آسمان سے اولوں کا برسنا بجلی کا گرنا پانی کا برسنا قحط کال ہونا دشمنوں کی
فوج کا آنا لوٹ مار قتل عام بندہ بیزار آزار دینا یہ سب کچھ دنیا میں عذاب آتے ہیں۔
گناہوں کی شامت سے اور جب دنیا میں مومن مسلمان بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر
اللہ تعالے کی بندگی بہت ہوتی ہے زمین خوش ہوتی ہے دعا کرتی ہے مومنوں کے

واسطے خیر و برکت آسمان سے اور ترقی ہے کھیتی اچھی پیدا ہوتی ہے پانی وقت پر اچھی
طرح برستا ہے ملک میں آبادی ہوتی ہے ارزانی ہوتی ہے امن چین رہتا ہے۔
اور مومن مسلمان جب مرتا ہے تو اوسکے عمل موقوف ہونے کے سبب زمین روتی ہے
اور کافر بدکار مرنے سے خوش ہوتی ہے اور جس زمین کے اوپر کوئی مومن مسلمان نماز
پڑھے گا سجدہ کریگا چالیس دن کے آگے وہ زمین اور زمینوں کے اوپر اپنا فخر کرتی ہے
اپنی بڑائی ظاہر کرتی ہے کہتی ہے میں ایسی جگہہ ہوں کہ میرے اوپر خدائے تعالے
کی بندگی ہووے گی سجدہ ہوویگا اور جس زمین میں مومن مسلمان ہمیشہ نماز پڑھتا
ہے سجدہ کرتا ہے وہ مکان اُسکے مرنے کے پیچھے چالیس رات دن اوسکی جدائی میں روتا ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک حدیث کی روایت کرتے ہیں جو ہر صبح و ہر شام زمین
کی ہر ایک جگہہ آپسمیں پوچھتی ہے ایک مکان دوسرے مکان کو پوچھتا ہے تیرے
اوپر کوئی خدا کا یاد کرنیوالا گذرا ہے کسی آدمی نے تیرے اوپر قدم رکھا ہے کسی مصلی
نے نماز پڑھی ہے کوئی مکان کہتا ہے نہیں گذرا نہیں پڑھا کوئی مکان کہتا ہے میرے
اوپر خدائے تعالے کی یاد کرنے والے نے قدم رکھا نماز پڑھنے والے نے نماز پڑھی
ہے پھر اوس مکان کی اور خالی مکانوں کے اوپر فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور حدیث میں
آیا ہے جو اذان کی بانگ کی آواز کہ جو پانچوں وقت نماز میں مسلمان کہتے ہیں جہانتک
پہنچتی ہے جتنی آواز دور جاتی ہے قیامت میں وہاں تک کی زمین درخت گھاس
پتھر اینٹ مانی حیوان اس آدمی اذان کہنے والے کے ایمان کی گواہی اللہ تعالے کی
حضور میں دیونیگے اور زمین قیامت میں سب کے کاموں کی سب طرح کی خبر دیوے گی
بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۵ بولے گی زمین اوسکے بولنے کا سبب یہہ ہے جو تحقیق پروردگار
نے تیرے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وحی کی ہے زمین کیطرف حکم کیا ہے
زمین کو بولنے کا خبر دینے فرمایا ہے جتنے تیرے اوپر جو کچھہ کام کیے ہیں اچھے برے
سب بیان کر دیوے کہہ دیوے ۔ ہر ایک کا احوال ہر ایک کے کام
زمین کہتی جاوے گی فلانی آدمی نے فلانے وقت فلانی جگہہ میرے اوپر نماز

پڑھی تھی جہاد کیا تھا خیر کا کام کیا تھا فلانی جگہہ سے فلانی جگہہ تک علم لینے کے واسطے راہ چلا تھا اور فلانے آدمی نے فلانی جگہہ میں زناہ کیا تھا حرام کیا تھا شراب پیا تھا قتل کیا تھا جوا کھیلا تھا اور اسیطرح آدمی کے ہاتھ پانوں بند بند ہر کام کی گواہی دیوینگے جھوٹھ سچ ذرہ ذرہ ظاہر ہوجاویگا یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا اوسدن قیامت کے دن میں ہووینگے آدمی پراگندہ گروہ گروہ ایک گروہ کافروں کا ہوئیگا ایک مشرکوں کا ایک گروہ منافقوں کا ایک گروہ زناہ کاروں کا اسیطرح ہر ایک طرح کے برے کام کرنے والے جھوٹے ظالم جواری شرابی چور ٹھگ سب کے سب جدے جدے گروہ ہووینگے اور مومن مسلمانوں کے بھی جدے جدے سردار ہووینگے بہت لوگ اون کے ساتھ ہووینگے ہر ایک گروہ میں مومنوں کے جھنڈے ہووینگے اور لوگ انکے جھنڈوں کے نیچے ہووینگے پھر اپنی اپنی قبروں سے اوٹھکر ادھر اودھر پھرینگے حساب گاہ میں جاوینگے پھر ایک جگہہ سے حساب کی چھوٹ کر اور جگہہ میں پھسینگے ہر ایک جگہہ ایک جدا حساب کتاب سوال و جواب ہوویگا۔ کہیں سے کہیں پریشانی ہووے گی اسطرف سے اسطرف اودہر سے اودہر بعضے عرش کو دہنی طرف جاوینگے بعضے بائیں طرف پھر حساب کتاب سے چھوٹ کر بہشتی بہشت کو پھرینگے خوشحال خوش وقت روشن اوجالے منہ عزت و حرمت کے ساتھ اور دوزخی دوزخ کو پھرینگے غمگین پریشان کالا منہ خوار ہو کر لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ تو دکھائے جاویں اون سب کو عمل اون کے ہر ایک گروہ کو ہر ایک آدمی کو جزا و سزا اونکے عملوں کی دکھائے جاوے جیسا کام جس کسی نے دنیا میں کیا تھا ویساہی دیکھے گا اچھے کام کرنے والے اچھی خوبیاں نعمتیں باغ و بہار تماشے خوشی آرام دیکھینگے۔ برے کام کرنے والے بری صورتیں خواریاں حسرتیں پریشانیاں اور دوکھ مار پیٹ طوق و زنجیر اپنے اوپر پاوں کے دیکھینگے ذرہ ذرہ اچھے برے کاموں کی جزا و سزا چھوٹنے کی نہیں فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ پھر جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ ذرے کے وزن کے برابر سرسوں کے دانے کے برابر چھوٹی چیونٹی کے برابر خَیۡرًا یَّرَهٗ اچھا کام اوسکی جزا اوسکا اچھا بدلہ دیکھیگا

دیکھے گا پاویگا وَمَن يَعْمَلْ اور جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
ذرے کے وزن کے برابر چھوٹی چیونٹی کے برابر شَرًّا يَّرَهٗ برا کام برا عمل اوسکی بری
جزا برا بدلا دیکھے گا تھوڑی تھوڑی بات بھلی بری چھوٹے کی نہیں جیسے کو
تیسا آگے آویگا جو کوئی دنیا میں ایمان لایا اللہ و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا حکم مانا آخرت کو برحق جانا اچھے کام کیے روزے نماز حج و زکوٰۃ خیر و خیرات
اور خدا تعالے کی یاد میں رہا دوستی و محبت اللہ و رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم) کی اپنے دل میں رکھی حکم کے خلاف نہ کیا بے فرمانی نہ کی جو کچھ بھول
چوک سے کچھ خطا گناہ ہوگیا تو ہمیشہ بخشش چاہی ہر طرح دین
کی راہ ثابت قدم رہا محکم رہا۔ آخر کو ہر طرح اوسکا بھلا ہوگا اور مومن مسلمان
سے جو تقصیر گناہ دنیا میں ہوجاتے ہیں بعضے گناہ ایسے ہیں کہ جو اون گناہوں
کی سزا دنیا ہی میں مومن کے اوپر ہوجاتی ہے بدن کی بیماری رنج و بلا درد دکھ
مال کا نقصان اولاد کا مرجانا فقر و فاقہ پریشانی غم و غصہ ایسی ایسی طرح کے
عذاب دنیا میں دیکھ لیتا ہے پاک صاف ہوکر مرتا ہے پھر قیامت تک اوسکے
اوپر کچھ محنت نہیں آتی بہشت کی راہ آسان ہوجاتی ہے اور بعضے گناہ ایسے
ہوتے ہیں جو دنیا کا عذاب اون گناہوں کی شامت دور کرنے کے واسطے
کفایت نہیں کرتا پھر دوسرے گناہ قبر کے عذاب سے دور ہوجاتے ہیں پھر بعضے گناہ
ایسے ہوتے ہیں جو قبر کے عذاب سے بھی دور نہیں ہوتے قیامت کے ہول و
ہیبت حساب و کتاب رنج کھینچنے بھوک پیاس سختیاں اوٹھانے سے دور ہوتے
ہیں اور بعضے گناہ بعضے مسلمان کے ایسے ہوتے ہیں کہ جو بغیر دوزخ میں پڑے
ہوئے اون گناہوں کی شامت نہیں جاتی ایک ساعت سے لیکر پچاس ہزار
برس تک بعضے بعضے مسلمان گناہوں اور تقصیروں کے سبب دوزخ میں
رہینگے جسکے دل میں ایک ذرہ برابر ایمان ہووے گا آخر کو دوزخ سے نکل کر
بہشت میں داخل ہوویگا ہر ایک اچھے برے کام کی حقیقت اور خبر اوس پاک

ع

پروردگار کو معلوم ہے ہر ایک کو ہر ایک عمل کی جزا و سزا ثواب و عذاب جسقدر
عدالت کی رو سے درکار ہے پہنچا وے گا اور فضل و کرم کی بات جدی ہے۔
تھوڑے سے اچھے کام کے بدلے بہت کچھ بخشے بے حساب بخشے وہ خداوند ہے مختار
ہے اور جو کوئی کافر رہا مشرک رہا۔ ایمان نہ لایا خدائے تعالیٰ کی بندگی نہ کی روزہ
نماز کی قدر نہ جانی خیر خیرات نہ کی آخرت کو بھولا رہا اللہ و رسول صلے اللہ علیہ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو اپنے دل سے بھلا دیا دنیا کا بندہ ہو رہا دنیا ہی کی محبت میں
رہا دنیا ہی کے لوگوں سے اختلاط میں رہا دنیا ہی کے کام کرتا رہا اور آخرت کے بھلے
کے کچھ کام نہ کیے ایسے بدبخت کا ہر طرح سے برا ہووے گا اور ایسے لوگ بے
ایمان بے دینوں سے کچھ خیر خیرات ہو جاتی ہے کسی کے ساتھ وے نیکی کرتے ہیں۔
احسان کرتے ہیں کچھ چیز دیتے ہیں لیتے ہیں کوئی ذرہ یا بہت کام خیر کا اون سے
ہو جاتا ہے تو اُن کے ایسے عملوں کو بھی پاک پروردگار ضائع نہیں کرتا ہے ایسے
کاموں کی جزا خیر و خوبی دنیا ہی میں وے پا لیتے ہیں دیکھ لیتے ہیں مال کی دولت
کی زیادتی سونا روپیا اولاد مراد کھانا پینا مزے آرام سب کچھ فائدے اون کے
دنیا میں تمام ہو چکتے ہیں پھر مرنے کے پیچھے سب خیر و خوبیوں سے خالی ہاتھ جاتے
ہیں آخر کو بے ایمانی کے سبب دوزخ میں پڑتے ہیں۔ اس بات سے جاننا چاہیے
بوجھنا چاہیے کہ ایمان کے برابر کوئی نعمت نہیں اور بے ایمانی کفر کے برابر کوئی برائی
نہیں اچھے کام اچھی خصلتیں اچھی راہ سب طرح کی بھلائی کی بات
خیر و خوبی ایمان اور مسلمانی کے طریق میں اللہ تعالےٰ نے رکھا ہے اور برے کام
بری خصلتیں بری راہ سب طرح کی برائی کی بات خرابی کفر کافری میں شرک میں
نفاق میں رکھا ہے آخر کو برے کو برا بھلے کا بھلا ہووے گا۔ سمجھنے والوں کو قرآن
مجید میں سے یہ ایک سورت بھی کفایت کرتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک
آدمی نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کی مبارک زبان سے یہ
آیت سنی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ سن کر کہا

حَسْبِي لَا أُبَالِي أَنْ لَا أَسْمَعَ غَيْرَهَا یعنے بس ہے مجھکو نصیحت کے واسطے اور مضایقہ نہیں
جو کوئی اور آیت قرآن کی سوائے اس آیت کے نہ سنوں اسی آیت میں تمام تحقیق
کے سمجھنے کی بات ہے ۔ تفسیر میں اس سورت کے لکھا ہے کہ ایک شخص حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مجھکو قرآن سکھلاؤ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بھی سوچکر یہ بات حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
کو فرمایا کہ اوسکو قرآن سکھلاؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو اذا زلزلت
الارض سکھلایا پڑھا دیا اوسنے کہا اتنا بہت ہے مجھکو بس ہے مجھکو میں نے قرآن
سیکھ لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اور بھی اوسکو سکھاویں حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا دعہ فقد فقہ الرجل
یعنے چھوڑ دو بس کرو تحقیق یہ مرد دین کا عالم ہو گیا دانا ہو گیا جو اصل بات تھی
اوس شخص نے بوجھ لی یہی بات کفایت کرتی ہے ۔ اسی سبب حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس سورت کی فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ
آخر تک محکم آیت ہے محکم بات ہے اس حکم میں اسباب میں دوسری بات نہیں
ذرہ ذرہ جیسا کوئی کریگا ویسا ہی دیکھے گا پاوے گا ۔ اب مومن کو چاہیے کہ جو کچھ تھوڑی
بہت خیر کا کام خیر خیرات ہو سکے کر لیوے وقت کو غنیمت جانے تھوڑے کو بہت ہی تھوڑا نہ جانے خیر کا ایک
ذرہ بھی کام آویگا اور گناہ کو بھی کیسا ہی چھوٹا ہووے چھوٹا نہ جانے بدکام کا
ایک ذرہ بھی بد سے برا ہے نقصان کریگا

نظم

کیا دنیا میں اٹکے رہتے ہو رکھتے ہو کیا خیال
آخر کی کچھ خبر نہیں کیا ہووے گا حال

مال منال میں کیا رہتے ہو اپنا کرو حساب
کر لو کام شتابی اچھے کرتے ہو کیا خواب

بری راہ میں کیوں پھنستے ہو چھوڑو تم سب خیال
اچھی راہ کو ڈھونڈھ کر رکھو پاؤں سنبھال

* کیونکہ صحبت میں آیا ہو اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کیا بھروسہ ہے دنیا کے پیچھے کب آویگا ہاتھ
غفلت میں اُن کھو دیتے ہو جیسے زرد اور ورق
برے کام کرتے ہو بہت اچھے کام ہیں کم
اچھے کرلو کام ستھرے جاتا ہے دن رات

مال و ملک سب ہو گیا جا تو کچھ نہیں جا سکتا ساتھ
نباہ ہو گی اوس صاحب کے یہاں بات کی پکڑ
بڑی بات اور برے کام میں بہت بھرے ہیں غم
بھلا برا آویگا سب آگے یہی بات ہے بات

سورۃ والعدیات

سورۃ العادیات مکیۃ وهی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ | احدی عشرۃ آیۃ

والعدیت ضبحا ۝ فالموریت قدحا ۝ فالمغیرات صبحا ۝
قسم ہے دوڑنے گھوڑوں کی ہانپ کر | پھر آگ سلگانے جھاڑ کر | پھر دھاڑا دیتے صبح کو

فاثرن به نقعا ۝ فوسطن به جمعا ۝ ان الانسان لربه
پھر اٹھاتے اس میں گرد | پھر بیچ جا گھسے اس وقت فوج میں | بیشک آدمی اپنے رب کا

لکنود ۝ وانه علی ذلک لشهید ۝ وانه لحب الخیر
ناشکر ہے | اور وہ اس کام سے دیکھتا ہے | اور آدمی | محبت پر مال کی

لشدید ۝ افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور ۝ وحصل
سخت ہے | کیا نہیں جانتے وہ وقت کہ اکھیڑے جاویں جو قبروں میں ہیں | اور تحقیق ہووے

ما فی الصدور ۝ ان ربهم بهم یومئذ لخبیر ۝
جو جیوں میں ہے | بیشک ان کے رب کو ان کے اس دن کی خبر ہے۔

سورہ عادیات کی ہے اسمیں گیارہ آیتیں ہیں چالیس کلمے ہیں ایک سو ترسٹھ حرف ہیں خبر میں آیا ہے تفسیروں میں لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے منذر عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو ایک فوج اپنے اصحابوں کے ساتھ دیکر سردار کر کر کنانہ کے گروہ کے اوپر انہیں بھیجا تھا لوگوں کا فرشتہ پھر منذر کو اور سب

یاروں کو فرمایا تم فلانے دن صبح کے وقت اوس گروہ کی طرف پہنچکر اون کو غارت کرو
اور فلانے دن پھر کر میرے پاس پہنچو وے سب اصحاب جیسا ان فرمایا تھا اوسی دن
وہاں پہنچے خداے تعالے کی مدد اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے حکم سے اوس گروہ کو غارت کرکے پھرے۔ پھر آنے کے وقت اون کی راہ میں ایک
بڑی ندی اون کو ملی اوس ندی میں بہت پانی تھا اس سبب سے فوج کے پار اوترنے
میں اور اون کو مدینے میں پہونچنے میں ڈھیل ہوئی دیر پڑی منافقوں نے بے ایمانوں
نے اپنی زبانیں کھولیں طعنے مارنے کنایے کرنے لگے آپس میں کہنے لگے۔ وے لوگ
جو غائب ہوئے کسی جنگل بیابان میں مارے گئے کوئی ایک بھی اون سے نہ بچا جو خبر
پہونچاوے کیا ہوئے کہاں گئے کیا حال ہوا اون کا یہ باتیں منافقوں کی مومنوں کو
پہونچیں مومن بہت غمگین ہوئے حق تعالے نے مومنوں مسلمانوں کے دل خوش کرنے
کے واسطے یہ سورت بھیجی اوس سپاہ کی غازیوں کی فوج کی تعریف کی اون کے گھوڑوں کی قسم
کھائی اونکا دشمنوں میں بیٹھنا غارت کرنا فتح پانا بیان کیا اس بیان میں اون کی خبر فرمائی
اپنے حبیب کا دوست کا دل اور صحابوں کا دل خوش کر دیا اور فائدے اوسکے اندر
بیان کیے منافقوں کو شرمندہ کیا۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ سوگند ہے قسم ہے غازیوں کے گھوڑوں کی تیز دوڑانے والے
کافروں کے اوپر دوڑاتے ہیں دم مارتے ہیں فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ پھر سوگند ہے
اون گھوڑوں کی جو آگ نکالنے والے ہیں پتھروں سے اپنے سموں کی نعلوں سے بہت
آگ نکالتے ہیں سخت دوڑتے ہیں۔ دشمنوں کے اوپر غازی گھوڑے دوڑاتے ہیں۔
اون گھوڑوں کے سموں کے نعل پتھروں سے لگتے ہی آگ نکلتی ہے فَالْمُغِيْرٰتِ
صُبْحًا ۙ پھر قسم ہے اون گھوڑوں کے غازیوں کی جو غارت کرنے والے ہیں کافروں کے
غارت کرنے کے واسطے پہونچتے ہیں صبح کے وقت یا قسم ہے اون غازیوں کی غارت
کرنے والوں کی جنہوں نے اللہ و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے حکم سے کافروں
کے تئیں ایک صبح پر مارا لوٹا غارت کیا۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ پھر قسم ہے اون گھوڑوں

جنہوں نے دوڑنے میں صبح کے وقت اوٹھایا بلند کیا گرد وغبار اون کافروں کی زمینوں میں سخت زمینوں میں پتھر کی زمینوں میں اون کے پانووں کے نعلوں سے آگ اٹھتی ہے اور نرم زمینوں میں گرد اوٹھتی ہے غبار رہتا ہے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ٥ پھر قسم ہے اون گھوڑوں کی اور اون سواروں کی وے مسلمان جو خدا کے حکم سے لڑنے والے دین کے واسطے اوس صبح کے وقت ایک بھاری فوج میں دین کے دشمنوں کے درمیان جا پہنچے اون کو لوٹا مارا غارت کیا جو کام کرنا تھا سو کر لیا فتح پائی وے مومن غازی صحیح سلامت ہیں دین کے کام میں ہیں اللہ تعالے نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی جہاد کے گھوڑوں کی قسم کھا کر بڑائی بخشی اسمیں اشارت ہے کہ غازیوں کے گھوڑوں کی یہ بزرگی بڑائی ہے وے لوگ جو اللہ کی رضامندی میں کافروں سے لڑتے ہیں مارتے ہیں اونکی بزرگی بڑائی کی کیا بات ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم نے فرمایا ہے غازیوں کے گھوڑے اور دوزخ کی آگ ایک جگہہ نہیں ہونے کی اور فرمایا ہے کہ قیامت میں عملوں کے تولنے کی ترازو میں غازیوں کے گھوڑوں کی لید پیشاب بھی تولنے میں آویگا نیکی کے پلے میں رکھا جاویگا غازیوں کے اوپر جو کچھ تفضل و کرم ہو ویگا اوسکا کوئی کیا بیان کر سکتا ہے یہ بڑائیاں ہیں اون مومنوں کے واسطے جو پاک پروردگار کی بندگی میں قائم رہیں حکم کے تابع ہیں ایمان اور مسلمانی کا شکر کرتے ہیں رضامندی ڈھونڈھتے ہیں اور وے لوگ جو بیفرمان ہیں ناشکر ہیں اونکی بات حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی جواب قسم کا یہ ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ٥ تحقیق آدمی اپنے پروردگار کا ناشکر ہے شکر گذاری نہیں کرتا اپنی نادانی بیوقوفی سے ایمان نہ لاکر اپنے پیدا کرنے والے پالنے والے روزی دینے والے کی ناشکری کرتا ہے اللہ تعالے کا احسان نہیں انتا حق تعالے کی نعمتوں کو بھلا دیتا ہے تکلیف و تصدیع کو یاد نہیں رکھتا دین و ایمان کی قدر نہیں بوجھتا۔ آدمی منافق نہیں جانتا کہ اللہ تعالے نے کیسی کیسی نعمتیں ظاہر و باطن کی ہر ایک آدمی کو بخشیں پھر اون نعمتوں

کی ہدایت کرنے کے واسطے اپنے حبیب کو پیغمبر کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو بھیجا اور سیدھی راہ نیک راہ بتانے کے واسطے اپنا کلام قرآن مجید بھیجا
قرآن کے سبب سطح کی خبریں جو معلوم نہ تھیں جانیں خیر و خوبی کی راہ پہچانی
ایسی بڑی نعمت میں ایمان نہ لا کر شکر اس احسان کا نہ کر کر اولٹا خلاف کی
راہ چلتا ہے اولٹی باتیں کرتا ہے جیسے عبد اللہ بن اُبی منافق دین ایمان
کی اچھی باتیں نہ سنکر بُری باتوں میں رہتا ہے بُری باتیں کرتا ہے مسلمانوں
کی بد خبریں ڈھونڈھتا ہے۔ بُری خبریں کہتا ہے نیکی کی راہ چھوڑ کر بد راہ
میں چلتا ہے۔ کنود کے کئی معنے میں ایک یہ کہ جو ناشکر ہووے حقتعالے کی
نعمتوں کا شکر نہ کرے وہ کنود ہے اور یہ جو بخیل ہووے اور یہ جو حقتعالے کے احسانوں کو
خوبیوں کو بھلا دیوے اور یہ کہ جو کچھہ آزار تصدیع ہووے تو اوسکا گلہ کرے
شکوہ کرے اور یہ جو آپ ہی آپ اکیلا کھاوے پیٹ بھرے اور اپنی لونڈی غلام
کو بھوکھا رکھے ننگا رکھے اپنے عیال کو بھوکھا مارے تصدیع میں رکھے اپنے لوگ
لوازم کی خبر نہ لیوے رعایت نہ کرے اور یہ سب باتیں بے ایمانی کے سبب پیدا
ہوتی ہیں۔ اون منافقوں میں یہ سب بُری خصلتیں ہیں اور وے اُن بُری خصلتوں
سے خوش ہیں اسلیئے یہ منافق کنود ہیں وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ اور تحقیق اللہ
تعالے اس بے ایمانی ناشکری بد راہی بدگوئی کے اوپر گواہ ہے شاہد ہے
بیخبر نہیں ایسے ناشکرے آدمی کے ساتھ جو کرنا چاہیئے سو کرے گا۔ وَإِنَّهُ لِحُبِّ
الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ اور تحقیق آدمی بے خبر ہے مال کی دوستی میں سخت ہے مال
کی بڑی محبت رکھتا ہے مسلمانوں کی دوستی محبت نہیں رکھتا آخرت کا اپنا بھلا
نہیں چاہتا أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ کیا پھر نہیں جانتا آدمی نہیں
سمجھتا نہیں بوجھتا ہے جب ظاہر ہوویگا اور اوٹھایا جاویگا باہر آویگا جو کچھہ قبروں
کے اندر ہے سب مردے جیتے نکلینگے گوروں سے اوٹھینگے نکلینگے حشر قائم ہوویگا
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ اور پیدا کیا ظاہر کیا جاویگا جو کچھہ سینوں کے بیچ ہے اور

دلوں میں چھپ رہا ہے اچھی نیتیں بری نیتیں ایمان بے ایمانی توحید شرک اخلاص نفاق ہر ایک کی نیت موافق جزا دیگا ہر ایک کام ہر ایک بات کا بدلا ہے۔

ع

جب پاویگا تب جانیگا آدمی اِنَّ رَبَّهُم بِهِم يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ تحقیق پروردگار پیدا کرنے والا اونکا اون کے سب طرحکے حال کا ظاہر و باطن کی حقیقت کا اوس دن دانا ہے خبردار ہے سب چیز جو کچھ آدمیوں نے کئے تھے ظاہر کر کر چھپا کر اپنے دل میں بھلا چاہنا برا چاہنا مومنوں مسلمانوں کا رکھا تھا سب کاموں کی سب طرح کی باتوں کی خبر دینے والا ہے جیسے کو تیسا بدلا ہر کسیکو کیا لائق ہے اوسکی سزا جزا دینے کا خبردار ہے جاننے والا ہے جو کوئی جیسا کریگا وہ خداوند ویسا ہی جزا ویسا ہی بدلا دیویگا وہ پروردگار سب بات کی اور سب طرح کی جزاؤں کو اوپر قادر ہے

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ

کھڑکنے والی ہے کیا ہے کھڑکنے والی اور کس چیز نے معلوم کرایا تجھکو کیا ہے کھڑکنے والی جسدن ہو جاوینگے

النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

آدمی مانند پتنگوں پراگندہ کئے اور ہو جاوینگے پہاڑ مانند پشم

الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

دھنی ہوئی کے پس اما جو کوئی بھاری ہوئی تولیں اوسکی پس وہ بیچ زندگانی

رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ

خوش کے ہے اور اما جو کوئی کہ ہلکے ہوئے تولیں اوسکی پس ماں اوسکی ہاویہ ہے اور کیا

اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

جانے تو کیا ہے وہ ہاویہ آگ ہے جلتی ہوئی

سورۂ قارعہ مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں چھتیس کلمے اور ایکسو پچاس حرف ہیں قیامت
کی حقیقت کا اور عملوں کے تولنے کا بیان ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الْقَارِعَةُ ۝ قیامت کا دن کوٹنے والا ٹھوکنے والا ہے قیامت کے دن کے بہت
نام ہیں ایک نام قارعہ بھی ہے - قارعہ کے معنے کوٹنے والی ٹھوکنے والی مَا الْقَارِعَةُ ۝
کیا بھاری ہے دن کوٹنے والا - وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ کسنے خبر دی ہے تجھکو اے آپ
سننے والے کسنے بتایا تجھے کیا جانتا ہے تو کیا بڑا دن ہے کیا مشکل کا دن ہے سخت
چوٹیں مارنے والا دلوں کے اوپر ہول کی ہیبت کی چوٹیں غم کے غصے کے پتھروں سے
يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ وہ دن ایسا مشکل بھاری دن
ہے کہ ہوویںگے آدمی اوس دن میں اوس دن کی سختی سے پتنگوں کی طرح بکھرے ہوئے
کھنڈے ہوئے برہم درہم نہایت بڑے بڑے گردنکش مغرور فرعون جو دنیا میں
آپ کو بہت بڑا آپ سمجھتے تھے تکبر سے زمین میں پاؤں نہ رکھتے تھے اوسوقت سخت عاجز
و ناتواں و ضعیف و درماندے ہو کر ہر کوئی حیران و پریشان ادھر سے اودھر اودھر سے
ادھر خوار و خراب پھرینگے حیرت میں پڑینگے کہاں سے کہاں جاوینگے وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۝ اور ہوجاوینگے پہاڑ اوس دن کی سختی سے قیامت کے ہول
سے ہیبت سے جیسے پشم اون بھیڑوں کی دُنبوں کی دُھنی ہوئی دُنبوں کی پشم
جو کمان سے دُھنکنے سے بہت نرم ہو جاتی ہے پھر دُھنکنے میں بہت شتاب اوڑ جاتی
ہے سست ہو جاتی ہے جب روئی کی مثال بڑے بڑے پہاڑ ذرہ ذرہ ریزہ ہو کر
اوڑ جاوینگے تب آدمیوں کی کیا بات ہے بڑے بڑے زبردست زور آور مالدار بڑی شان
والے آدمی کمزور فقیر محتاج خاک کے برابر ہو جاوینگے فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ
فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝ پھر جو کوئی بھاری ہووینگی ترازو اوسکی پھر وہ اچھی زندگی
میں اچھی گذران میں رہیگا اوس دن قیامت کے دن میں جب ہر کسی کے عمل تلنے لگینگے بھلا
بُرا جدا ہونے لگیگا جس آدمی کا دن اچھے عملوں کا بھاری ہو ویگا نیک عمل کا پلہ ترازو کا

کا زیادہ ہوویگا برے کاموں سے اچھے کام بڑھ جاوینگے وہ آدمی اچھی زندگانی پاویگا
اچھا خوب جینا اور لگیگا راست کا آرام کا خوشی کا جینا بہشت میں جس جینے کسی
طرح کے غم غصے کی راہ نہ پاویگا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ اور
جو کوئی سبک ہوونگے اعمال اوسکے پھر رہنے کی جگہہ اوسکی دوزخ ہوگی اوس دن
میں عمل تولنے کے وقت جب آدمی کا ہلکا ہوویگا وزن یعنے اچھے عمل کا پلہ سبک
ہوویگا برے کاموں کا پلہ ترازو کا بھاری ہوجاویگا اچھے کاموں سے برے کام
بڑھ جاوینگے ایسے آدمی کا ٹھکانا رہنے کی جگہہ ہاویہ ہوویگا ہاویہ گڑھے کو کہتے ہیں
اور ہاویہ ایک دوزخ کا نام ہے سب دوزخوں سے نیچے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ نَارٌ
حَامِيَةٌ اور کیا جانتا ہے کیا ہے وہ دوزخ ایک آگ جلتی ہوئی کسنے خبردی ہے
تجھکو اسکی خبر پوچھنے والے کسنے بتایا ہے تجھکو اے سننے والے کیا پوچھتا ہے
تو کیا بری بلا ہے وہ ہاویہ کیسے سخت عذاب کا گھر ہے وہ بڑی آگ ہے بے نہایت
مرتبے میں جلنے کے جلانے سے پیچھے لگ رہی ہے اللہ تعالے اپنے فضل وکرم
سے مومنوں مسلمانوں کو ایسی بلا میں نہ ڈالے اپنی رحمت میں جگہہ بخشے اپنے رحم کی پناہ
میں رکھے آمین آمین آمین

ع

سورۃ التکاثر

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ
غافل کیا تمکو چلنے کی بہتائی نے یہانتک کہ ملو تم قبروں سے ہرگز نہ یوں البتہ جانوگے پھر

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ لَتَرَوُنَّ
ہرگز نہ یوں شتاب جانوگے ہرگز نہ یوں کاش کہ جانو تم جاننا یقین کا البتہ دیکھو گے

الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ

کے تم دوزخ پھر البتہ دیکھو گے تم اوسکو دیکھنا یقینی پھر البتہ پوچھے جاؤ گے

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

اوس دن نعمتوں سے

سورۃ التکاثر مکی ہے اسمیں آٹھ آئتیں اٹھائیس کلمے ایک سو بیس حرف ہیں اس سورت میں بڑی نصیحت ہے عام سب آدمیوں کو جو کوئی سمجھ رکھتا ہے عقلمند ہے تیچ بات بوجھ سکتا ہے اور خاص اون لوگوں کو نصیحت ہے جو کافر ہیں بے ایمان ہیں آخرت کے اوپر ایمان نہیں رکھتے دنیا ہی میں گر رہے ہیں پھنس رہے ہیں دنیا ہی کے بندے ہو رہے ہیں اور مومن مسلمان دنیا داروں کو بھی نصیحت ہے جو دنیا میں بہت مشغول ہو رہے ہیں چاہیے کہ آخرت کو نہ بھولیں اور بیان ہے کہ دوزخ کے تئیں دیکھنا ہوے گا اور قیامت میں نعمتوں سے ہر کوئی سوال کیا جاویگا

اس بات کو سمجھیں بوجھیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ مشغول کر رکھا ہے تم کو بہتایت نے یہ بات دنیا کے لوگوں کیطرف خطاب ہے وے آدمی جو دنیا میں گر کر دنیا کی لذتوں میں پھنس کر آخرت کو بھول گئے ہیں۔ خدائے تعالے فرماتا ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ یعنے پھیر رکھا ہے تمہارے تئیں خدائے تعالے کی بندگی سے خدا کی یاد سے اور اوسکی محبت سے دنیا کی بہتایت نے دنیا کی تمہاری بہت محبت نے دنیا کی زیادہ لالچ حرص نے بھلا رکھا ہے تمہارے تئیں اس جہان کی خوبیوں سے آخرت کی نعمتوں سے دنیا کے بہت کاروبار نے دنیا میں بہت مشغول کر رکھا اور نہیں آنے دیتا تمکو ہمیشہ آرام کی طرف دنیا کا مال اولاد دنیا کے اسباب کی بہتایت کا چاہنا تمہارے آپس میں ہر کوئی چاہتا ہے۔ میں ہی بڑا ہو جاؤں مال میں دولت میں اولاد میں سب چیزوں میں دنیا کے اوروں سے ایک دوسرے کے اوپر مال و متاع کی زیادتی میں فخر کرتا ہے بڑائی کرتا ہے ساری

عمر ایسی ہی باتوں میں انہیں کاموں میں رہتے ہو حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ جبتک آے تم قبرستانا
میں گور جانے میں پہنچے دنیا دنیا کرتے کرتے مرگئے آخر دنیا کے مال کو اسباب کو چھوڑ
گئے کَلَّا ایسا نہ چاہیئے عقلمند کو جو دنیا ہی کو رہا جانے دنیا ہی کے مال کی بہتایت
میں اپنی بڑائی ڈھونڈتے یہ اچھی بات نہیں ابھی سمجھے نہیں لوگ لشکر اور مال اولاد
گھوڑے ہاتھی کیسے ہی کسی کے پاس بہتایت سے ہوویں اوس بہتایت سے اللہ
تعالے کے پاس کچھ فضیلت نہیں ملتی بڑائی نہیں ہاتھ آتی جس بات سے جس کام
سے بندہ اوس پاک خاوند کے حضور میں بڑائی پیدا کرتا ہے اوسکے دربار میں اوسکی درگاہ
میں بڑا بزرگ ہو جاتا ہے بندگی ہے تقوے ہے اور بڑے کام بڑی بات سے
پرہیزگاری ہے ہمیشگی دولت اسبات میں حاصل ہوتی ہے لائق نہیں ہے کسی
سمجھہ والے کو جو ہمیشہ دنیا کے پیچھے پڑکر آخرت کو فراموش کرے بھول رہے
اس فانی بے وفا شتاب جاتی رہنے والی دنیا میں گر ہمیشہ کی دولت کو ہمیشہ کی
باقی رہنے والی خوبیوں نعمتوں کو کھو دیوے ایسی بڑی نعمت کو ہاتھ سے ڈالکر خالی
ہاتھ چلا جاوے سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵ شتاب ہی جانوگے کیسی غلطی میں پڑے تھے
اب تو غفلت کی نیند میں سوتے ہو اپنے بھلے برے کی بات کو نہیں سمجھتے کچھہ نہیں
بوجھتے آخر کو مرنے کے وقت جانوگے جو اس دنیا کے مال کے ملک کے اسباب
کی زیادتی کا چاہنا کیا بے حاصل بات تھی کیا بے فائدہ کام تھا پھر قبر میں معلوم کروگے
گے جو دنیا کی زیادتی چاہ کر دنیا کا مال لیکر دنیا کی دوستی ہمیشہ دل میں رکھکر کیسی
خواری میں عذاب میں تنگی میں تاریکی میں غم میں حسرت میں پریشانی میں پڑے
کیسا آرام کیسی عزت کسطرح کی دولت کیسی خوشی خرمی اون کے ہاتھ سے سب جاتی
رہی دنیا کے مال اولاد زمین باغ باڑی کچھہ کام نہ آئے سب یار دوست گور کے باہر
ہی رہ گئے بیٹے بچے ہاتھی گھوڑے تخت و چھتر کوئی چیز دنیا کے گور کے
اور نہ آئی دنیا کی چیزنے کچھہ فائدہ نہ پہنچایا دنیا کے آرام سب بے آرام ہوگئے سبطرح
کی خوشیاں ناخوشیاں پریشانیاں ہوگئیں ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵

پھر تک پیچھے مقرر تحقیق شتابی ہی جانوگے تم قیامت کے دن میں جسوقت تمہارے
عملوں کا حساب ہوویگا سوال ہووے گا پوچھے جاؤگے کیا کام تم نے کیے تھے۔ بھلے
برے عمل کی حقیقت ظاہر ہونے لگے گی ترازو عملوں کے تولنے کی قائم ہووے گی
دنیا کے بندوں کی خواری بدبختی سختی عذاب کی اونکے اوپر پڑے گی جن لوگوں نے
خدا ورسول (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) سے کچھ کام نہ رکھا تھا اون کے بھی
کوئی کام نہ آوے گا اور جو خدائے تعالے کی یاد وبندگی آخرت کے کام بھول گئے
تھے اوسدن وے بھی خدا کی رحمت سے دور جا پڑینگے خیر وخوبی خوشی وخرمی سے کھیلا
جاوینگے غم وغصہ درد دکھ ملنے لگے گا اوسوقت میں جانوگے کیسی بلا دنیا سے اپنے
اور لگا لائے کیسی دولت نعمت کو چھوڑ دیا کچھ پرواہ نہ کی اور بادشاہی ہمیشگی کی نعمت
ہاتھ آتی تھی خاک میں جو لے میں کیچڑ میں ڈالدی السدم معلوم کرنے لگے کیا کیا
نہ لیا کیا کیا نہ کیا تب سر اپنا ٹپکینگے سر اپنے خاک ڈالینگے کوئی فریاد اون کی
نہ سنیگا اون کے حال کو نہ پوچھیگا تم کون ہو کہاں کے سوا اور رونا پیٹنا اونکا فائدہ
نہ کریگا۔ وہ مال جب مال کی محبت میں خدائے تعالے کی محبت چھوڑدی تھی خدا کا حکم نہ
مانا تھا۔ زکوۃ اوس مال کی نہ دی تھی وہ مال آگ کا بڑا سانپ زہر ملا ہوا ہوکر گلے میں
لپٹ کر پڑے غصے سے کاٹتا ہے گا تب جانینگے اس دنیا کے جینے کی قدر خدائے تعالے
کی بندگی کی قدر خدائے تعالے کی یاد کی محبت کی قدر کرنا چاہیئے ایسا کسی مومن
مسلمان کو جو خدا کی محبت بندگی چھوڑ کر دین کی راہ بھولے مسلمانی کا علم اپنے آخرت
کے بھلے کا علم اور عمل نہ سیکھ کر دنیا کی مال کی زیادتی میں رہے مال ومتاع کی
بہتایت میں اپنا فخر بڑائی کیا کرے لَو تَعلَمُونَ عِلمَ الیَقِینِ جو جانو تم علم یقین کا
کر دیتے سمجھیں تمہاری کیسی بری سمجھیں ہیں اسطرح کے رہنے میں کیا برا ہووے گا مرنے
کے پیچھے کیسی خواری آگے آوے گی ہرگز ایسی سمجھیں نہ سمجھو ایسا کام نہ کرو دنیا کے
مالی ومتاع میں فخر کرنے کو بڑائی کرنے کو برا جانو دین کے علم حاصل کرنے کی قدر جو چیز
اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے موافق عمل کرنے کو بڑا جانو ایا

میں مسلمانی میں اپنی بڑائی پوچھو مسلمانوں کے کاموں کو بھلا جانو اللہ تعالےٰ کی یاد میں بندگی میں مشغول رہو لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ لاالبتہ البتہ دیکھوگے تم دوزخ کو مرتے وقت اور قبر میں پھر حشر کے میدان میں دور سے جو وقت دوزخ کو فرشتے کھینچ لاوینگے ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ پھر البتہ البتہ دیکھوگے۔ تم دوزخ کو یقین کی آنکھوں سے جو شک و شبہ نہ رہیگا تمکو اس دیکھنے میں اے دنیا کے بڑا جاننے والو جو وقت دوزخ کے اندر داخل کیئے جاؤگے ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ پھر البتہ البتہ پوچھے جاؤگے تم تب سوال ہووے گا تم سے اوس دن میں اون نعمتوں کا اول حساب کے وقت جو ہزاروں نعمتیں عام و خاص سب بندوں کو ہر ایک آدمی کو بخشی ہیں اون کا سوال ہوویگا کہ تم نے ہماری ان نعمتوں کا احسان مانا تھا شکر بجالایا تھا یا کافر ہے ہمتے نعمتوں کا کفران کیا تھا یہ سب نعمتیں لیکر دنیا میں کیا کام کیا تھا۔ اچھے یا بُرے اون چیزوں کو کون کاموں میں لگایا یہ نعمتیں کہاں خرچ کیں حکم میں یا بے حکمی میں اس آیت میں سب بندوں کو نعمتوں کے شکر کرنے کی طرف اشارہ ہے یہ ہزاروں نعمتیں اللہ تعالےٰ کے بندوں میں موجود ہیں اور بہت آدمی اون نعمتوں کی کچھ قدر نہیں بوجھتے اور بہت نعمتیں ایسی ہیں جو بہت بڑی نعمتیں ہیں اور کوئی خاطر میں اون نعمتوں کو نہیں لاتا جب اون میں سے کوئی نعمت کم ہوجاتی ہے تب جانتا ہے کہ کیا خوب چیز تھی کیا بڑی نعمت تھی اور آخرت میں ہر ایک نعمت کا سوال ہوویگا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وہ نعمت جو سوال ہوویگا صحت سلامتی ہے بدن کی ہاتھ پاؤں کی اور امن چین ہے حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا ہے بیان اس حدیث کا یہ ہے کہ جو کوئی صبح کو ایسے حال میں اوٹھا کہ جو جان اوسکی قید سے محنت سے مارے جانے سے امان میں ہے تن بدن کی صحت ہے عافیت ہے مرض بیماری کچھ نہیں اور اوسکے پاس ایک دن کی قوت بھی ہے۔ یہ ایسی بڑی نعمت ہے جیسے کسی نے تمام دنیا کا مال و خزانہ جمع کیا ہو اور حدیث میں آیا ہے جس کسی نے گیہوں کی روٹی کھائی اور سرد پانی پیا یہ بھی ایک

ع

شکر نعمت کا کیا تھا یا نہ کیا تھا اور شکر کرنا
بڑی نعمت ہے اوسکا بھی سوال ہوگا۔ نعمتیں سب
تین طرح سے ہے ایک شکر دل کا ہے دل میں بوجھے خوش ہووے جانے کہ نعمتیں سب
اللہ تعالےٰ ہی کی بخشی ہیں اور کسیکی نہیں۔ اور دوسرا شکر زبان کا ہے زبان سے الحمد للہ
کہے شکر کا لفظ ہر ایک نعمت کو دیکھ سمجھکر زبان پر لاتا رہے شکر کرتا رہے اور تیسرا
شکر تمام بدن کا ہے کہ جو نعمت بندے کو بخشی ہے چاہیئے کہ دیکھے سمجھکر اوس نعمت
کو اوس کام میں لاوے جس کام کے واسطے وہ چیز پیدا ہوئی ہے اور حکم ہے تن بدن
ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل وشعور دل وجان ومال دولت یہ سب نعمتیں ہیں ان نعمتوں
کو جو حکم میں خدا تعالےٰ کے خرچ کرے تو شکر ہے اور جو کوئی بے حکمی میں خرچ کرے
تو ناشکری ہے ہر چیز کا آخرت میں سوال ہوگا جن بندوں نے نعمتوں کے تین طرح کے
شکر ادا کئے ہیں نعمتوں کی قدر بوجھی ہے اون کی بھی قدر پروردگار کے حضور بہت
ہووے گی اور بہت نعمتوں کی زیادتیاں ملینگی بڑے مرتبوں کو پہونچینگے بڑی عزت
سے بہشت میں داخل ہوینگے اور جن لوگوں نے ہمیشہ بے فرمانی کی کافر ہے نعمتوں کا
کفران کیا ناشکری کی پوچھے جاوینگے اللہ تعالےٰ سوال کریگا اور پوچھیگا فرماویگا
میں نے اپنے فضل وکرم سے کس کس طرح کیسی کیسی نعمتیں تم کو بخشین تھیں ہاتھ
پاؤں آنکھ کان عقل وشعور جان ودل کھانا پینا اور ہزاروں نعمتیں کام کی جو
شمار میں گنتی میں بندوں کی نہ آسکیں مفت تمہارے تئیں دین دے سب نعمتیں اسباب
وسیلہ آخرت کی دولت کا ہمیشہ کی دولت پانے کا تھا تمنے کیا سمجھکر ایسی بڑی
نعمتوں کو خاک میں ملا دیا فانی دنیا کے پیچھے ان نعمتوں کو ایسی بڑی نعمتوں کو ایسی
بڑی خوبیوں کے اسباب کو کھو دیا۔ باقی کی دولت ہمیشہ کی دولت آخرت کی دولت
کو اپنے ہاتھوں سے کھویا خدائے تعالےٰ کے فضل کو احسان کو مہربانی کو بھولکر کافر
رہے مشرک رہے منافق رہے۔ اللہ تعالےٰ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے حکم پر ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام اچھا عمل نہ کیا۔ ہمیشہ بے فرمانی ہی میں رہے
خدا سے خدا کے حکم سے ضد تھا خلاف کرتے رہے اب تمکو اس جہان میں آگئے

خاک بھی نہ ملیگی۔ جو کوئی اپنی نعمت دینے والے کی ضد میں رہے ۔ ہمیشہ دشمنی خلاف
کرتا رہے اپنے پیدا کرنے والے روزی رزق دینے والے کے حکم کا اولٹ کیا کرے
اوسکی سزا یہی ہے اور کچھہ نہیں پھر جب وے لوگ دوزخ کی آگ میں جلنے لگینگے۔
رو وینگے پیٹینگے ہائے ہائے کرینگے عذاب کے فرشتے اون سے سوال کرینگے پوچھینگے
کیا خدائے تعالے نے تمکو دل نہ دیا تھا عقل نہ دی تھی کہ جو اللہ تعالے کی اور رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو سمجھتے ایمان لاتے زبان نہ دی تھی جو نماز پڑھتے۔ خدائے
تعالے کی توحید پر خدا تعالے کے معبود برحق ہونے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی بات کو سمجھتے ایمان لاتے زبان نہ دی تھی جو نماز پڑھتے خدائے تعالے کی توحید
پر خدائے تعالے کے معبود برحق ہونے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سچ
کہنے پر گواہی دیتے ہاتھہ پاؤں نہ دیئے تھے قوت و قدرت نہ دی تھی عمل کرنے کے واسطے
صحت و تندرستی نہ بخشی تھی اچھے کام کرنے کی خاطر آنکھیں نہ دی تھیں اچھی راہ نیک
دیکھنے کے واسطے کان نہ دیئے تھے۔ دین کی اچھی باتیں سننے کے واسطے اچھا کھانا سرد ٹھنڈا
پینا ٹھنڈا سایہ اور سب طرح کے آرام نہ بخشے تھے ایسی بڑی مہربانیوں کی یہی شکرگذاری
ہوتی ہے۔ اپنے نعمت دینے والے کی مہربانی کرنے والے کی ان خوبیوں کا مہربانیوں کا
یہی بدلا ہوتا ہے جو تمنے کیا۔ تم سب کو طرح طرح کی نعمتیں بغیر تمہاری محنت کے اللہ تعالے
نے دنیا میں بخشیں تھے اوس پاک خاوند کا کچھہ شکر نہ کیا۔ احسان نہ مانا جو نعمت جس کام
کے واسطے بخشی تھی اوس کام میں نہ لگا کر اوسکا اولٹ کیا۔ بہشت کی دولت حاصل
کرنے کے اسباب دوزخ کے حاصل کرنے میں لگائے۔ پھر پیغمبروں کو تمہارے راہ بتانے
کے واسطے بھیجا اونکا کہنا نہ مانا اون کی بات نہ سنی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنے محبوب کو سب طرح کی دولتیں خوبیاں دے کر تمہارے اوپر بھیجا تمنے اونکا حکم قبول
نہ کیا۔ قرآن خدائے تعالے کا کلام تھا۔ قرآن کو نہ پڑھا نہ سمجھا راہ بتلانے والوں کی بات
نہ سنی نہ بوجھی کسی نعمت کی قدر نہ جانی کچھہ کام اچھا نہ کیا۔ ایسی بےخبری بےقدری
کی یہی سزا ہے کہ جلتے رہو۔ ایسی آگ میں گلتے رہو اب کوئی تمہارا خبر لینے والا نہیں تسلی

ینے والا نہیں عذاب میں پڑے رہو۔ جب دوزخی یہ باتیں فرشتوں سے سنینگے۔ ایک غم ہزار غم ہو جائیگا۔ اپنا سر پتھروں سے دے دے مارینگے۔ سر میں خاک ڈالینگے۔ مگر یہ سب رونا پیٹنا کچھ کام نہ آویگا۔ کوئی بات بھی نہ پوچھیگا۔ اللہ تعالےٰ سومنوں مسلمانوں کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے۔ اپنے نعمتوں کے شکر کی توفیق بخشے اپنی بندگی میں یاد میں اخلاص میں محبت میں دائم قائم رکھے۔ آمین۔ ثم آمین آمین

سورۃ العصر

سورۃ العصر مکیۃ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ھی ثلث آیات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَالۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

قسم ہے عصر کی تحقیق آدمی البتہ بیچ زیان کے ہے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ٪﴿۳﴾ ع

عمل کیے نیک اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ حق کے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ صبر کے

شوکیٰ ہے اسمیں تین آیتیں چودہ کلمے چوہتر حرف ہیں۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جگہہ چلے جاتے تھے راہ میں آگے سے کلدہ بن اسد کافر جسکو ابو الاسدین بھی کہتے تھے بڑا زور آور تھا آتا تھا اوس کافر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا حسرت یا ابابکر حیث ترکت دین آبائک یعنے خسارے میں پڑا زیان کیا تونے اپنا اے ابوبکر ہو کہ اپنے باپ دادوں کا دین چھوڑکر اور دین اختیار کیا لات وغیرہ کو پوجنا موقوف کیا حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جس شخص نے حق کو قبول کیا حق کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تابع ہوا اچھا کام اختیار کیا وہ خسارہ میں نقصان میں کسطرح پڑا اوسکا زیان کیونکر ہوا زیان میں نقصان میں وہ ہے آدمی

پڑتا ہے جو بت پوجتا ہے۔ خدائے تعالےٰ کی بندگی میں غیر کو شریک کرتا ہے اللہ تعالےٰ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق یہ سورت نازل کی ہے اس سورت
میں اشارت ہے کہ خسارت میں کافر ہے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خسارت
سے دور ہوا ہے اور بیان ہے کہ سب آدمی بغیر ایمان اور مسلمانی کے خسارت
میں زیان میں ہیں سوائے اون لوگوں کے جو ایمان لائے۔ اور اچھے عمل کیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْعَصْرِ ۙ قسم ہے عصر کے زمانے کی پیدا کرنے والے کی قسم ہے۔ زمانے کی کیا
کیا باتیں کس کس طرح کی حقیقتیں کیا کیا خوبیاں زمانے میں پیدا ہوتی ہیں۔ سوگند
عصر کے وقت کے نماز کی یہ بہت بڑی نماز ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم
نے فرمایا ہے جس کسی کی عصر کی نماز فوت ہوئی جاتی رہی ایسا نقصان ہوا اوسکا
جیسے کیسکا اہل و مال غارت ہوا لُٹ گیا۔ مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَہْلُہٗ وَ
مَالُہٗ قسم ہے ہر پیغمبر کے زمانے کی قسم ہے تیرے زمانے کی یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ
وسلم سب زمانوں سے یہ بہتر زمانہ ہے بہت اچھا وقت ہے۔ جواب قسم کا یہہ ہے اِنَّ
الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ تحقیق سب آدمی البتہ زیان میں ہیں خسارے میں ہیں اپنے نقصان
کرنے میں رہتے ہیں۔ سب کسی کی یہی حقیقت ہے۔ جو کوئی غور کر کر سمجھہ کر دیکھے تو معلوم
کرے جانے کہ آدمی جب سے پیدا ہوتے ہیں دنیا ہی کی باتیں سیکھتے ہیں۔ دنیا کی
ہی باتوں میں رہتے ہیں دنیا ہی کے کام کرتے ہیں۔ دنیا کے لوگوں سے دنیا ہی کے مذکور
سنتے ہیں دنیا ہی کی باتیں دنیا ہی کے لوگوں کی باتیں آپس میں کہتے ہیں۔ دنیا کے
زیب و زینت دیکھتے ہیں دنیا ہی کی خوشی ڈھونڈھتے ہیں دنیا ہی کا اپنا بھلا چاہتے ہیں
اوس جہان کی آخرت کی باتیں کسی سے نہیں سنتے کوئی نہیں کہتا اس سبب سے اوس
جہان کا بھلا نہیں چاہتے وہاں کا بھلا اپنا نہیں چاہتے۔ آخرت کی خیر و خوبی ہمیشہ
ہمیشہ کی دولت نعمت خوشی آرام کے تئیں نہیں چاہتے۔ اس دنیا کے کام خیال
میں رہ کر ایسے کام کرتے ہیں جو آخرت میں خوار ہی میں پڑیں عذاب میں آگ میں

ریں دوزخ میں جلتے رہیں جو ایسے آدمی ہیں کہ ایمان نہیں لائے خدائے تعالے کو جھوٹ
گئے وہی سب طرح کی خسارت میں زیان میں نقصان میں ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سوائے
اون لوگوں کے جو اللہ و رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوپر ایمان لائے اللہ تعالے
کو اپنا معبود برحق جانا ایک جانا رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو خدا کا بھیجا پیغمبر
جانا قرآن کو خدائے تعالے کا کلام جانا آخرت کے دن پر ایمان لائے اور جو کچھ اللہ و رسول
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے خبر دی اوسکو سچ جانا اوسی بات کے اوپر ایمان لائے
یقین کیا شک شبہ اللہ و رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خبر میں کچھ نہ رکھا جو کچھ کرنے
کو فرمایا ہے کرنا اوسکا قبول کیا جو کچھ نہ کرنے کو کہا تھا نہ کرنا اوسکا قبول کیا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اور اچھے کام کیئے جو کچھ اللہ و رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کرنے کو حکم
کیا ہے سچا لائے کلمہ پڑھا نماز پڑھی روزہ رکھا حج کیا زکوٰۃ دی خدا کے بندونکا
بھلا چاہا جو نہ کرنے کو کہا ہے نہ کیا شرک نہ لائے نافرمانی نہ کی وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ
اور آپس میں اون مومنوں مسلمانوں نے ایکدوسرے کو اچھے کاموں کی حق باتوں
کی نصیحت کی۔ نماز پڑھنے کو قرآن کتاب پڑھنے کو دین کے علم سیکھنے کی رغبت
دلائی خدائے تعالے کی رضامندی حاصل کرنے کی راہ بتائی خیر خیرات کرنا خدا کے
بندوں کے اوپر سکھلایا عدل و انصاف کرنا بتایا۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ع اور نصیحت
کی آپسمیں صبر کرنے کی اوپر ایک نے دوسرے کو اللہ تعالے کی بندگی میں یاد میں صبر
دلایا خدائے تعالے کی بے فرمانی گناہ نہ کرنے کے اوپر صبر سکھلایا۔ بیماری مرض و
مصیبت میں صبر کرنے کو کہا سو جن آدمیوں کے ایسے اچھے کام ہیں ایسا اچھا خوب طریقہ
ہے وہی دنیا میں آخرت میں سب طرح کے زیان سے نقصانوں سے نجات پانے والے
ہیں سب طرح کی دولت کو پہونچنے والے ہیں۔ اس پاک بزرگ سورت میں سب طرح
کے آدمیوں کی بات فرمائی۔ جن آدمیوں نے دنیا میں گر کر بری عقیدت بے ایمانی
کی اپنے دل میں رکھی آخرت کی باتوں کو جھوٹ جانا کافر مشرک منافق رہے برے کام
کرتے رہے گمراہ ہوئے سو خسارے میں پڑے آخرت کی ہمیشہ کی دولت اون کے

ہاتھ سے گئی شقی کم بخت ہوئی۔ اور جن آدمیوں نے آپ گمراہ ہوکر اوروں کو گمراہ کیا
بری عقیدت برے کام سکھلائے بری راہ چلنے کو بتایا وے بہت بڑے خسارے
میں نقصان میں عذاب میں پڑے۔ شقی الاشقیاہیں شیطان کے نائب ہیں ابوجہل
ولید عاص بن وائل ابوالاسدین اور بڑے بڑے کافروں منافقوں کے گروہ ہیں
ہیں اور جو آدمی اللہ تعالے ورسول اصلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر ایمان لائے
ایمان کو اپنے محکم کیا اچھے کام کرنے لگے برے کام سے چھوٹے مومن ہیں مسلمان ہیں
ہمیشہ کی خیر وخوبی کو پہونچنے والے ہیں سعید ہیں نیک بخت ہیں دولت مند ہیں ہدایت
کی راہ میں ہیں اور جو آدمی اپنے ایمان میں دین میں پورے ہوئے مسلمانی کا طریق
پورا کر اوروں کو بھی دین کے راہ کی ہدایت کی اچھے عقیدے ایمان کے سکھلائے اچھے
عملوں کی راہ بتلائی۔ برے عملوں سے چھڑایا ہر طرح کا خبر کرنا بتایا وے بہت بڑے آدمی
ہیں پیغمبر ہیں رسول ہیں پیغمبروں کے خلیفے ہیں نائب ہیں ولی ہیں۔ پیر و مرشد ہیں
ہادی ہیں سعید ہیں بہت بڑے دنیا وآخرت کے دولت مند ہیں۔ کامل ہیں۔

سورۃ ھمزۃ

سورۃ الھمزۃ مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی تسع آیات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۙ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ

وادیہی واسطے ہر ایک غیب کرنیوالے عیب کرنے والے کے جسنے اکٹھا کیا مال اور گنا کیا اسکو

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ

جانتا ہے یہ کہ مال اوسکا ہمیشہ رکھیگا اوسکو ہرگز نہ یوں البتہ ڈالا جاویگا بیچ حطمہ کے

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۙ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ الَّتِيْ

اور کیا جانے تو کیا ہے حطمہ آگ ہے اللہ کی سلگائی ہوئی

عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۙ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ع

سورہ ہُمزہ مکی ہے اس میں نو آیتیں تیس کلمے ایک سو پینتیس حرف ہیں۔ اس صورت
میں بیان ہیں کا فروں کی بُری خوئیں بدخصلتوں کا اور بیان ہے عذاب کا یعنی بڑی
بدخصلتوں پر وے آدمی بے دین جو مسلمانوں کو اُن کے منھ پر روبرو بُرا کہتے ہیں
عیب کرتے نہیں پر اون کی پیٹھ کے پیچھے بدگوئی کرتے ہیں عیب کرتے ہیں۔ دنیا کی
مال جمع کرتے ہیں بعضے کافر مکے میں تھے جو مسلمانان سے اصحابوں سے ایسے معاملے
کرتے تھے اونکے حق میں اور جو لوگ ایسی خصلتیں رکھتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ
یہ معاملتیں کرتے ہیں اون لوگوں کے حق میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ وائے ہے دوری ہے رحمت سے عذاب ہے سختی ہے ہر ایک عیب
کرنے والے کو جو کوئی عیب کرتا ہے نقصان پکڑتا ہے روبرو کسی مسلمان کے دوزخ کی
آگ ہے ہر عیب کرنے والے کے تئیں طعنہ مارنے والے کے تئیں مسلمانوں کے عیب کے
اور ہاتھ سے آنکھ سے اشارتیں کرتا ہے مسلمانوں کی سخن چینی کرتا ہے ایک جگہ کی بات
لیجا کر دوسری جگہ کہدیتا ہے آپس میں دشمنی کروا دیتا ہے جدائی ڈالدیتا ہے۔ زبان
سے ہاتھ سے رنجیدہ کرتا ہے۔ پھر اون بُری خصلتوں کے ساتھ بھی نِ الَّذِي جَمَعَ مَالًا
وہ شخص وہ بُرا آدمی ہے جو جمع کیا اوسنے دنیا کے مال کو وَعَدَّدَهُ اور شمار کیا۔
بہت گنا اُسنے اس مال کو يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ گمان کرتا ہے اپنے دل میں یقین
کرتا ہے حق تحقیق جو وہ مال جمع کیا اوسکا ہمیشہ رہے گا اوسکے ساتھ یہ بات دنیا کے بندوں
کی حقیقت ہے۔ یہ لوگ دنیا میں دنیا کے کام میں دنیا کے مال میں مال کے جمع کرنے
میں دنیا کی معاملتوں میں مال کے حساب وکتاب میں ایسے ڈوبے ہوئے رہتے ہیں
جو آخرت کو بھول گئے ہیں یہ ہی جانتے ہیں کہ مرنا نہیں ہوگا۔ ہمیشہ اسیطرح دنیا میں
رہینگے مال بھی اونکا ہمیشہ اُنکے پاس رہیگا۔ كَلَّا البتہ یہ بات نہیں جیسا کچھ اون
لوگوں نے دنیا کے بندوں نے اپنے دل میں بوجھ رکھا ہے گمان کرتے ہیں مال ہمیشہ
اون کے ساتھ رہے گا ایسا نہ ہو دیگا۔ دن کا مال اون کے ساتھ نہ جاویگا۔ آخر کو کچھ نہ کام

نہ آویگا لَیُنۡبَذَنَّ البتہ البتہ ڈالا جاویگا وہ آدمی جو عیب کرتا ہے غیبت کرتا ہے مال کو جمع کرتا ہے دنیا کوہی کے کاموں میں رہتا ہے گرادیا جاوے گا فِی الۡحُطَمَۃِ اوس دوزخ میں جسکا حطمہ نام ہے ایسی سخت آگ ہے اوس دوزخ کی جو کچھ اوسمیں پڑے لوہا پتھر پہاڑ اسیوقت جل جاوے۔ وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَۃُ اور کسنے بتایا ہے . . . تجھکو کیا جانتا ہے تو اے سننے والے کیا ہے حطمہ کیا چیز ہے کیسی سخت جلانے والی ہے وہ دوزخ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ اللہ کے غضب کی آگ قہر سے جلائی گئی ہے سات ہزار برس تک حکم سے پروردگار کے دوزخ کے فرشتوں نے اوسکو جلایا ہے دہوکتے رہے ہیں جس آگ کو خدا تعالےٰ کے غضب نے جلایا ہے تیار کیا ہے پھر کسکی قدرت ہے جو اوسکو بجھاسکے الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ وہ آگ ایسی آگ ہے جو اوٹھتی بلند ہوتی ہے۔ شعلہ کرتی ہے پہنچتی ہے دلوں کے اوپر دلوں کو جلاتی ہے۔ جن دلوں میں کفر ہے شرک ہے نفاق ہے بُرے عقیدے ہیں بُری خصلتیں ہیں مال کی محبت ہے دنیا کی دوستی ہے خدا کی یاد محبت اخلاص اونکے دلوں میں نہیں خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مسلمانوں کی مسلمانی کی دوستی نہیں آخرت کی اوس جہان کی اپنے بھلے کی کچھ فکر نہیں اون دلوں کو سوختہ کرتی ہے۔ جلاتی ہے پھونکتی ہے ایک طرف سے جلتے ہیں بھنتے ہیں۔ دوسری طرف سے پھر نئے ہوتے ہیں پھر بھنتے ہیں اسیطرح سے ہمیشہ ہمیشہ اسی حال میں رہینگے اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ تحقیق وہ آگ وہ دوزخ اون کافروں کے اوپر باندھی گئی ہے بند کیگئی ہے فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ لنبے لنبے بڑے ستونوں میں تسلوں میں موسلوں میں جب مسلمان گنہگار دوزخ سے شفاعت کے سبب نکل چکینگے۔ تب حکم ہوویگا کہ دوزخ کے دروازے بند کردیں اور دروازوں کے پیچھے لنبے لنبے ستون موسل تسلے لگادیویں ایک ایک موسل تسلا دوزخ کے دروازے کا ایسا ہے کہ ساری دنیا کے آدمی ملکر زور کریں اگر کھولنے چاہیں تو اپنی جگہہ سے تفاوت نہ کرسکیں سرکا نہ سکیں پھر کبھی وے دروازے کھلنے کے نہیں وے دوزخی ہر طرح سے ناامید ہوجاوینگے۔ ہمیشہ ہمیشہ

دے کافر اوس آگ میں جیتے رہینگے اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے سب مومنوں مسلمانوں
کو اپنے غضب سے و دوزخ میں پناہ میں رکھے اپنے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کے
صدقے سے اپنی رحمت کے سبب بہشت میں جگہہ دیوے اپنے دیدار کا جمال کا مشاہدہ
نصیب کرے آمین آمین یا رب العلمین

سورۃ الفیل مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ وھی خمس آیات

شروع اللہ کے نام سے جو بخشش کرنیوالا نہایت مہربان ہے

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ
کیا نہ دیکھا تونے کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ ہاتھی والوں کے — کیا نہ کر دیا مکر ان کا

فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝ تَرْمِيهِم
بیچ گمراہی کے — اور بھیجے اوپر انکے — پرندے جانور جماعت جماعت — پھینکتے تھے

بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝
پتھر کنکر سے — پس کر دیا انکو مانند بھس کھائی ہوئی کے

ع

سورہ فیل مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں ہیں اور تیئیس کلمے ہیں اور چورانوے حرف ہیں
تفسیروں میں قرآن مجید کی مذکور ہے۔ بیان کیا ہے کہ ایک حبشی ابرہہ اوسکا نام یمن کے ملک
کا بادشاہ تھا نجاشی حبش کا بادشاہ کیطرف سے یہ دونوں بادشاہ نصرانی تھے حضرت عیسے علیہ السلام کی امت میں تھے ابرہہ نے حج
کے موسم میں دیکھا کہ بہت خلق اللہ بہت لوگ ہر طرف سے کعبۃ اللہ کی زیارت کو آتے
ہیں حج کرتے ہیں یہ بات اوسکو بہت بری لگی حسد سے اوسنے چاہا کہ مکے میں کوئی زیارت
کو نہ جاوے پھر اوسنے ضد سے ایک گھر بنایا اوسکے گھر کے دروازوں میں دیواروں
میں سونا و جواہر بہت سا لگایا موتی جواہر سے اوسکو جڑاؤ کیا پھر ہر طرف کے لوگوں
کو زبردستی سے تاکید کی اپنے اوس گھر کی زیارت کرنے کے واسطے بلایا اور مکہ مبارک
کیطرف جانے سے سب کو روکا یہ بات حج کرنے والوں کو مکے کے رہنے والوں کو بہت
بری لگی ایک آدمی مکے کے رہنے والوں سے یمن کے شہر میں گیا اوس گھر کی زیارت
کی پھر وہاں رہ کر اپنا اعتقاد بہت ظاہر کیا اوس گھر کے رہنے والوں میں اپنا اختیار

بہت ظاہر کیا اوس گھر کے رہنے والوں میں اپنا اختیار بہت بڑھایا پھر ایکدن وقت پاکر اوس
گھر کی دیواروں کو نجاست سے گندگی سے آلودہ کرکے لیپ کر وہاں سے بھاگ آیا یہ
خبر ہر طرف پہونچی لوگوں کے دل اوس گھر کی زیارت سے پھر گئے خلق کی رجوع جاتی رہی
پھر وہ گھر کسی طرح جل گیا اوسمیں آگ لگ گئی۔ اس سبب سے وہ بادشاہ بہت ساناخوش
ہوا بہت بیزار ہوا جانا کہ مقرر یہ کام مکے کے لوگوں نے کیا ہے۔ اسواسطے ایک لشکر جمع
کیا بارہ ہزار ہاتھی لیکر اور ایک روایت میں ہی کہ ہزار ہاتھی لیکر کعبے کے گرانے ڈھانے
کے واسطے چلا۔ وہاں پہنچ کے مکے کے گرد و پیش آس پاس لوٹا مارا غارت کیا مکے کے رہنے
والوں نے خوف سے شہر کو خالی کیا سب کوئی پہاڑوں کے اوپر چڑھ گئے۔ دو آدمی وہاں رہ
گئے تھے ایک عبد اللہ بن ام مکتوم کا دادا بہت بوڑھا وضعیف و ناتواں وہ رہ گیا اور
دوسرے عبد المطلب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دادا ون سے اور
اس بادشاہ سے آشنائی تھی۔ یمن میں سوداگری کے واسطے جاتے تھے ملتے تھے ملاقات تھی
اس اپنی شناسائی کے سبب مکے میں رہ گئے تھے پھر اوس کا فر نے جب حرم کے گرد و پیش کو لوٹ
لیا عبد المطلب کے دوسو اونٹ اوس لوٹ میں پکڑے چلے گئے۔ یہ خبر سنکر عبد المطلب ابرہہ
کی ملاقات کیواسطے گئے بادشاہ سے جاکر ملے ابرہہ نے اون کو دیکھکر بہت عزت و حرمت کی
بہت باتیں پوچھیں عبد المطلب نے اوسکو اچھے اچھے جواب دیئے وہ بہت خوش ہو کر اون سے
کہا اپنا جو کچھ مطلب ہووے کام ہووے مجھ سے کہویں وہ کام تمہارا کر دوں عبد المطلب
نے کہا میرے دوسو اونٹ لوٹ میں آئے ہیں تمہارے لشکر میں ہیں حکم کر دو کہ وے اونٹ میری
حوالے کر دیں ابرہہ نے سنکر کہا میں تمکو بہت عقلمند جانتا تھا اس بات سے جانا کہ تمکو عقل
تھوڑی ہی میں کعبے کے ڈھانے کے واسطے آیا ہوں اور تمہارا اشرف فخر و بزرگی بڑائی اسی
گھر سے ہے اور تمہارا رہنا اسجگہ اسی گھر کے سبب ہے اور میری دل میں ہے کہ اس گھر کو ویراں
کروں جڑ سے اوکھاڑ ڈالوں پھر تمہارا ٹھکانا جاتا رہے گا کہاں رہوگے بیٹھے یہ سمجھکر
تم سے کہا تم نے اپنا ہی مطلب بیان کیا اگر تم اوس گھر کی شفاعت کرتے تو میں معاف
کر دیتا درگذر کرتا چلا جاتا تمنے اس گھر کی کچھ بات نہ کہی اپنے اونٹ مانگے اونٹ کیا چیز تھے

جو میں اوس گھر کو گرانے سے معاف کرتا تو تمہارا گھر بھی سلامت رہتا اور تمہارے اونٹ اور سب کا
مال میں بخشدیتا تمنے یہ بات بہت کم ہمتی کی کی ہے ۔ عبد المطلب نے جواب دیا کہا میں ان
اونٹوں کا مالک ہوں اس گھر کا مالک اور خداوند میں نہیں ہوں اس گھر کا مالک خداوند
تعالے ہے وہی اپنے گھر کی محافظت نگہبانی کرنے والا ہے کرلیویگا میں کون ہوں جو اوسکے
درمیان بولوں میری شفاعت کی کچھہ حاجت نہیں میرے اونٹ مجھہ منگادے ابرہہ نے
لوگوں کو کہا کہ اون کے اونٹ اون کے حوالے کردیویں اور رخصت کیا اور رخصت کے وقت
کہا کل اسی مطلب کیلئے میں سوار ہو کر آونگا جو کچھہ ہوویگا سو دیکھیوگے عبد المطلب اپنے وطن
لیکر مکے میں چلے آئے خاطر جمع کرکے بیٹھے ابن ام مکتوم کے دادا سے یہ حقیقت کہی اور
کہا کل وہ اس نیت سے سوار ہو کر آویگا عبد المطلب اور ابن ام مکتوم کے دادا دونوں کعبہ اللہ
کے دروازے کا حلقہ پکڑکر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالے کی درگاہ میں مناجات کی کہا اے
پروردگار ہم امید نہیں رکھتے سوائے تیرے تجہی سے امیدوار ہیں اس گھر کی تو حمایت
کر یہ گھر تیرا گھر ہے کعبے کا دشمن تیرا دشمن ہے اس لشکر کے ہاتھ سے بچائیو مناجات کرکے
اپنی اپنی جگہ میں بیٹھے دوسرے دن ابرہہ فوج کو تیار کرکر سوار ہو کر مکے کیطرف چلا
اور ہاتھیوں کو آگے رکھا ایک بہت بڑا ہاتھی مردانہ محمود اس ہاتھی کا نام تھا اُسکو
سب ہاتھیوں کے آگے کیا ایک آدمی کو گرد و پیش کے آدمیوں سے بڑا کر راہ بتانے
کے واسطے آگے کیا اسطرح چلے جب حرم کے پاس پہونچے محمود نے اوسیوقت اپنی سونڈ
زمین کو لگا کر سر نیچا کیا کعبے کی طرف اللہ تعالے کو سجدہ کیا اور سجدہ کرکر پیچھے کو بے اختیار
ہٹا بھاگا اور سب ہاتھی اوسکے پیچھے بھاگے مہاوت اون کو جتنا جتنا آنکس مارتے تھے تو
شہر کیطرف پھیریں نہ ہو سکتا لشکر ہی کیطرف جاتے تھے محمود کو جتنا جتنا آنکس مارکر
حرم کیطرف لاتے تھے بیٹھہ بیٹھہ جاتا تھا اور شتابی سے اوٹھکر پیچھے کو پھرتا تھا۔ ابرہہ نے
اس حال کو دیکھکر بہت محنت کی بہت تردد کیا کسیطرح ہاتھی آگے چلیں کچھہ نہ ہوا عاجز ہوکر
لیکن آخر دن تک اسی قصے میں گذرا آخر وہ کافر عاجز ہوا احمق ہورہا اور قریش مکے کے
لوگ پہاڑوں کے اوپر چڑھے ہوئے کہتے تھے اے خداے اپنے گھر کو کسیطرح سے بچاویگا

جب وقت بے وقت ہوا ابن ام مکتوم کہے واوا اسنے عبد المطلب سے کہا تو نے کہا تہا کہ کل کو فوج
آوے گی اب تک کوئی نہیں آیا کیا ہوا خبر لیا چاہیے عبد المطلب باہر نکل کر ایک بلندی کے
اوپر چڑہ کر دیکھنے لگے اوس دیکھنے میں نظر اون کی جدے کیطرف پڑی جدہ ایک شہر ہے دریا
کے کنارے پہر یکایک اون کی نظر میں آیا دیکھا کہ ایک بڑی فوج پرند جانوروں کی جدے
کیطرف سے دریا کے کنارے سے آتی ہے اور مکے کے گرد طواف کر کر دشمن کی فوج کیطرف
جاتی ہے یہ دیکھکر اس بڑھے سے بیان کیا اوسنے کہا کام پورا ہوا خدائے تعالے کی مدد سے تم
نیچے جا کر حقیقت دیکھو تو کیا ہوتا ہے۔ عبد المطلب نے وہاں نزدیک جا کر دیکھا کہ اون جانوروں
کے کالے سیاہ پر تھے سبز گردنیں تھیں اون کی اوس کافر کی فوج کے اوپر حملہ کیا ہر ایک کی
پاس تین تین پتھر تھے دو پتھر دونوں پنجوں میں اور ایک پتھر منقار میں چونچ سے مارنے لگے
ہر ایک پتھر کے اوپر ایک ایک کافر کا نام لکھا تھا جسکو مارتے تھے سر میں اوسکے لگ کر ہاتھی
کے پیٹ میں ہو کر نکل جاتا تھا سوار کو ہاتھی سمیت مار رکھتا تھا اسیطرح سے سب کو مار کوئی نہ
نہ بچا گھوڑے ہاتھی آدمی سب مارے گئے ایک محمود ہاتھی تھا جو اون نے خدائے تعالے کو
سجدہ کیا تھا وہی سلامت رہا اور ابرہہ تنہا اکیلا بھاگ کر حبش کے ملک کو نجاشی کے
پاس چلا گیا۔ کتنے دنوں میں وہاں پہونچا بادشاہ کو خبر ہوئی روبرو گیا نجاشی نے اوسکو
اس حال میں اکیلا دیکھکر تعجب کیا ابرہہ نے تمام قصہ اول سے آخر تک بیان کیا نجاشی
بہت حیران ہوا حیرت میں رہا اس سے پوچھا کیسی صورت کے تھے وے جانور ابرہہ نے اوسوقت
اوپر کو اپنی نظر کی ایک جانور اسکے ساتھ چلا آیا تھا سر کے اوپر حاضر تھا ابرہہ کی نظر اوسکے
اوپر پڑی دیکھکر کہا کہ یہ جانور ہے نجاشی اوسکو دیکھتا تھا کہ اوس جانور نے ابرہہ کے نام
کنکر سے جو اسکے پنجے میں تھا مارا ابرہہ کے سر میں لگ کر نیچے سے پار ہو گیا نجاشی کے روبرو
وہ مر کر زمین میں گر پڑا سب دیکھنے والوں نے تعجب کیا پھر مکے میں جو لوگ مارے گئے تھے
اونکا سب مال خزانہ پڑا رہ گیا تھا عبد المطلب نے جو کچھ نقد و جنس پایا بیکر اپنے گھر میں پہونچایا
خاطر جمع کر کر اون لوگوں کو جا کر پہاڑ میں خبر دی سب لوگ اوتر کر آئے جو کچھ اونکا مال و
باقی رہا تھا اوسکو اونے لوٹ لیا غارت کیا عبد المطلب کو اوسی وقت سے مال بہت ہوا

دولت مند ہوگئے۔ اللہ تعالے اس قصے کو فرماتا ہے۔ تاکہ سب کوئی جانیں کہ وہ خاوند ایسا قادر ہے جنے ہاتھی کی فوجوں کو چھوٹے چھوٹے پرندے جانوروں کے ہاتھوں سے مارڈالا پھر کوئی اوس پاک خاوند کی درگاہ میں بے ادبی نکرے جو کوئی بے ادبی کریگا اسیطرح مارا جاویگا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؀

یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ کیا نہیں جانا تونے یا محمد صلے اللہ علیہ ۔۔۔ نہیں دیکھا کیا کیسا کیا تیرے پروردگار نے بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ؀ ہاتھی والوں کے ساتھ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَهُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ کیا نہ کردیا تیرے خدا نے انکے مکروفریب کو اون کی تدبیروں کو گمراہی کے درمیان جو کہ ڈہانے کے کعبے کے توڑنے کے واسطے کرتے تھے وے سب اون کی تدبیریں خواری خرابی کے درمیان کردیں جو خرابی او نہوں نے خدائے تعالے کے گھر کے واسطے چاہی تھی وہ خرابی اونہیں کے اوپر پڑی آپ ہی مارے گئے خراب ہوے وَّاَرۡسَلَ عَلَیۡهِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ؀ اور بھیجے اونکے مارنے کے لئے جانور اوڑنے والے گروہ گروہ فوج فوج ابابیل اونکا نام تھا۔ تَرۡمِیۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ؀ مارتے تھے وے جانور اوس لشکر کے تئیں پتھروں سے وے پتھر تھے سجیل سے بنے ہوے یعنے زمین کی بھیگی مٹی سے کچے ٹھیلے خشک ہوئے سخت ہو۔ روایت یوں ہے کہ حکم ہوا پروردگار کا ابابیل جانوروں کو ہزاروں فوج کی فوج جانوروں کی ادل اور ملکر دریا کے کنارے ترمٹی کے ڈھیلے دونوں پنجوں میں اور ایک منقار یعنے چونچ میں اوٹھا لیا باؤ کو حکم ہوا اوس مٹی کو جو اون کے ہاتھوں میں پنجوں میں تھی خشک ہوجاوے وہ مٹی خشک ہوگئی پتھر ہوگئی ہر ایک پتھر میں ہر ایک کافر کا نام قدرت سے لکھا گیا تھا وہ پتھر جسکا نام اُس پتھر میں لکھا ہوا تھا اوسی کافر کے سر میں گولی کی طرح لگتا تھا۔ لوہے کے خود کو توڑکر نیچے سے گذر جاتا تھا۔ ہاتھیوں کے ہیٹوں کو پھوڑ دیتا تھا۔ وے پتھر مکے کے لوگوں نے اوٹھا رکھے تھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وقت تک باقی رہے تھے۔ ایک باسن بھرا ہوا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا اور ایک باسن بھرا ہوا ابی ہانی حضرت امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

کی بہن کے گھر میں تھا۔ حکیم ابن حزام ایک اصحاب ہیں وے کہتے ہیں میں نے وہ پتھر دیکھے
تھے سرخ تھے چنے سے چھوٹے مسور سے بڑے جو میرے تھر کے پتھر نہ ہوتے تو میں لشکر جمع
کرلیتا جو مسجد میں تمام فرش ہوجاتا۔ ایسے چھوٹے پتھروں سے وہ ہاتھیوں کی فوج ماری
گئی فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۞ پھر کردیا خدائے تعالے نے اون ہاتھی والوں کو
اون کافروں کی فوج کو پتھروں کے مارنے سے جیسے گھاس چبائی ہوئی ریزہ ریزہ جیسے
کوئی جانور بیل گھاس کو کھانے میں چبانے میں ریزہ ریزہ کردیتا ہے۔ اسیطرح خدائے
تعالے کے غضب کے قہر نے اون کو چاب ڈالا نیست و نابود کردیا۔ یہ قصہ اصحاب فیل
کا بہت بڑی دلیل ہے کعبۃ اللہ شریف کی بزرگی کی خدائے تعالے کے گھر کی بڑائی کی
اور اوس فوج کے مارے جانے سے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے تولد ہونے سے باون دن کا یعنے پچاس اور دو دن کا تفاوت تھا باون دن کے
پیچھے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تولد ہوئے۔ یہ بھی حضرت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قدموں کی برکت تھی جو دشمن اس مکان کے کہ جس مکان میں
حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تولد ہوا اسطرح سے مارے گئے اللہ تعالے نے
قدرت اپنی ظاہر کی عرب میں یہ قصہ مشہور رہا۔ سب لوگوں نے جانا کہ خدائے تعالے
نے اپنے گھر کی حمایت کی پھر اس سبب سے مکے میں رہنے والوں کی سب خلق کے پاس
بزرگی بڑائی عزت حرمت زیادہ ہوئی۔

سُوْرَةُ لِاِیْلٰفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۞ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۞

اسواسطے کہ ہلا رکھا قریش کو — ہلا رکھنا انکو کوچ سے — جاڑے کی — اور — گرمی کی

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۞ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ

تو چاہیے کہ بندگی کریں — اس — گھر کے رب کی — جسنے ان کو کھانا دیا — بھوک میں

وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۞

اور امن دیا — ڈر میں

بعضے قرأت والے
کی ہے۔ اسمیں چار آیتیں ہیں سترہ کلمے اور تہتر حروف ہیں
الم ترکیف اور لایلاف میں فرق نہیں کرتے دونوں کو ایک ہی سورت کہتے ہیں لایلاف
کے لام میں فصل نہیں کرتے وصل کرتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مصحف
میں دونوں سورتوں کے بیچ فصل نہ تھی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم لایلاف کے سرے پر
نہیں لکھی تھی دونو کو ایک سورت کرکے لکھا تھا۔ اور حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز میں ان دونوں سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھا تفسیر
میں لکھا ہے کہ قریش مکے کے رہنے والے سوداگری کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑوں کے
دنوں میں یمن کے ملک میں جاتے تھے۔ اور گرمیوں کے دنوں میں شام کے ملک میں
جاتے تھے۔ راہ میں چور ٹھگ بہت تھے تصدیع پہنچاتے تھے اس سبب بہت احتیاط
سے لاچار دونوں سفر کرتے تھے جو سفر کرتے سوداگری نہ کرتے تو مکے میں کچھ کھیتی زراعت
نہ تھی تصدیع پاتے رہ نہ سکتے تب سے اللہ تعالے اپنے اون ہاتھی والوں کی فوج کو اسطرح سے
مار اپنے گھر کو بچایا تب سے قریش جہاں جاتے تھے وہاں کے لوگ اونکی بڑی تعظیم کرتے
حرمت کرتے مکے کی بڑائی بزرگی کے واسطے اونکی بڑی تعظیم کرتے اور ہر ایک شہر کے آدمی
قریش کو کہتے یہ حرم کے لوگ ہیں خدا کے گھر لوگ ہیں راہ میں کوئی چور ٹھگ اون کو
پاس نہ جاتا سب کوئی اونکا ادب کرتے پھر قریش خوب کمائی کر کر سوداگری سے بہت
نفع لیکر اپنے گھروں کو آتے خوشیاں کرتے اپنے بتوں کی نذریں قربانیاں کرتے اونٹ
گائے بکریاں ذبح کرتے آپس میں ضیافتیں کرتے اللہ تعالے نے یہ سورت بھیجی تاکہ وے
لوگ اپنی بیوقوفی کو جانیں حمقی کو بوجھیں اپنی ناشکری کے اوپر تعجب کریں اپنی بیخبری
کے اوپر حسرت کریں اپنی نادانی کے اوپر افسوس کریں نعمت و خیر خوبی خدائے تعالے کیطرف
سے جانیں۔ اور بندگی بتوں کی نہ کریں۔ خدائے تعالے کی بندگی کریں خدائے تعالے کو
بھول نہ رہیں اوس خاوند کی نعمت دینے والے کی خیر و خوبی مانیں بڑائی دینے والے کا
شکر بجالاویں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ؕ قریش کی الفت دینے کے واسطے مکے کے رہنے والوں کے ملاپ کے واسطے حرمت دی سب لوگوں کے دلوں میں بزرگی بڑائی بخشی اپنے گھر کے کعبے کے مکے کے دشمنوں کو دور کیا مارڈالا بہت لوگوں کے دلوں میں اوس گھر کی الفت بخشی اوس گھر کی برکت سے بہت لوگوں کے دلوں میں اوس گھر کے رہنے والوں کو بھی الفت بخشی اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ ملاپ اون قریش کا سفر میں ہے جاڑوں کے دنوں میں اور گرمیوں کے دنوں میں شہروں کے لوگ اون سے الفت کرتے ہیں اس سبب سے اپنی تجارت سوداگری کرکے بہت مال ومتاع حاصل کرکے اپنے گھر آتے ہیں پھر اون کی یہ دولت جمعیت اونکے آپسمیں اخلاص اور دوستی الفت کا سبب ہوتی ہے۔ پھر بڑا عجب ہے بڑے تعجب کرنے کی بات ہے کہ ایسی نعمت خدائے تعالے کیطرف سے پاکر بتوں کو پوجیں بتوں کی بندگی کریں اپنے صاحب کی نعمت دینے والے کی بندگی نہ کریں ایسے خاوند کو بھول جاویں فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ پھر یہ بات جو بوجھیں تو چاہیے جان سے تن سے دل سے بندگی کریں اس گھر کے خاوند کی مکے کے صاحب کی جس گھر کی بزرگی بڑائی سے اون کی بڑائی ہے۔ اَلَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وہ صاحب وہ خاوند جسنے کھانا دیا اسباب کھانے کے دیئے اون کو دونوں سفر کرنے کے سبب سے اور پیٹ بھر دیا اون کا اون کو بھوک سے بچا دیا وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۧ اور امن میں چین میں رکھا اون کو اوس گھر کے سبب سے اوس گھر کی بزرگی کے سبب سے دشمنوں کے خوف سے بچا دیا مارنے لوٹنے کے ڈر سے اونکو چھڑا دیا۔ جس خاوندنے اون کے ساتھ یہ سب احسان کیئے چاہیئے کہ کفران نعمتوں کا اوسکی نہ کریں ناشکر نہ ہوویں۔ بت پرستی چھوڑدیں حقتعالے کی بندگی کریں۔ ایمان لاویں مشرک نہوویں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکے سبب سے اس گھر کو بزرگی بخشی انکے تابعدار رہویں اونکے اوپر ایمان لاویں دونو جہان کی خوبی پاویں مومن مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس سورت کی نصیحت کو سمجھکر حقتعالے کی نعمتیں جو ہزاروں طرح کی نعمتیں ہر ایک آدمی کو

بہشتی میں اپنے اوپر دیکھے معلوم کرے شکر بجا لاوے۔ ایمان کو محکم کرے۔ اس پاک پروردگار
کی بندگی تن سے دل سے جان سے بجا لاوے وہی خاوند ہے جو کھانا پینا دیتا ہے
ہر طرح سے پرورش کرتا ہے امن چین میں سب کو رکھتا ہے صحت سلامتی بخشتا
ہے بڑی بے انصافی ہے کہ جو یہ نعمتیں اوس خاوند کی لیوں اور بندگی اور تابعداری
نفس کی شیطان کی طبیعت کی دنیا کی دنیا کے لوگوں کی کرتے ہیں اور سچے معبود کو خاو
کو بھول جاویں شکران نعمت کا بھی ہے جب خاص بندگی اخلاص کے ساتھ
اوس پاک پروردگار کی بجا لاتے ہیں اور ان سب نعمتوں کے وسیلے دنیا کے دیز
کے ظاہر و باطن کے خیر و خوبی کے سبب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم ہیں۔ اونکی طفیل سے سب کچھ پیدا ہوا ہے۔ اور ایمان اور دین قرآن کتاب علم
وعمل دوزخ سے چھٹنا بہشت ہیں داخل ہونا سب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے صدقے سے سلامتی سے ہے اب لازم ہے کہ اونکے ہر طرح سے
تابعدار ہو رہیں اللہ تعالے اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیچھے اپنے پیر واستاد
کی متابعت بجا لاویں۔ اون کی دوستی رکھیں جس سے دنیا وآخرت کی دولت پاویں

سورۃ الماعون مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی سبع آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
شروع اللہ کے نام جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ
تونے دیکھا جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونا سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے

الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ
یتیم کو اور نہیں تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر پھر خرابی ہے ان

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ
نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں وہ جو

يُرَآءُوْنَ ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ ع

دکھاوا کرتے ہیں اور مانگے نہ دیں برتنے کی چیز

سورۃ ارایت الذی مکی ہے اسمیں سات آیتیں پچیس کلمے ایک سو پندرہ حرف ہیں آدھی سورۃ میں کافروں کی حقیقت کا بیان ہے۔ جیسے ابوجہل عاص بن وائل ولید اور کافر مشرک اور آدھی سورت میں منافقوں کا بیان ہے جیسے عبد اللہ بن سلول اور اور منافق۔ تفسیروں میں مذکور ہے کہ ابوجہل ملعون قیامت کے دن کو نہ مانتا تھا اور مسلمانی کے دین کو جھوٹھ جانتا تھا یتیموں کے مال کو لیکر آپ تصرف کرتا اور اون کو مارتا اور دور کرتا اور غریبوں کو آپ کھانا نہ دیتا اور اور لوگوں کو بھی غریبوں فقیروں کے کھانا کھلانے سے دینے سے منع کرتا اللہ تعالے نے اوسکی حقیقت کے بیان میں اور ایسے لوگوں کی بدخوئی کے بیان میں یہ سورت بھیجی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَرَاَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ دیکھا تو نے اوس بڑے کافر کو جانا تو نے اوس بڑے بدبخت آدمی کو جو دروغ جھوٹھ کہتا ہے۔ دین کو جھوٹا جانتا ہے روز قیامت کو جھٹلاتا ہے مسلمانی کے دین کو ایسے سچے دین کو ابوجہل بے ایمان بے عقل نہیں مانتا جزا کے دن کو فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ پھر یہ کافر بدبخت کی وہ بدخوئی ہے جو سختی سے ستم سے دور کرتا ہے یتیم کو جھڑکتا ہے۔ اوسکو مارتا ہے وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ اور ترغیب نہیں دلاتا ہے اپنے یار و آشنا خویش قرابتوں کو نہیں کہتا کسیکو فقیروں غریبوں مسکینوں کے کھانا دینے کھلانے کے واسطے نہ آپ دیتا ہے نہ اور کسیکو دینے کہتا ہے اولٹا منع کرتا ہے اور اون کو دینے نہیں دیتا ہے۔ یہ بدخوئی ایسی بری خصلت مسلمانوں کی نہیں ہوتی۔ یہ خصلتیں کافروں کی ہوتی ہیں۔ اس بات میں اشارت ہے نصیحت ہے مسلمانوں کو جو سمجھیں بوجھیں کہ ایسی خوئیں بہت بری خوئیں ہیں مسلمانوں کے یہ کام نہیں مسلمانوں کو یہ خصلتیں نہ چاہئیں جس کسی میں یہ خصلت ہے بے ایمانی کی نشانی ہے ایسے آدمی کو آخرت کے

کے دن کے اوپر جو جزا کا دن ہے یقین نہیں اوسدن کو جھوٹھ جانتا ہے مگر جو کوئی
جیسا کریگا آخرت میں ویسا پاویگا۔ غرض ایسا کام نہ کرنا چاہیئے* جو اس سبب سے
آخرت میں اللہ تعالے بھی اُنکی غریبی فقیری کے اوپر رحم کرے۔ حدیث شریف
میں آیا ہے کہ جو کوئی یتیم کے سرکے اوپر شفقت کا ہاتھ پھیرتا ہے جتنے اُسکے سر
کے بال میں ہر ایک بال کے شمار میں نیک عمل اوسکے اعمالنامے میں لکھے جاتے ہیں۔
اور وہ اتنا ہی ثواب پاویگا۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے ایک آدمی تھا بنی
اسرائیل میں زاہد تھا عابد تھا ساٹھ برس ہوئے تھے اُسکو بندگی کرتے ہوئے ایکدن ایک عورت
خوب صورت کسی کام کے واسطے اوسکے پاس آئی اکیلا وقت تھا اور کوئی اوسکے پاس نہ
تھا اوس زاہد کو شہوت ہوئی بے اختیار ہو کر اوس سے نہ کرنے کی بات ہوگئی پھر اس کام
کے پیچھے زاہد کو ندامت ہوئی اپنے اوس کام کے اوپر بہت ناخوش ہوا غمگین ہوا
پھر ایک تالاب میں غسل کے واسطے گیا غسل کر چکا تھا کہ جو اُسکے مرنے کا وقت
آن پہونچا تالاب کے اندر ہی جان نکلنے لگی۔ اوسیوقت ایک فقیر آیا اوسکو اوسکے حالات
کی خبر نہ تھی کچھ سوال کیا خیرات مانگی اوس زاہد کی چادر میں ایک روٹی تھی ہاتھ سے اُٹھا
کر چادر سے روٹی لیوے اودھر فقیر وہ روٹی لیکر چلا اودھر وہ زاہد مر گیا اوسکی روح
کو فرشتوں نے لیکر اللہ تعالے کے حضور میں پہونچایا حکم ہوا کہ اوسکے عملوں کو نیکی
بدی تولنے کی ترازو میں رکھیں تولیں ساٹھ برس کی عبادت ایک طرف رکھی اور زنا
حرام کا عمل ایک طرف رکھا۔ آخر حرام کا عمل بھاری پڑا
نیک عمل اُسکے آگے سبک ہوگئے اوسوقت وہ شخص ناامید ہوا چاہا کہ دوزخ میں پڑیگا
حکم ہوا کہ وہ جو ایک عمل آخرت کا اوسکا جو فقیر کو روٹی دی تھی اون عملوں کے
ساتھ رکھکر تولو اتنی خیرات اوسکی اور سب کاموں کے ساتھ اوس گناہ پر بھاری
پڑی۔ نیکیوں کا پلہ اُسکا بھاری ہوگیا مغفرت پائی بخشا گیا۔ بہشت کے داخل کریگا
حکم ہوا۔ جاننا چاہیئے کہ روٹی دینے کا ثواب مسکین کے کھانا کھلانے کا فائدہ ایسا
کچھ ہوتا ہے اور جو کوئی کھانا کھلانے کی قدرت رکھتا ہے اور اس حال میں بخیلی کرتا ہو

* ... غریبوں کے حال پر رحم کرنا چاہیئے

وہ بڑا بدبخت ہے لئیم ہے مسلمانی کا کام وہ نہیں کرتا ہے۔ یہ آیتیں کافروں کے اور کافروں کی خصلتوں کے بیان میں تھیں آگے منافقوں کا بیان ہے فَوَيْلٌ پھر یہ بات ہے اس بات کو جاننا چاہیئے کہ ویل ہے سختی ہے عذاب کی خواری ہے خرابی ہے دوزخ کی آگ ہے۔ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ اون نماز پڑھنے والوں کو وے نماز پڑھنے والے جو اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کی بندگی کی قدر نہ جان کر اپنے پیدا کرنے والے پالنے والے کی عبادت کی خوبی نہ بوجھا آخرت کے عذاب وثواب دوزخ و بہشت اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کے وعدوں کے اوپر ایمان نہ رکھکر۔ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ اپنی نماز سے بے خبر ہیں بھولنے والے ہیں غافل ہیں نماز پڑھنے سے نہیں جانتے کیا پڑھتے ہیں کچھ ادب کھڑے ہونے میں رکوع سجدے میں نہیں کرتے اور سورتیں قرآن کی اچھیطرح ٹھہر کر نہیں پڑھتے نماز کے ارکان شتاب شتاب کرتمام کر ڈالتے ہیں اپنے دل کو نماز میں حاضر نہیں رکھتے ہیں نہیں جانتے ہیں کسکی بندگی کرتے ہیں کسکے آگے کھڑے ہوتے ہیں کسکے واسطے سر نیچا کرتے ہیں کسکو سجدہ کرتے ہیں نماز کی قدر کچھ نہیں کرتے الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وے لوگ ہیں وے جنکے واسطے ویل ہو عذاب کی سختی ہے جو ریا کرتے ہیں لوگوں کے دکھانے کے واسطے آدمیوں کے بھلا کہنے کے لالچ میں نماز پڑھتے ہیں خدا کے واسطے نماز نہیں پڑھتے خدا کی رضامندی نہیں چاہتے وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ زکوٰۃ مال کی نہیں دیتے اور وے چیزیں جو آپس میں ایک کی دوسرے کا م آوے دیگچہ پتیلہ توا تغاری پیالہ رکابی سوئی ڈول کدالی آگ پانی نمک منع کرتے ہیں نہیں دیتے۔ یہ سب خصلتیں بری خصلتیں ہیں بے ایمانی نفاق کی ہیں۔ منافقوں کو چاہیے مسلمانوں کو نہیں مسلمانوں کو چاہیئے ان خصلتوں سے دور رہیں اللہ تعالےٰ ان باتوں سے ناخوش ہے اور بیزار ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ سے لیکر آخر تک منافقوں کا احوال ہے۔ اسمیں اشارت ہے جو منافق کافر سے بدتر ہے دین میں اگر بے دین ہوتا ہے فرضوں کو ترک کرتا ہے اللہ تعالےٰ سے دغابازی کرتا ہے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالتا ہے مسلمان کہلاتا ہے اور باطن

مشرک منافق رہتا ہے اسواسطے حقتعالے نے ایسے لوگوں کے حق میں ویل فرمایا
بڑے سخت عذاب میں گرنے کی اون لوگوں کے خبر دی اللہ تعالے نے مسلمانوں کو ریا
سے نفاق سے پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

سورۃ الکوثر مکیۃ و بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ ھی ثلث ایات

شروع اللہ کا نام لیکر جو نہایت مہربان بڑا رحم والا

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ

ہمنے دی تجکو کوثر سو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر بیشک جو بیری ہے تیرا

هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

وہی رہا پیچھا کٹا

ع

سورہ کوثر مکی ہے اسمیں تین آیتیں دس کلمے بیالیس حرف ہیں تفسیروں میں لکھا ہے کہ
ایکدن حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کعبۃ اللہ شریف کی مسجد سے
نماز پڑھ کر اپنے دولتخانہ کو جاتے تھے دروازے کے پاس ایک کافر سے ملاقات ہوئی۔
عاص نام تھا اوسکا وائل کا بیٹا لعنت خدا کی اوسکے اوپر اوسنے کچھ بات کہی کہہ کر
مسجد کے اندر آیا اور کئی کافر مسجد کے درمیان بیٹھے تھے۔ اوہنوں نے اوس سے پوچھا
کس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اوسنے بے ادبی سے کہا اوسی ابتر سے بات کہتا تھا۔ ابتر عرب
کی زبان میں اوس آدمی کو کہتے ہیں جسکے اولاد نہ ہووے پیچھے اسکے کوئی نہ رہے
اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ایک فرزند طاہر نام بی بی خدیجہ
رضی اللہ عنہا سے ہوئے تھے اوہنوں نے اون دنوں میں وفات پائی تھی اوس کافر
کی بے ادبی کی خبر حضرت صلے
. . . .
اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی مبارک دل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کا غمگین ہوا اللہ تعالے نے اپنے حبیب کے دل خوش کرنے کو خاطر تسلی
کے واسطے یہ سورت بھیجی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ۚ تحقیق ہمنے دیا تیرے تئیں یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم بخشا تجھکو بہت کچھہ ہرایک طرح کی خیر وخوبی کی زیادتی دنیا میں آخرت میں اولاد کی بہتایت ظاہری اولاد باطن کی اولاد سب پیغمبروں کی امت سے تیری امت کی بہتایت سب خلق کے علم سے تیرے علم کی زیادتی سب کے عمل سے تیرے عمل کی بہتایت سب کے ثواب سے تیرے عملوں کے ثواب کی بہتایت اللہ کے ذکر کے پیچھے زمین میں آسمان میں تیری یاد کی تیرے ذکر کی مذکور کی بہتایت دونو جہان میں تیرے دوستوں کی بہتایت اور قرآن دیا تجھکو قرآن میں ہر طرح کے فائدوں کی بہتایت ہے اور حوض کوثر بھی دیا تجھکو حدیث شریف میں آیا ہے کوثر ایک ندی ہے بہشت کے اندر کنارے اُسکے سونے کے ہیں موتی اور یاقوت اوسمیں جڑے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ کنارے اس حوض کے زمرد کے ہیں فراخی لنباؤ اور چوڑاؤ اوسکا ایسا ہے جیسے صنعا سے عدن تک صنعا اور عدن دو شہر ہیں اون دونوں شہروں میں تفاوت بہت ہے خاک اوسکی مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور پانی اس کا برف سے زیادہ تر سفید ہے سرد ہے شفاف ہے شہد سے زیادہ تر میٹھا مزیدار ہے اور اسکے ہر طرف کناروں کے اوپر سونے کے پاس پیالے آبخورے کوزے ہر طرحکے روپے کے سونے کے دھرے ہوئے ...... تیار ہیں ہزاروں لاکھوں اتنے ہیں جتنے آسمان میں ستارے ہیں ہر ایک مومن مسلمان کی قدر اور مرتبے کے موافق تیار ہیں قیامت کے دن جب خلق کے اوپر بے نہایت پیاس ہووے گی بے اختیار ہوکر پانی پانی کرینگے۔ تب اللہ تعالےٰ کے حکم سے ایک فرشتہ اوسکو اپنی پیٹھ کے اوپر رکھکر قیامت کے میدان میں حاضر کریگا جہاں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم رونما ہونگے وہاں رکھیگا جہاں کہیں تشریف لیجاوینگے وہ حوض بھی اون کے ہمراہ جاویگا پھر کبھی پیاسا نہوگا ہمیشہ ہمیشہ خوشحالی میں رہیگا فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ؕ پھر نماز پڑھ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اپنے پروردگار کی بندگی کر رضامندی حاصل کرنے

کے واسطے اور قربانی کر خدا کے حکم سے خدا کے واسطے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم
تجھہ کو بڑی بڑی نعمتیں اللہ تعالےٰ نے بخشی ہیں تو اپنے پروردگار کی بندگی میں رہ اپنے
خاوند کی طرف مشغول ہو اون کافروں کی باتوں کو کچھہ خاطر میں نہ لا غمگین مت ہو اِنَّ
شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ تحقیق دشمن تمہارا بُرا کہنے والا تمہارا وہی دم کٹا ہوا آ تیرا وسی کی
خیر وخوبی دوجہان کی کٹ گئی ہے اوسکی اولاد نسل نہ رہے گی اور تمہاری اولاد ظاہر
کی باطن کی تمہاری خیر وخوبی بزرگی بڑائی عزت وحرمت قیامت تک ہمیشہ باقی رہیگی
خدائے تعالےٰ کی رحمت اور درود وسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے اوپر ابدالاباد تک چلا جاویگا اس دولت کو کبھی نقصان نہ آویگا اس سورت میں
نماز پڑہنے کو اور قربانی کو حکم فرمایا نماز بدن کی دل کی عبادت ہے اسمیں اشارت ہے جو تمہا
اوپر اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے بڑا احسان ہے بہت کچھہ تمکو بخشا ہے بہت بہت
نعمتیں بخشیں ہیں اون نعمتوں کا شکر ادا کرنا اسطرح سے ہے کہ ہر طرح سے بندگی تن سے
دل سے مال سے بجا لاتے رہو پھر اوس بندگی عبادت کے بدلے اور بہت نعمتیں تمہارے
واسطے رکھی ہیں تیار ہیں کسی دشمن کی بات کو کچھہ خاطر میں نہ لاؤ ناخوش مت ہو تمہاری
دولت ہمیشہ رہنے والی ہے۔ دشمنوں کی خیر وخوبی سب طرح کی کٹ گئی خراب
ہوئی اور اس حکم میں نماز کی اور قربانی کی فضیلت اور بڑائی کی طرف اشارت ہے
ایسی بڑی نعمتیں جو اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وصحابہ وسلم کو بخشی ہیں
اون نعمتوں کا بدلا شکر احسان کا کسطرح سے ادا نہیں ہو سکتا اسواسطے نماز پڑہنے
کو فرمایا اوس بندگی میں اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنے کی راہ بتائی اوس شکر کو قبول فرمایا
مومن مسلمان کو چاہیئے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی متابعت میں اپنے
اوپر اللہ تعالےٰ کی ہزاروں نعمتوں کو بوجھکر نماز کی بہت بڑائی قدر بوجھے اور ادب سے
اخلاص سے فرض وجب سنت نفل نمازیں پڑہتا رہے اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے شکر
کا ادا ہوتا اس عمل میں بوجھے اوسکے ثواب کی کچھہ حد نہیں سب طرح کے عملوں میں اس
عمل کے برابر کوئی عمل نہیں اور قربانی کا ثواب بھی جو صبح کے وقت عید الضحےٰ کی نماز

کے بعد جو مقرر ہوئی ہے بہت بڑا ثواب ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ قربانی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے ہر ایک بال کے بدلے میں جو قربانی میں ہے بکری گائے اونٹ کی ایک نیکی عملنامے میں لکھی جاتی ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اوٹھو اپنی قربانی ذبح کرنے میں حاضر ہو دیکھو پہلا قطرہ جو قربانی سے لہو کا نکلیگا اوس قطرے کے نکلتے میں گناہ اگلے پچھلے بخشتے جاوینگے اور کہو اِنَّ صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر اصحابوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ثواب قربانی کا اتنا خاص تمہارا اور تمہارے اہل بیت ہی کا ہے یا تمام مسلمانوں کو بھی یہی ثواب ہے۔ فرمایا سب مسلمانوں کو جو کوئی قربانی کرے گا اوسکو یہی ثواب ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان آدمی بکری یا گائے عید کے دن قربانی کرے اور ایک آدمی اوس قربانی کے پوست میں چمڑے میں سونا روپا بھر کر صدقہ دیوے خیرات کرے اوس خیرات کا ثواب اوس قربانی کے ثواب کو نہیں پہونچتا اور حدیث شریف میں آیا ہے سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ موٹا کرو تم اپنی قربانیاں یہ آخرت میں پلصراط کے اوپر تمہاری سواری گھوڑے ہو جاوے گی آسانی سے تم پار اوتر جاوگے اللہ تعالے کی نعمتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے مومن مسلمانوں کے اوپر بہت ہیں بے نہایت ہیں کہاں تک کوئی بیان کر سکتا ہے یہ بہت کچھ کوثر کی حقیقت ہے اللہ تعالے نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تئیں اپنے فضل وکرم سے اوسکو بخشا ہے اور اونکے طفیل سے ان کی امت کو بھی اوسکا نصیب ملا ہے اور آخر تک ہمیشہ ہمیشہ ملتا جاوے گا۔

سورۃ الکافرون مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وھی ست آیات

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ

تو کہدے منکرو میں نہیں پوجتا جسکو تم پوجو اور نہ تم پوجو

عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ

جسکو میں پوجوں اور نہ پوجوں میں جسکو تم نے پوجا اور نہ تمکو

عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝ ع

پوجنا جسکو میں پوجوں تمکو تمہاری راہ اور مجھکو میری راہ

سورہ کافرون مکی ہے اسمیں چھ آیتیں ہیں چھبیس کلمے ہیں نناوے حرف ہیں روایت ہے کہ ایک کافروں کے گروہ ابوجہل عاص بن ولید امیہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی خدمت میں یہہ پیغام کہلا بھیجا اور اپنی بیوقوفی سے اسطرح صلح کرنے لگے اور کہنے لگے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک برس تم ہمارے خداؤں کی بندگی اور عبادت کرو ہم بھی ایک برس تک تمہارے خدا کی بندگی کرینگے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ یہ سب ملکر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا کے پاس گئے اور اون کو کہا کہ تم جاکر اپنے بھتیجے سے بھائی کے بیٹے سے کہو کہ ہماری بات قبول کریں یہ بات کہیں کہ یہ بُت ہماری شفاعت خدا کے پاس کرواوینگے اور جو وے ایک دن ہمارے معبودوں کی بندگی کرینگے تو ہم بھی ایک ہفتہ اون کے معبودوں کی بندگی کرینگے۔ اور جو وے ایک ہفتہ ہمارے خداؤں کو پوجیں تو ہم ایک مہینے تک اون کے خدا کو پوجینگے۔ اور جو وہ ایک مہینہ تک یہ کام کرینگے تو ہم ایک برس تک خدا کی بندگی کرتے رہینگے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آکر یہ پیغام پہونچایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غصے ہوئے اور کچھہ نہ فرمایا چپکے ہو رہے اور اس پیغام سے ناخوش ہوئے اللہ تعالے نے یہہ سورت بھیجی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اے گروہ کافروں کے لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَۙ بندگی نہیں کی مینے کبھی پچھلے وقتوں میں اور اب بھی بندگی نہیں کرتا ہوں اُس چیز کی جس چیز کی تم بندگی کرتے ہو یعنے اون بتوں کی بندگی جنکی تم کرتے ہو مینے نہ کبھی آگے کی ہے نہ اب کرتا ہوں۔ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُۚ اور نہ تم پوجنے والے ہو بندگی کرنے والے ہو آگے کو اوس پاک پروردگار کی جسکی اب میں بندگی کرتا ہوں پوجتا ہوں وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْۙ اور نہ میں پوجنے والا ہوں بندگی کرنے والا ہوں کبھی آگے کو جسکو پوجا تمنے جسکی بندگی کی تمنے یعنے ان بتوں کو جو تم آگے سے پوجتے ہو میں کبھی آئے اونکو پوجنے والا نہیں وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُؕ اور نہ تم بندگی کرنے والے ہو اب بھی اور آگے کبھی جسکی بندگی میں کرتا ہوں ہر حال میں اور ہر وقت میں۔ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ۠ تمکو لائق ہے دین تمہارا اور مجھکو سزاوار ہے بہتر ہے دین میرا تم اپنے طریق کو دین کو چھوڑنے کے نہیں میں بھی اپنے طریق کو دین کو چھوڑنے والا نہیں تمکو تمہارے دین کی جزا ملے گی بدلا ملیگا خواری عذاب آگ دوزخ اور مجھکو میرے دین کی جزا ملے گی بدلا ملے گا۔ عزت و دولت رحمت بہشت دیدار خدا کا اس سورت کا حکم جب جہاد کرنے کو اور لڑائی کرنے کو کافروں کے ساتھ مومنوں کے تئیں فرمایا منسوخ ہوا اور یہ بات کہ تمہارا دین تمکو اور ہمارا دین ہمکو موقوف ہوئی۔ حکم ہوا اللہ تعالے کا ان کافرون مشرکوں کو کہو ایمان لاویں اور نہیں تو اون کو مارو اور قتل کرو اور اس آیت میں مومنوں کو یہ فائدہ ہے کہ ہر طرح اپنے دین و ایمان کے اوپر قائم رہے مضبوط رہے کوئی کسی طرح سے کسی راہ سے بے راہ کیا چاہے ہرگز اوسکا تابع نہ ہووے اوس سے یہی کہے تو اپنی راہ چلا جا میں اپنی راہ میں جاتا ہوں مجکو تیری راہ سے کچھ کام نہیں اور اس سورت میں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغمبر ہونے سے پہلے بھی کبھی سوائے خدائے تعالے کے اور کسی چیز کی بندگی نہیں کی تھی جیسے اور اصحاب مسلمان ہونے سے پہلے نادانی سے بت پوجتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی میں رہے خدائے تعالیٰ ہی کی
عبادت کرتے رہے اور اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے اون کافروں کے جواب میں فرمایا کہ
اون سے کہو میں نہ آگے ایسا کام کیا ہے نہ اب کرتا ہوں نہ پھر کبھی کرونگا ہمیشہ خدای
تعالیٰ کی بندگی کرنی یہی میرا دین ہے میں اسی اپنے دین پر قائم ہوں تم جانو تمہارا دین
اور یہ خطاب اون کافروں کے ساتھ ہے جو ہمیشہ کافر رہے کبھی مسلمان نہ ہوئے اللہ
تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے
دین وایمان قائم رکھے محکم رکھے آمین آمین آمین۔

سورۃ النصر مدنیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي ثلث آيات

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو نے دیکھے لوگ داخل ہوتے ہیں اللہ کے دین

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

میں فوج فوج اب پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں اور گناہ بخشوا اُس سے وہ بیشک ہے معاف کرنے والا

ع ۵

سورۃ اذا جاء مدنی ہے اسمیں تین آیتیں ہیں اُنیس کلمے اکیاسی حرف ہیں یہ سورت مکے
کے فتح کرنے کے پیچھے نازل ہوئی۔ جب دین مسلمانی کا خوب قائم ہوا آدمی ہر طرف سے
فوج فوج اس دین میں آنے لگے مسلمان ہونے لگے تب اس نعمت کی شکر گذاری کو
ارشاد فرماتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ جو وقت آئی یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یاری
دینی مدد کرنی خدا کی اور فتح مکہ کی اور لوگوں کی فتح وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ
دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ اور دیکھا تو نے آدمیوں کو داخل ہوتے ہیں خدا کے دین میں
مسلمانی میں گروہ گروہ فوج فوج بہت بہت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ پھر اوس مدد اور فتح کی

شکر گذاری میں سبحان اللہ والحمد للہ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پاک جانو اللہ
کو جھوٹھا وعدہ کرنے سے اور پاک سمجھو خدائے تعالے کو سب عیبوں سے سب نقصانوں سے
شکر کرو خدا کا اپنے پیدا کرنے والے پالنے والے کا جو ایسی ایسی بڑی بڑی نعمتوں کا
دینے والا ہے ظاہرہ باطن کی فتح کشائش بخشنے والا ہے تمکو اور تمہاری امت کو حمد کرو
ثنا کرو صفت کرو تعریف کرو اللہ تعالے کے وعدوں کے سچے کرنے کے اوپر اس آیت میں
اشارت ہے کہ مومنوں کو چاہیے اللہ تعالے کی تسبیح کے ساتھ حمد بھی ملاویں سبحان اللہ
کو الحمد للہ کے ساتھ کہیں اور اول یہ بات جانیں یقین کریں کہ وہ پاک پروردگار تمام
خلق سے بے نیاز ہے سب طرح کی غرضوں سے حاجتوں سے پاک ہے کسی بات کا
محتاج نہیں سب خلق کو جو پیدا نہ کرتا نہ بناتا تو اوسکی خدائی میں کچھ ایک ذرہ نقصان نہ ہوتا
اور اب چاہے تو ایک دم میں سب کو نیست و نابود کر دیوے تو اوسکی بادشاہی میں
کچھ نقصان نہ آوے ہر طرح سے وہ غنی ہے پاک ہے پھر اس بات کے ساتھ یہ بات جانیں
کہ اس پاک پروردگار نے اپنی بے نیازی کے ساتھ مہربانی سے فضل کی راہ و کرم کے سبب
سب خلق کو پیدا کیا اتنے سب کا پالنے والا ہے دنیا و آخرت کے کام بندوں کے آپ
کر دینے والا ہے اپنے دین کو قائم کرنے والا ہے محکم کرنے والا ہے حمد اور تعریفیں اچھی
اوس خاوندہی کو لائق ہیں اور کسیکو لائق نہیں اور جسکو وہ خاوند ایسی تعریف
کے لائق کر دیوے جیسے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو
لائق کر دیا . . . . اور اون کی امت کے مقبول
لوگوں کو کر دیا ہے یہ بھی اوسی خاوند کا فضل ہے کرم ہے وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا
اور معافی مانگو یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) خدائے تعالے سے اپنی امت کے گناہوں
کی بخشش چاہو تحقیق ہے وہ پاک پروردگار ہے توبہ کا قبول کرنے والا ہے جو کوئی
بخشش بخشائش چاہے اوسکے گناہوں کا بخشنے والا ہے اور اس آیت میں اشارت
ہے جو اس فتح کے سوائے میں اور جو فتحیں ہوینگی کسی یار و اصحاب کسی مومن مسلمان کے
دل میں یہ خطرہ آجاوے کہ یہ فتح کافروں کے اوپر مشرکوں کے اوپر ہماری محنت سے

ہماری تدبیروں سے ہوئی ہے تو چاہئیے اوسپر توبہ کرے استغفار کرے اور اسیطرح جو کسی
مومن کا دل ایمان کے نور سے معمور ہو جاوے بڑے بڑے خطرے جاتے رہیں نفس اور شیطان
کے اوپر فتح پاوے تو چاہیئے کہ یہ نہ جانے کہ میری محنت سے ریاضت سے ہوئی جو ایسا
خطرہ آوے تو استغفار کرے گناہ جانے اور جانے کہ سب قدرت خدائے تعالےٰ
کی ہے بغیر اوسکی مہربانی کے مدد کے کچھ نہیں ہوتا۔ خبر میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے آنے سے پہلے ہر روز ستر بار استغفار کرتے
تھے خدائے تعالےٰ سے بخشائش چاہتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تب سے ہر
ہر دن سو مرتبہ استغفار کرنے لگے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس سورت
کے نازل ہونے کے پیچھے نہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کو جو نماز پڑھی ہو اور اوسکے پیچھے استغفار نہ کیا ہو ہمیشہ ہر فرض نماز کے
پیچھے استغفار نہ کیا ہو ہمیشہ ہر فرض نماز کے پیچھے استغفار کرتے تھے اور اس آیت
میں سب مومنوں مسلمانوں کو ارشاد ہے یوں سمجھیں بوجھیں کہ جب حضرت محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو استغفار کا حکم ہو رہا ہے تو اور کوئی امت
کے آدمیوں میں دوسرا کون ہے جو اپنے آپ کو استغفار کا محتاج نہ جانے سب
مومن کیسی ہی ولایت کے درجے کو پہنچیں کیسے ہی عبادت بندگی کرتے رہیں خدمت
میں حاضر رہیں چاہیئے کہ آپ کو تقصیر وار ہی بوجھتے رہیں گنہگار جانتے رہیں
ہمیشہ توبہ واستغفار کرتے رہیں بخشش اور بخشائش مانگتے رہیں اپنا کچھ حق اللہ
تعالےٰ کے اوپر شکر کا بندگی کا ذکر کا فکر کا ثابت نہ کریں ہمیشہ اوس پاک پروردگار کا
حق فضل وکرم کا احسان کا ہر طرح کا جان ومال بوجھتے رہیں اپنے تئیں تقصیر مند
ہر طرح سے سمجھکر گناہوں کی معافی مانگتے رہیں اس راہ میں فضل وکرم کے امیدوار
رہیں اور اس سورت میں یہ اشارت ہے کہ یہ مسلمانی کا دین اللہ کا دین ہے اس دین کو
دین اللہ فرمایا اور یقین جاننا چاہیئے کہ جواب مقبول دین ہے وہ یہی دین ہے اور دین
اب کوئی مقبول نہیں جو کوئی مسلمانی کے دین میں رہ کر مسلمانی کا کام کرے گا اوسکو

قبولیت خدائے تعالیٰ کی حاصل ہووے گی سب مقصدوں کو آپ سے آپ اس دین کا صاحب پہونچا دیویگا اور جو کوئی اور دین کا کام کریگا کیسا ہی ہوجاوے خواہ پانی کے اوپر چلے خواہ ہوا میں اوڑے آخر کو ڈوبے گا پیچھے گریگا خوار ہوویگا نامقبول ہی رہیگا اور اوس دین کا محکم ہونا قائم ہونا جو بہت بڑی نعمت تھی اپنے محبوب کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بخشی اور اونکے طفیل سو تمام امت کو بخشی اس نعمت کی شکرگذاری سب کے اوپر لازم ہے پھر اس نعمت کی شکرگذاری میں [illegible] قصور ہوجاوے تو اسواسطے استغفار کا حکم ہوا اس حکم میں سب کو لازم ہے کہ اپنے دین وایمان کی سلامتی کا شکر کرتے رہیں اور اس شکر کرنے میں شکر کا حق اداکرنے میں آپ کو تقصیروار سمجھتے رہیں ہمیشہ استغفار کرتے رہیں گناہوں کی بخشش مانگتے رہیں یہ سورت قرآن کی سورتوں میں آخر کو نازل ہوئی ہے آخر کی سورت اترنے میں یہی سورت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ سورت اتری پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایکدن کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور فرمایا ایک بندے کے تئیں خدائے تعالیٰ نے اختیار دیا ہے دنیا میں رہنے کا اور وفات کا چاہے دنیا میں رہے چاہے وفات پاوے اوس بندے نے وہ بات اختیار کی جو آپ کو حق تعالیٰ کی طرف پہونچاوے حضرت امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنکر اس بات کو سمجھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی بابت فرماتے ہیں یہ سمجھکر اون کی جدائی یاد کرکے روئے پھر دو برس کے پیچھے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حجۃ الوداع آخر کا حج کیا اون دنوں یہ آیت نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اس آیت کے اوترنے میں اور وفات میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے اسی دن کا تفاوت تھا پھر یہ آیت اوتری یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ اس آیت اور وفات سے پینتیس دن کا فرق تھا پھر اسکے پیچھے یہ آیت نازل ہوئی وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ یعنی ڈرو پرہیزگاری کرو اوس دن کے واسطے جو رجوع کروگے اوس دن

میں اللہ تعالے کیطرف اور قیامت کے دن کا کام جس دن میں خدائے تعالے کے حضور میں حاضر کیئے جاؤگے دنیا میں کر رکھو پھر یہ آخر آیت ہے قرآن مجید کی اسکے پیچھے کوئی آیت نہیں اُتری .... اکتیس کے دن کے پیچھے ایک روایت میں ساٹھ دن کے پیچھے ربیع الاول کے مہینے میں بارھویں تاریخ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وفات پائی حضرت کا وصال ہوا دونوں جہان کے مقصود کو پہنچے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سورۃ اللهب مکیة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وهی خمس ایات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝

ہلاک ہوجیو ہاتھ ابولہب کے اور ہلاک ہوجیو نہ کفایت کیا اوسکو مال اسکے نے اور جو کچھ کمایا

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝

شتاب داخل ہوگا آگ شعلہ والی میں اور جورو اسکی اوٹھانیوالی لکڑیوں کی

فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

بیچ گردن اوسکی کی ہے رسی پوست کھجور سے

سورۃ لہب مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں ہیں چوبیس ۲۴ کلمے اکیاسی حرف ہیں خبر میں آیا ہے پہلے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کچھ حکم احکام پیغمبری کے اور ارکان اسلام کے کسی کے اوپر پہنچائے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنے خبردو قیامت کے دن کی سختی کی اپنے خویش قرابتوں کو جو بہت نزدیک ہیں راہ ہدایت کی اون کو سمجھاؤ اور اپنی پیغمبری کی بات ظاہر کرو اس حکم کے آنے سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ملے سے ایک دن باہر نکلے پہاڑ کے اوپر جسکا صفا نام ہے تشریف لائے بیٹھے اور اپنے سب خویش بھائی بندوں کو بلا بھیجا سب آئے جمع ہوئے پوچھا ہمکو واسطے بلایا ہے تم نے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ و

وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تم میرے تئیں سچا جانتے ہو میرے سچ کہنے کے اوپر یقین رکھتے ہو سبھوں نے کہا ہم تم کو سچا جانتے ہیں کبھی تم سے کوئی جھوٹ بات ہمکو معلوم نہ ہوئی پھر فرمایا کہ جو میں تمکو خبر دوں کہ ایک دشمن تمہارا لوٹنے مارنے کے واسطے آتا ہے فلانے وقت آویگا لوٹے گا اسبات کو میری سچ جانوگے سبھوں نے کہا ہم تمکو راست گو سچا جانینگے پھر حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور تمہاری ایسی ہے جیسے ایک شخص کہیں جاتا تھا ایک فوج دشمن کی اونے دیکھی اوسکی قوم کے لوٹنے مارنے کے واسطے آتی ہے اون نے یہ بات معلوم کرکے شتاب آکر اپنی قوم کو خبر دی کہ دشمن تمہارے اوپر آتا ہے شتابی سے اپنا اپنا ٹھکانا پکڑو آپ کو بچاؤ سنبھالو اسیطرح سے میں تمکو آخرت کے حال کی سختی کی خبر دیتا ہوں تم ایمان لاؤ مسلمانی کا دین اختیار کرو بتوں کے پوجنے کو چھوڑو آخر کو اللہ تعالے کے حضور میں جانا ہے جو کوئی ایمان لاویگا اچھا کام کریگا نجات پاویگا اور جو کوئی اسبات کو نہ سنیگا دوزخ کے عذاب میں پڑے گا پھر اسیطرح کی باتیں فرماکر ہر ایک آدمی کو اپنے اہلبیت میں خطاب کیا اے فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا محمد کی بیٹی اے صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی محمد کی پھپھی لے عبدالمطلب کی اولاد اے بنی ہاشم لے فلانے میں مالک نہیں اللہ تعالے کے حکم ہیں کسی چیز کا جو ایسے حال کے اوپر رہوگے تمکو خدا کے عذاب سے دوزخ سے چھڑا نہ سکونگا۔ اسبات کے اوپر بھروسا مت رکھو کہ تم میرے خویش و قراتی ہو میرے نزدیکی ہو اور پھر تم اس کفر اور شرک میں ہو اور میں تمکو عذاب سے چھڑا سکوں مجھکو یہ قدرت نہیں ایمان لاؤ مسلمان ہو مسلمانی کے کام کرو حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اسطرح کی باتیں کیں ہدایت فرمائی جس کسیکو سعادت تمنا کی نصیب تھی خوش ہوا ایمان لایا مسلمان ہوا راہ پائی اور جو لوگ بے نصیب تھے ناخوش ہوئے ابو لہب حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا چچا تھا مشرک تھا یہ باتیں سنکر ناخوش ہوا اور کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم تمنے ہمکو ایسی بات کیواسطے بلایا تھا جمع کیا تھا تبا لک ہلاکی ہو تجھکو ایسی بے ادبی کی باتیں کہکر

اوٹھ گیا اور اور لوگ بھی چلے گئے۔ تب یہہ سورۃ نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ ہلاک ہوویں ٹوٹے جاتے رہیں دونوں ہاتھ ابو لہب کے دنیا و آخرت
اوسکی جاتی رہے ہلاک ہووے ابولہب وَتَبَّ اور ٹوٹ گئی ہلاک ہوا ابولہب دنیا
کی خوبی اسکی جاتی رہی بے ادبی کرنے کے سبب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی خدمت میں۔ روایت ہے کہ جب یہ سورت اللہ تعالےٰ نے بھیجی ابولہب کو خبر ہوئی
غصے ہوکر ایک پتھر ہاتھ میں لیکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف قصد کیا
حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور امیر المومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ کعبے میں
بیٹھے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اوسکو اس حال میں دیکھکر عرض کی کہ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہ ملعون غصے سے آتا ہے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے پرواہ نہیں وہ مجھکو نہ دیکھ سکیگا پھر وہ نزدیک آیا حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھکر پوچھا تیرا یار کہاں ہے مجھکو خبر پہونچی ہے کہ وہ میری ہجو کرتا
برا کہتا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے تیری ہجو نہیں کی خدا تعالے نے تیری برائی کی حقیقت بیان کی ہے اوسنے کہا
جو اوسکو پاتا تو منہہ میں پتھر مارتا یہ بات کہکے پھر گیا۔ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کو دیکھ نہ سکا پھر ہمیشہ دشمنی کرتا رہا آخر کو ہلاک ہوا دوزخ میں پڑا اور اوسکے بیٹے
کا نام عتبہ تھا حضرت پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا داماد تھا بی بی
رقیہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بیٹی اوسکے نکاح میں تھیں جب تبت
یدا نازل ہوئی ابولہب نے بہت دشمنی سے اپنے بیٹے کو کہا میری خوشی چاہتا ہے تو
رقیہ کو طلاق دے عتبہ نے طلاق دیا اور اوسنے بے ادبیاں کیں حضرت نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے اوس بدبخت کو بہت آزردہ ہوکر بددعا کی فرمایا الٰہی اوسکے
اوپر اپنے کتوں سے ایک کتا موکل کر اس بددعا کے سبب ایک دن راہ میں مسافرت
میں ایک شیر نے اوسکو پکڑکر مار ڈالا کھا گیا مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ

اور نہ کیا دفع کیا اوس سے دنیا و آخرت کی خرابی و خواری کو دوزخ کے عذاب کو اس ابولہب
سے اُسکے مال نے اور اوس چیز نے جو کسب کیا یعنے اوسکا مال و اولاد اوسکے
کچھ کام نہ آئے سوداگری کے مال اور اوسکے بیٹوں نے اوسکو کچھ فائدہ نہ دیا
کسی چیز نے اوسکو دوزخ کے عذاب سے نہ چھڑایا سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝
شتاب داخل ہوویگا دوزخ کی آگ میں شعلہ مارنے والی بھڑکنے والی جو ہمیشہ بھڑکتی رہےگی
کبھی بجھنے کی نہیں وَّامْرَاَتُهٗ ؕ اور داخل ہووے گی ابولہب کے ساتھ اوس
جلتی دوزخ کی آگ میں جورو اوسکی ام جمیل حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ اوٹھانے والی
لکڑیوں کی فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ گردن میں اُسکے رسی ہے خرماکے درخت
کے پوست کی اس آیت میں کئی باتوں کیطرف اشارت ہے ایک بات ہے کہ اس
آیت میں ابولہب کی اور اوسکی جورو کی خست بخیلی کم بختی کا بیان ہے مال و دولت
اُسکے پاس بہت تھا اس فراغت کے ساتھ بخیلی کے سبب اپنے گھر کی لکڑیاں جلانی
کی جنگل سے توڑکر خرماکے درخت کے پوست کی رسی سے پشتارا باندھ کر پیٹھ کے
اوپر دھر کر لاتی تھی ابولہب کا مال کچھ کام نہ آیا دنیا میں وہ اور اوسکی جورو دونو
اس خواری میں رہے اور آخرت میں ال کے ساتھ دوزخ میں پڑینگے جس کم بخت
کے اوپر خدائے تعالے کا غضب پڑتا ہے اوسکا یہ حال ہوتا ہے اللہ تعالے مومنوں
کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے اور دوسری یہ بات ہے جو وہ ام جمیل حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہمسائے میں رہتی تھی اور حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
یاروں کے ساتھ بہت بڑی دشمنی رکھتی تھی رسی گلے میں ڈالکر باہر جنگل میں
جاتی اور وہاں سے کانٹے ببول کے توڑکر بوجھا باندھ کر لاتی اور حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم جو کعبے میں نماز کے واسطے جاتے تھے وہ کانٹے راہ میں
ڈالدیتی تھی بہت اصحاب یار حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ننگے پاؤں رہتے
تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مبارک قدموں میں اور یاروں کے پاؤں

میں وہ کلنے لگتے چھبتے درد ہوتے اللہ تعالے نے اوسکو برے حال سے مارا ایکدن
بوجھا باندھ کر لاتی تھی راہ میں ایک بڑا پتھر تھا اوس بوجھے کو پتھر کے اوپر رکھ آپ
اوس پتھر کے اوپر آرام کرنے کے واسطے لیٹی وہ بوجھا سر کیطرف سرکادی گلے
میں رسی پڑی رہی سوگئی وہ بوجھ حکم سے خدا کے نیچے زمین کے گر گیا وہ رسی
اُسکے گلے میں بند ہوگئی گلا گھٹ کر تڑپ تڑپ کر مرگئی اوسیطرح سے دوزخ میں چلی
گئی اور تیسری بات یہہ ہے کہ اس بدبخت عورت کا یہ بُرا کام تھا کہ سخن چینی کرتی تھی
ایک جگہہ کی بات دوسری جگہہ میں لیجاتی تھی ادہر کی اُدہر لگاتی لوگوں کے درمیان
دشمنی ڈالدیتی لڑائی کرواتی مسلمانوں کی باتیں لیئے پھرتی ....
.... یہ بہت
بُری خصلت ہے جسمیں یہ خصلت ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آگ جلانے کے واسطے
لکڑیاں ڈہونڈہ لاکر آگ میں ڈالتا جاوے آگ بھڑکاتا جاوے اسیطرح سے مردود
سخن چین عورتیں ہوتی ہیں باتیں ادہر اُدہر کی لیجاکر دشمنی کی آگ آپس میں
جلاتی ہیں اس سبب اپنی گور میں آگ لگاتی ہیں اسواسطے اوس بدبخت عورت کو
حمالۃ الحطب لکڑیاں ڈہونے والی ایسی باتیں کہیں فرمایا اور چوتھی بات یہہ ہے اس بدبخت
کو ان کاموں کے سبب ان باتوں کے عذاب میں دوزخ کے درمیان آگ کی لکڑیاں
پہاڑ برابر بوجھ باندہ کر عذاب کے فرشتے اوسکی گردن پر پیٹھ پر رکھکر دوزخ کی آگ میں
ڈہکیل دینگے اور دوزخ کی بڑی بڑی لوہے کی زنجیروں کو ستر ستر گز کی اوسکے حلق
میں ڈالکر نیچے کی راہ سے نکال کر اوسکے گلے میں پھانس کر دوزخ میں گھسیٹ کر
کھینچینگے اسیطرح سے ہمیشہ ہمیشہ عذاب کرتے رہینگے اور اوسکا گلا رسی سے گھونٹ
گھونٹ کر عذاب کرینگے۔ مومنوں مسلمانوں کو چاہیئے ایسی بُری خصلتوں سے جو کسی
میں ہوویں توبہ کریں کسی مسلمان کو آزار نہ دیں غیبت سخن چینی چغلخوری نہ کریں جھوٹ
تہمت کسی پر نہ دیں اور جو بری خصلتیں بد خصلتیں ہیں چھوڑ دیں مسلمانی کے اچھے
کام اچھی باتیں اچھے نیک راہ اختیار کریں جس سے عذاب میں دوزخ کے گرفتار نہ ہوویں

بہشت میں پہنچیں خوبیاں پاویں آرام پاویں آمین آمین آمین :-

سورۃ الاخلاص مکیۃ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وھی اربع ایات

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ یَلِدۡ ۝ وَلَمۡ
کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اوسنے اور نہیں

یُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝
جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اسکے برابری کرنے والا کوئی

سورہ اخلاص مکی ہے اسمیں چار آیتیں چودہ کلمے سینتالیس حرف ہیں تفسیر میں لکھا ہے کہ بعضے آدمی حضرت موسےٰ کی امت یہود حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں آئے سوال کیا پوچھا اے ابوالقاسم تو ہمارے آگے اپنے خدا کی صفت کر تعریف کر ہم بوجھیں سمجھیں تو تیرے خدا پر ایمان لاویں ہمنے تورت میں خدا کی صفت دیکھی ہے۔ ہم جانتے ہیں تم کہو خدا کیا چیز کھاتا ہے کیا پیتا ہے کاہکا ہے کس چیز کا ہے سونے کا ہے یا روپے کا ہے اوسنے کسکی میراث پائی ہے پھر اس سے کسکو میراث پہنچیگی۔ اس بات کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون لوگوں کے جواب میں کہ جو خدائے تعالےٰ کی صفت پوچھتے ہیں وہ خدا ایک ہے اپنی ذات میں صفات میں اور کوئی دوسرا اوسکا ساجھی نہیں کوئی اوسکا شریک نہیں نہ ذات کسی کی خدا کی سی ذات ہے نہ صفت کسی کی خدا کی سی صفت ہے ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ اللہ تعالےٰ صمد ہے بے نیاز ہے کسی بندے کا کسی چیز کا محتاج نہیں کھانے پینے کی اسکو حاجت نہیں سب کوئی اور سب کچھ محتاج ہیں وہم اور فہم سب کے اوسکی معرفت میں اُسکے پہچاننے میں عاجز ہیں عقل اوسکی ذات اور صفات کے کمال کو

خوبیوں کو تمام پا نہیں سکتی بے حد خوبیاں ہیں اوسکی ذات میں بے نہایت کمال ہیں اوسکی صفتوں میں جتنا اوسنے آپ کو جتایا ہے اوتنا ہی عقلوں نے پایا ہے لَمْ يَلِدْ ۙ نہیں جنا اوسنے کسیکو کوئی اُسکا بیٹا نہیں نہ عزیر علیہ السلام جیسے یہود نادانی سے کہتے ہیں اور نہ عیسے علیہ السلام جیسے انصاری کہتے ہیں وَلَمْ يُولَدْ ۙ اور نہیں جنا گیا کسی سے وہ پاک پروردگار کسیکا بیٹا نہیں کسینے اوسکو جنا نہیں وہ ہمیشہ آپ سے آپ ہے نہ اوسکا کوئی ماں باپ ہے نہ کوئی بیٹا ہے نہ جورو ہے نہ فرزند ہے سب کوئی اوسکے پیدا کیئے ہوتے ہیں بنائے ہوے بندے ہیں اور جو کوئی ماں باپ اور جورو اور فرزند رکھتا ہے وہ خدا نہیں خدائی کے لائق نہیں اور خدائے تعالے سب طرح کے عیبوں سے نقصانوں سے پاک ہے وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۙ اور نہیں ہے خدا کا کفو برابر کوئی وہ بے ہمتا و بے مانند ہے ایسا ہے یا ویسا ہے یہاں ہی وہاں نہیں ایسی بات کو اوسکی ذات اور صفات میں راہ نہیں جوڑے اور جورو سے جفت سے پاک ہے اوس پاک خاوند کی برابری کسیطرح کسی چیز کو سزاوار نہیں اس سورت میں تمام حقیقت توحید کی اور معرفت پروردگار کی اور اوسکی سب طرح کی صفتوں کا بیان ہے ایک صمد کے نام میں سب طرح کا بیان ہے بے نیاز ہے۔ وہ پروردگار ہر طرح سے بے نیاز ہے تو ہر طرح کے کمال اسمیں چاہیئیں علم وحیات قدرت وسمع وبصر وکلام ورحم وکرم اور سب صفتیں اور سب خوبیاں اوس بے نیاز کو لازم ہیں جو ایک صفت کمال کی نہ ہووے تو محتاج ہووے بے نیاز نہ کہا چاہیئے اور سب طرح کے عیبوں سے پاک چاہیئے جو ایک بھی عیب ہووے کسیطرح کا تو بے نیاز نہ کہا جاوے صمد کا نام فرمایا جس میں سب طرح کی بات ہے اور اس سورت میں بہت بیان پروردگار سے بہت کچھ باتیں بھید کی بھری ہوئی ہیں حدیث میں فرمایا ہے سورۂ اخلاص کے پڑھنے میں تہائی قرآن تیسرے حصے قرآن پڑھنے کا ثواب ہے تین بار پڑھنے میں تمام قرآن کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور اسبات کا ایک بھید ہے بڑے بزرگ لوگوں نے دین کے فرمایا ہے قرآن کے سب طرح کے بھید ہزاروں بھید ہیں وے کل بھید تین قسم ہیں ایک قسم

ایک قسم بیان ہے اللہ تعالے کی معرفت کا توحید کا ثنا صفت کا دوسری قسم شریعت
کی حکم کے احکام کا بیان ہے قصے مثالیں سب اس قسم میں داخل ہیں تیسری قسم بیان ہے
آخرت کا وعدہ وعید بہشت و دوزخ اور جو کچھ اس جہان کی بات ہے ان تینوں قسموں
میں ایک قسم کی بات ثنا و صفت توحید و تنزیہ معرفت پروردگار کی وہ اس سورت میں
تمام ہے اسواسطے قرآن مجید کی تیسرے حصے کے برابر ہے اسکے پڑھنے کی بڑی بڑائی
اور بہت فضیلت ہے حدیث میں بہت فضیلتیں اس سورت میں فرمائی ہیں فرمایا ہے
جو کوئی قل ہو اللہ احد ہر نماز کے پیچھے دس بار پڑھے میں ایک محل بہشت میں پڑھنے والی
کے واسطے تیار رہتا ہے اللہ تعالے اس سورت کی برکتیں مومنوں کے نصیب کرے
آمین آمین آمین۔

سورۃ الفلق مدنیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وھی خمس آیات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِن شَرِّ
کہو پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار صبح کے — برائی سے چیز کے جو پیدا کیا ہے — اور برائی اندھیرا کرنے والی

غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ○ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَ
کی سے — جس وقت چھپ جاوے — اور برائی حسد کرنے والی کی سے پھونک — گرہوں کے — اور

مِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ○
برائی حسد کرنے والے سے جب حسد کرے

سورہ فلق اور سورہ ناس مدنی ہے سورہ فلق میں پانچ آیتیں اور ستر ہ کلمے بہتر حرف ہیں
تفسیروں میں بیان ہے کہ ایک یہودی تھا لبید نام اوس یہودی کی دو بیٹیاں تھیں بڑی
ساحرہ جادوگر تھیں انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوپر جادو کیا وہ ایسا جادو تھا جو اور
کسی کے اوپر ہوتا تو [illegible] مرجاتا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طبیعت
کے اوپر بیماری [illegible] بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ چھ مہینے حضرت

پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے عیال کے ساتھ صحبت نہ کر سکے اور چلنے میں اس طرح
ہوئے تھے جیسے کسی نے پاؤں کو بند کیا ہے پھر اسطرح ہوئے کہ اکثر لیٹے رہتے اور اٹھنے کی
طاقت کم ہو گئی ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمانے لگے کہ میں کچھ سوتا تھا
کچھ جاگتا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام اور ایک فرشتہ ہوا وس فرشتہ کو کبھی آگے کبھی نہیں دیکھا
تھا آئے جبرائیل علیہ السلام میرے سرہانے کیطرف آکر بیٹھے اور وہ فرشتہ بائیں کو
بیٹھا اوس فرشتے نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کیا ہوا ہے کیا آزار ہے انکے تئیں
جبرائیل علیہ السلام نے کہا جادو کیا ہے کسینے پھر اوس فرشتے نے پوچھا کن نے جادو کیا
ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا لبید اعصم یہود کی بیٹیوں نے کیا ہے پھر اوس فرشتے نے پوچھا کیا کیا
ہے کس کس طرح کیا ہے کس جگہ رکھا ہے - جبرائیل علیہ السلام نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی کنگھی کرتے ہوئے دندانے میں اونکے بال لگا تھا اس بال میں ایک صورت
بنائی ہے کمان کی چلے میں اس سب کو جمع کر کر گیارہ گرہیں دی ہیں پھر ایک خرمے کی
لکڑی میں رکھکر فلانے کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے گاڑ دیا ہے پھر اوس فرشتے نے پوچھا
کیا کیا چاہیئے جو اثر جاتا رہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کوئی آدمی وہاں جاوے اوس
کوئیں سے وہ سب نکال لاوے وے گرہیں کھلیں تب چنگے ہووینگے یہ بات کہکر دونوں
فرشتے غائب ہوگئے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ باتیں تمام سنیں
حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو بلایا فرمایا اس جگہ کوئیں میں جو سب کچھ نکال لاؤ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ حکم کے موافق جاکر
وہ تھیلی نکال لائے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جسطرح کہا تھا اوسطرح پایا پھر وہ گرہیں لوگوں نے چاہا کہ کھولیں
پر نہ کھلیں تب جبرائیل علیہ السلام اوس وقت یہ دونو سورتیں لائے اللہ تعالے نے اس جادو کو دور ہونیکو واسطے یہ دونو سورتیں بھیجیں
دونو سورتوں کی گیارہ آیتیں حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آیت آیت پڑھتے تھے - ہر
ایک آیت کے پڑھنے میں ایک ایک گرہ بغیر ہاتھ لگانے آپ سے آپ کھلجاتی تھی
گیارہ آیتوں کے پڑھنے سے گیارہ گرہیں کھلگئیں اوسیوقت حضرت پیغمبر صاحب
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صاحب کا تمام آزار جاتا رہا اسطرح ہوا جسطرح کوئی
بندھن میں بندھا ہوا تھا چھٹ گیا ان سورتوں کی برکت سے سب بلائیں بھاگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پناہ پکڑتا ہوں میں فلق
کے پروردگار کی جسنے رات اندھیاری سے صبح کی سفیدی نکالی اندھیاری سے اوجالا
کردیا اور ہر ایک بند کا کھولنے والا بند ھی چیزوں سے چیزیں نکالتا ہے تخم سے
دانے نکالتا ہے تخم میں دانے بند ہیں پھر زمین میں پڑتے ہیں بند ہوتے ہیں درختوں
کو نکالتا ہے حکم سے ہر بند کا کھولنے والا ہے کھیتیاں پیدا کرتا ہے ابر سے مینھہ برساتا
ہے بادل سے باران کھولتا ہے حیوان کی خلقت آدمیوں کی پیدائش اول
کہیں بند تھی کھولدی پھر ہر ایک آدمی ایک وقت اپنے باپ کی پیٹھ میں بند
ہے وہاں سے کھولکر اپنی ماں کے پیٹ میں پہنچاتا ہے پھر پیٹ میں بھی بند ہے ایک
درجے سے اور درجے میں لاکر باہر دنیا میں نکالتا ہے اس قید سے چھٹاتا ہے پھر
لڑکاپن کی قید میں رہتا ہے کچھ کام نہیں کرسکتا وہی خاوند قوت بخشتا ہے زور بخشتا
جوانی کے درجے میں پہنچاتا ہے سب کام کے لائق کردیتا ہے۔ پھر اس حال میں بھی
بہت بہت قیدوں میں بند ہوتا ہے۔ دنیا کی کتنی حاجتوں کی قید میں کھانے پینے کی قید
ہر چیز کی حاجت میں بند پڑجاتا ہے پھر ان بندوں کو وہ خاوند کھولدیتا ہے سب کے کام
کردیتا ہے روزی رزق کی راہ بتاتا ہے۔ ہر ایک کو ہر ایک طریق سکھا دیتا ہے۔ پھر
بھی قیدوں میں بند ہے جہالت کے نادانی کے کوئیں میں پڑا ہوا ہے اپنے پیدا کرنے
والے روزی دینے والے کو نہیں جانتا ہے اسکے اوپر ایمان نہیں لاتا اوسکی بندگی
بجا نہیں لاتا اوس راہ کے بتانے والے جو پیغمبر ہیں امام ہیں پیغمبروں کے خلیفے
ہیں ہادی ہیں پیر ہیں مرشد ہیں اونکو نہیں پہچان سکتا اون کے اوپر ایمان نہیں لاسکتا
مرنے کے پیچھے کی بات سے غافل ہے آخرت کی کچھ خبر نہیں اس جہان کا کیا برا ہے
کیا بھلا ہے کچھ نہیں سمجھتا دنیا ہی کے بھلے برے کو سمجھتا ہے۔ دنیا کے بھلے کا جو اپنی
طبیعت کے موافق ہووے جس میں نفس کی خوشی ہاتھ لگے وہی کام کرتا رہتا ہے
یہ قید ایسی بری قید ہے جو اس سے دنیا میں نہ نکلے تو ہمیشہ ہمیشہ خواری ہی میں بند پڑا ہے

ایسا گہرا کنواں ہے جواب اس زندگانی میں اس کنوئیں سے باہر نہ آوی تو خوار ہووی ہمیشہ ڈوبتا ہی چلا جاوی پھر وہ ایسا خاوند ہے جو اسنے اس قید سے نکلنے کی کھلنے کی راہ بتادی پیغمبروں کو بھیجا کتابیں بھیجیں قرآن بھیجا اسطرح سے لاکھوں کروڑوں کی بندیں کھول دیں سب قیدوں سے اونہیں چھڑا دیا ہمیشہ کے آرام کے گھر میں پہنچا دیا اور جو کوئی اس بات کو نہ سمجھا نہ بوجھا اور مسلمانی کے دین کی قدر نہ بوجھی مسلمانی کے کاموں کو بہت بڑا کام نہ جانا نہ کیا اس بچاری قید میں اس بلا کے گھر میں کنوئیں میں پڑا رہیگا خراب ہوتا چلا جائیگا یہی ایک بھید ہے کہ جو حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فلق ایک کنوئیں کا نام ہے دوزخ میں جب اوس کنوئیں کا منہ کبھی کھلتا ہے تو اوسکے عذاب کی سختی سے سب دوزخی فریاد کرنے لگتے ہیں آگ کی گرمی بہت بڑھ جاتی ہے فرمایا اوس کنوئیں کئی قسم کے آدمیوں کی جگہ ہے ایک بادشاہ حاکم جو ظالم ہیں ظلم کرتے ہیں حق ناحق کو نہیں پہچانتے ہیں اور وے لوگ جو یتیموں کا مال لیکر اوسمیں خیانت کرتے ہیں اونکو محروم کرتے ہیں اور وے لوگ کہ جو حاکموں سے بادشاہوں سے مسلمانوں کے ضروری کاموں کے واسطے مال لیتے ہیں جیسے مسجد بنانا پل کنواں سرائے اور خیر خیرات پھران کاموں میں نہ لگا کر آپ تغلب وتصرف کرتے ہیں کھا جاتے ہیں اور وے لوگ جو حاکموں سے سرداروں سے لوگوں کی چغلیاں کھاتے ہیں بات لگاتے ہیں بند ہواتے ہیں لٹواتے ہیں اون لوگوں کا نام عریق ہے فرمایا العَرِیْقُ فِی النَّارِ یعنے ایسے لوگ جو کسیکا حال حاکموں کو بتا دیتے ہیں دوزخ میں جاوینگے اور وے لوگ جو امرد لڑکوں کے ساتھ لواطت کرتے ہیں بڑا کام کرتے ہیں اور وے لوگ جو ایسا کام کرواتے ہیں اون سب لوگوں کی اس عذاب کے کوئیں میں جگہ ہووینگی عذاب کھینچتے رہینگے ایسی ایسی طرح کی قیدوں اور بندوں میں آدمی گرفتار ہوتے ہیں بند پڑے رہتے ہیں ایسی محکم قیدوں سے نادانی کی طبیعت کی عادت کی وہی پروردگار نکال دینے والا ہے اون قیدوں کا کھول دینے والا ہے ایسے قادر مہربان خاوند کی پناہ لیتا ہوں مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بدی سے برائی سے اوس چیز کی جو پیدا کیا ہے اوسنے پناہ مانگتا ہوں اون چیزوں کی شرارت سے جو پیدا کیا ہے دکھ دینے

والے ضرر پہنچانے والے آدمی جان بھوت بلا شیطان باگھ بھیڑیا سانپ بچھو اور سب بلائیں
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور بدی برائی اندھاری رات کی جسوقت در آتی ہے
عالم میں داخل ہوتی ہے اندھیارا اوسکا سب چیزوں کو گھیر لیتا ہے سب بلائیں اسیوقت
نکلتی ہیں چور جن بھوت باگھ بھیڑیا سانپ بچھو یہ سب چیزیں اندھیارے میں رات کے
ظاہر ہوتی ہیں اور اپنا کام کرتی ہیں۔ اسیطرح جہاں کہیں جس دل میں علم کا نور نہیں (ایمان کا نور نہیں)
اور وہ نور جس نور سے سوجھ پڑتی ہی نہیں ہے بالکل جہل کا نادانی کا بے ایمانی کا
اندھیارا اوس دل میں چھا رہا ہے ایسے ہی دلوں میں ایمان اور مسلمانی کے کام سستی
اور غفلت کے سبب درست نہیں ہوتے اور بری خوئیں خصلتیں بھر گئی ہیں شیطان
چوروں کیطرح آن کر جو کچھ تھوڑا بہت ایمان اور مسلمانی کا خزانہ ہے چرا لیجاتا ہے ہزار
ہزار مکر و فریب پیچ دیکر لوٹتا ہے ایسی اندھیاری میں بڑے خطروں کے سانپ برے
خیالوں کے بچھو نکل نکل کر آدمی کی حقیقت کو کاٹتے ہیں ایسے دنیا میں لاکھوں کروڑوں
آدمیوں کو کچھ خبر نہیں ہے آخرت میں سب درد دکھ خرابی اوپر آوے گی ظاہر ہو جاوینگی
ایسی بلاؤں سے اون اندھیاروں کی پناہ مانگتا ہوں وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ
اور پناہ مانگتا ہوں اُس خاوند کی جو کھولنے والا ہے برائی ضرر کو اون عورتوں کی جو سحر
کرتی ہیں جادو کرتی ہیں منتر پڑھ کر پھونکتی ہیں ڈوریوں کی گرہوں میں وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
اِذَا حَسَدَ اور پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار کی بدی برائی شر سے حسد کرنے والے
جادو کرنے والے کی جسوقت وہ اپنے حسد کو دشمنی کو ظاہر کرے بدی پہنچایا چاہے اس
سورت میں اول ہر چیز کے شر کو عام فرمایا پھر تین شروں کو بدیوں کو خاص کیا ایک
اندھیاری رات کی بدی بہت بڑی شر ہے اسکی اندھیاری کی کچھ حقیقت معلوم ہو جاتی ہیں آتی کیسطرح اندھیارا ہو وہی
ہر طرح کا شر ہے دوسری شرارت جادوگروں کی یہ شرارت بھی بہت بڑی ہے اچھا اور جادوگری بھی [illegible] ایمانی جاوے
نہیں ہو سکتا جس بات سے ایمان جاوے اوس بات کے اوپر لات مارے خاک ڈالے
اور تیسری بدی حسد کی ہے یہ بھی بہت بڑی بلا ہے آدمی کے درمیان میں یہ بلا سب
سے بہت بڑی ہے اس سے بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں حدیث شریف میں فرمایا ہے

الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب یعنے حسد کرنا جو کسی میں ہوتا ہے وہ اوسکو خوار
کرتا ہے جو کسی مومن مسلمان میں ہووے تو اوسکے نیک عملوں کو اچھے کاموں کو اسطرح
سے کھا جاتا ہے دور کرتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا لیتی ہے نیست نابود کر دیتی ہے
جس کسی میں حسد ہوتا ہے اوسکے نیک عمل جاتے رہتے ہیں حسد نشانی قیامت میں خالی ہاتھ
جانے کی حسرت میں پشیمانی میں افسوس میں پڑنے کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں حسد کفر کی بیخ ہے کافروں کی جڑ ہے اول سب گناہوں میں تکبر تھا اور حسد
تھا شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے اوپر تکبر کیا حسد بھی کیا کافر ہو گیا کئی لاکھ
برس کی بندگی اوسکی خاک میں مل گئی جاتی رہی مردود ہو گیا پھر دنیا میں آدمیوں میں
پہلا گناہ جو پیدا ہوا حسد تھا قابیل نے ہابیل کے اوپر حسد کیا دونو بھائی تھے حضرت آدم
علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے حسد کرکے ہابیل کو مار ڈالا کافر ہو گیا اللہ تعالے نے اوسکا
ایمان گناہ کے سبب دور کر دیا مردود کر دیا حسد بڑی سخت بلا ہے مومنوں کو چاہیئے کہ ان
سب شروں سے برائیوں سے بلاؤں سے اللہ تعالے کی پناہ مانگتے رہیں ایمان اور مسلمانی کے
قائم رہنے کی فکر کرتے رہیں ظاہر باطن کے گناہوں سے بھاگتے رہیں تو امید ہے کہ وہ
خاوند ان کو اپنی پناہ میں رکھے۔

وھی ستّ آیات	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الناس مدنیۃ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝
کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود لوگوں کے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ
برائی وسوسہ ڈالنے والے چھپ جانے والے سے جو وسوسہ ڈالتا ہے

فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝
بیچ سینوں لوگوں کے جنوں سے اور آدمیوں سے

سورہ والناس مدنی ہے بعضے کہتے ہیں کی ہے اس میں چھ آئتیں تیس کلمے اسی حرف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم اور جو لوگ کہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت میں ہیں سب کو خطاب ہے ہر اک مومن مسلمان کو چاہیئے کہے۔ پناہ لیتا ہوں میں آدمیوں کے پالنے والے کی مَلِكِ النَّاسِ ۙ آدمیوں کے بادشاہ کی اِلٰهِ النَّاسِ ۙ آدمیوں کے معبود کی جسکی بندگی سب کو لائق ہے وہی معبود برحق ہے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ بدی سے شرارت سے وسوسے خطرے سے شیطان کے چھپ جانے والا بھاگنے والا جب ذکر کیا جاوے اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ وہ جو خطرہ دیتا ہے وسوسے ڈالتا ہے آدمیوں کے سینوں میں دلوں میں مِنَ الْجِنَّةِ وَ

. . . .

النَّاسِ ۧ جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے جو کوئی ان دو گروہ میں شیطان ہیں خطرے میں ڈالتے ہیں راہ سے بے راہ کرتے ہیں مومنوں مسلمانوں کو بہکاتے ہیں بُری باتوں پر بُرے خیالوں میں ڈال کر خدا کی یاد سے بندگی سے غافل کر دیتے ہیں دنیا کی باتوں میں لگا کر آخرت کے کاموں کو بھلا دیتے ہیں ان سبھے اوس پاک پروردگار کی جو سب کا بادشاہ ہے معبود برحق ہے۔ پناہ مانگتا ہوں۔ وہی پروردگار ان شیطانوں کی برائی بدی سے شرارت سے بچانے والا ہے حدیث میں فرمایا ہے شیطان آدمی کے درمیان رگ رگ میں پھرتا ہے اسطرح جسطرح لوہو رگ رگ میں پھرتا ہے اور فرمایا شیطان آدمی کے دل کے اوپر جگہہ پکڑتا ہے بیٹھتا ہے اپنے منہ کو آدمی کے دل کے اوپر رکھے ہوئے رہتا ہے بُرے بُرے خطرے دل میں ڈالا کرتا ہے بُری باتیں بُرے خیال سجہایا کرتا ہے اس سبب سے آدمی کے دل میں آتا ہے کہ زنا کرے حرام کرے شراب پیئے کسیکو مار ڈالے جوا کھیلے اچھی راہ نہ جاوے۔ علم حاصل نہ کرے اچھی بات نہ سنے بُری صحبت میں جہاں حرامزدگی کی باتوں کا چرچا ہووے وہیں لیجاوے بیٹھاوے ایسی ایسی باتیں سناوے خوار کرا دے دین و دنیا کی خوبی کو بھلا دے پھر جو کسی مومن مسلمان کو خدائے تعالٰے کے ذکر کی یاد کی دولت

نعمت ملی ہے اور دل میں اخلاص سے وہ مومن اپنے خداوند کو یاد کرنے لگا اوسیوقت وہ
بھاگ جاتا ہے وہ شیطان دور ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالے کے سچے اخلاص یاد کے آگے
شیطان کو طاقت نہیں جو کھڑا ہو سکے اوس پاک نام کے ساتھ اوس خبیث خناس ناپاک
کو ٹھیرنے کی مجال نہیں جبتک مومن اخلاص سے یاد میں رہتا ہے شیطان دور رہتا ہے
اور جب یاد سے غافل ہوتا ہے اوسیوقت شیطان آپہونچتا ہے اوسکے دلپر مسلط ہوتا ہے
پھر وسوسے خیال دل میں ڈالنے لگتا ہے جاہل کا فریب ایمان کا دل ہمیشہ غافل رہتا
ہے بے خبر رہتا ہے ایسا دل شیطان کا ملک ہے شیطان کا شہر ہے شیطان کا گھر ہے
جسطرح شیطان چاہتا ہے اوسمیں اپنا کام کرتا ہے اپنا گھر اندھیارا کرکے اوس میں گھستا ہے
ہوتا ہے ایسے دلوں کو خراب کرتا ہے نجس کرتا ہے ناپاک کرتا ہے اور جس دل میں
ایمان ہے اور خدائے تعالے کی یاد نے اخلاص کے ساتھ جگہہ پکڑی ہے۔ ایسے دل میں
شیطان کا گذر نہیں وہ دل روشن ہے اُجالا ہے پھر وہ دشمن دور سے نظر کرتا ہے
دیکھتا رہتا ہے انتظار میں لگا رہتا ہے کب غافل ہو جاوے یاد سے کچھہ نفسانی خطرہ
دریا کا خطرہ آجاوے تو میں اوس دل میں جا بیٹھوں اور اوس دل کو اپنا خاص گھر
کرلوں اور اوس دل کو اندھیارا کردوں خرابی میں لیکر ڈالدوں شیطان مردود اسی
کام میں دشمنی میں رہتا ہے پھر اسیطرح برے آدمیوں کی بری صحبت کی حقیقت
ہے جب کوئی مسلمان مومن ایسی صحبت میں جاتا ہے جہاں اللہ تعالے کا کچھہ مذکور
نہیں ذکر نہیں اور کچھہ آخرت کی بھلی باتیں نہیں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی حدیث اور دین کی باتیں خیر کی باتیں اور دنیا کی وے باتیں جو دین کے کام
آویں ضرورت کے کام کی باتیں ہوویں نہیں بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں گپ شپ
ہنسی ٹھٹھا غیبت بدگوئی فحش لایعنی جھوٹھ مکر و فریب ادہر اودہر کے نالائق قصے
ہوا کرتے ہیں ایسی صحبتیں بھی بہت بری صحبتیں ہیں ایسی صحبتوں میں جانے سے
شیطان بہت خوش ہوتا ہے آپ خاطر جمع ہو کر بیٹھتا ہے جو کام اوسکو کرنا چاہیئے سو وے
لوگ اسطرحکے آدمی آپسہیں وے کام کرلیتے ہیں غفلت کے دروازے کھلجاتے ہیں۔

دلوں کے اوپر ایمان اور مسلمانی کے نور چھپ جاتے ہیں جہالت کا نادانی کا اندھیارا پڑجاتا ہے اعتقاد مسلمانی کے بگڑ جاتے ہیں اچھی خصلتیں دور ہوتی ہیں بری خصلتیں دل میں بیٹھتی جاتی ہیں دل مرجاتا ہے اندھا ہوتا ہے خیر کی راہ گم ہوتی ہے گمراہی آتی جاتی ہے جو بیٹھنے والے ایسی صحبتوں کے اسطرح کی صحبتوں کے اسطرح کی صحبتوں سے توبہ واستغفار کر کر اوٹھیں تو کچھ شک نہیں کہ خدا تعالے کے فضل وکرم سے اپنی نیت کی برکت کے سبب گمراہی سے بچ رہیں نہیں تو بڑی مشکل ہے ایسے لوگوں کی صحبت سے اونکی آشنائی سے اللہ تعالے اپنی پناہ میں رکھے ایسے برے آدمیوں کی صحبت سے اونکی آشنائی سے اونکی باتیں سننے سے خدا تعالے نے منع فرمایا ہے پناہ مانگنے کو حکم کیا ہے۔ جب کوئی بری صحبت میں بیٹھتا ہے آپسمیں ادھر ادھر کی بے فائدہ باتیں کہکر ایک دوسرے کے دل میں وسواس ڈالتا ہے اور اکثر غافلوں کی صحبتیں ایسی ہی ہوتی ہیں اسواسطے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے فرمن الناس کفرارك من الاسد یعنے آدمیوں سے ایسا بھاگ دور ہوجا جیسے تو باگھ سے بھاگتا ہے دور ہوجاتا ہے باگھ جان کا تن کا دشمن ہے یہ لوگ غافل ایمان کے دشمن ہیں ہمیشہ یہ دونوں آدمی کو مارا چاہتے ہیں اسواسطے ایسوں کی صحبتوں میں بیٹھنے سے منع کیا ہے اچھی صحبتوں میں بیٹھنے کا حکم کیا ہے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیث میں آیا ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقالت الحواریون من عیسٰے روح اللہ فی ای الناس نجالس قال من یذکرکم اللہ رؤیته ویزید فی علمکم منطقه ویرغبکم فی الاخرۃ عمله یعنے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جو حواریوں نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کے یاروں اصحابوں نے اون سے پوچھا ہم کن لوگوں کی کیسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں اونہوں نے فرمایا کہ جنکی صورت دیکھنے سے اللہ تعالے کی یاد تمہارے دل میں آجاوے اسکے کلام سے اور اسکی باتیں سننے سے دین کا علم تمہارا زیادہ ہوجاوے اور اوسکا عمل طور طریق دیکھنے سے دنیا کی رغبت کم اور آخرت کی زیادہ ہوجاوے یہ علامتیں ہیں اچھوں کی ایسی ہی لوگوں کے پاس بیٹھو ایسوں ہی سے صحبت رکھو اللہ تعالے نے فرمایا و

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْن یعنے سچوں کے ساتھ رہو سچے لوگوں کی صحبت میں بیٹھو جہاں
ایمان زیادہ ہووے اچھی راہ کی سوجھ پڑے اللہ تعالے کی معرفت حاصل ہووے
خدائے تعالے کی بندگی کا شوق بڑھنے لگے اوس پروردگار کی یاد محبت اخلاص
دل میں بیٹھ جاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی متابعت کی قدر بڑھ جاوے
دین کے علم کی راہ کھل جاوے اچھے عمل کرنے سے آسان ہوجاویں بُرے کام کرنے برے
لگیں جس مومن مسلمان کو ایسی اچھی صحبت نصیب ہووے چاہیئے قدر بوجھے شکر احسان
خدائے تعالے کا بجالاوے جسنے ایسی نعمت کی توفیق بخشی یہی علامت ہے اللہ
تعالے کے پناہ دینے کی چاہیئے اپنے دل میں معلوم کرے کہ اسطرح اوس پاک پروردگار
نے اپنی پناہ میں لے لیا سب برائیوں سے ہمکو چھڑایا ہدایت کی نجات بخشی آرام کو
گھر میں پہونچادیا اللہ تعالے اس عاجز بندے گنہگار کو اور اوسکے یاروں کو دوستوں
کو اور سب مومن مسلمانوں کو اچھی توفیق بخشے۔ دین دنیا کی بُرائی سے جنوں شیطانوں
بُرے آدمیوں کی شرارت سے بُری راہ بُرے کام سے اپنی پناہ میں رکھے اچھی راہ میں
چلاوے اچھے کام کرواوے اپنی بندگی میں یاد میں محبت میں اخلاص میں اپنے
محبوب رسول صلے اللہ علیہ آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی میں قائم رکھے اور اپنے رسول
محبوب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے طفیل سے دنیا وآخرت کی
بلاؤں سے بچاکر دوزخ سے نجات دیکر بہشت میں پہنچاوے اور اپنی رضامندی
کی نعمت بخشکر اپنے خاص بندوں کے ساتھ اپنے دیدار کی دولت نصیب کرے پھر
ہمیشہ ہمیشہ اس دولت میں اس نعمت میں قائم دائم رکھے آمین آمین آمین

خاتمة الكتاب

حمد اور شکر کا سجدہ لائق ہے سزاوار ہے پاک پروردگار کے تئیں جس خاوند نے اپنے
فضل وکرم سے اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے عم ربع پارے
کی تفسیر ہندی زبان میں تمام کروادی اور اس عاصی گنہگار مراد اللہ انصاری

سنبھلی قادری نقشبندی حنفی کو یہ خ
اپنی کپا کلام کا بیان بخش زبان کو ہا
کروایا یہ خیر کا کام پورا کر دیا پھر اس تف
تفسیر محرم کے مہینے کی چوبیس تاریخ
ہوکر چھیاسی شروع ہوا تھا جو تمام ہوئی
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کر جو تفسیر کے لکھنے میں اور پڑھنے میں
پڑھاوے ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں قبر میں
لکھنے پڑھنے پڑھانے کا سمجھانے کا
ثواب پاتا رہے نعمتیں خوبیاں لیتا ر
خدا کا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ

الحمد للہ تعالے ا

شجرہ خاندان نقشبندیہ رضو

اے خدا مجیب عطا کر با طفیل مصطفےٰ
واسطے سلمان فارس قاسم و جعفر ولی
واسطے ہمدان یوسف عبد خالق غجدوا
واسطے خواجہ علی رامیتنی کے لے عقد
واسطے خواجہ بہاء الدین کے مشکلکشا
واسطے خواجہ عبید اللہ کے میری غرض
واسطے درویش میری عرض ہے دربارگا
واسطے خواجہ محمد باقی باللہ باصفا
خواجہ معصوم حضرت الف ثانی کے لیے
واسطے سید کی خاطر حنیف یار
واسطے خواجہ محمد حاجی احمد کر نظر
واسطے آن قطب عالم پیر پیراں دست

...دست عطا فرماکر توفیق بخشکر اوسکے دل میں اس
...ضمون کو قوت بخشی قلم کو کاغذ کے اوپر جاری
...سیر کا نام خدا کی نعمت مقرر کروایا۔ یہ
... جمعہ کے دن گیارہ سو چوراسی برس ہجری تمام
...ں اللہ تعالے کے فضل وکرم سے اور محمد رسول
...کی طفیل سے یہ بندہ عاجز گنہگار امیدوار ہے
...ی اور پڑھانے میں یہ بندہ اور جو کوئی ہووے پڑھے
...آخرت میں اوسکی برکتوں سے محروم نہ ہووے
...یکھنے کا سکھانیکا عمل کرنے کا اور کو عمل بتانیکا
...ہے اور رحمت خدا کی اور عنایت اور فضل
...علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ہمیشہ ہمیشہ پہنچا تا رہے
...و لاً و آخراً۔ تمت تمت تم۔

...ان اللہ علیہم وعلے تابعیہم اجمعین

واسطے صدیق اکبر ہے وہ صادق بے ریا
باطفیل بایزید و بوالحسنؒ اور بو علی
خواجہ عارف ریوگر محمود کی خاطر جناں
خواجہ بابا سماسی میر آلؒ مصطفے
حضرت یعقوب چرخی کے لیئے ہے التجا
خواجہ محمد زاہد کی خاطر خدا یا الغرض
خواجہ امکنگیؒ کی خاطر میرے پر کر نگاہ
خواجہ احمد مجدد الفؒ ثانی با خدا
خواجہ عبدؒ الاحد کی خاطر خدا یا لطف کر
واسطے شیخ محمدؒ خواجہ زکی با خدا
باطفیل شاہ حسینؒ نظر رحمت کر لطف
خواجہ حضرت امام تکیؒ شاہ روشن ضمیر

سنبھلی قادری نقشبندی حنفی کو یہ خدمت عطا فرماکر توفیق بخشکر اوسکے دل میں اس
اپنے پاک کلام کا بیان بخشا زبان کو ہاتھوں کو قوت بخشی قلم کو کاغذ کے اوپر جاری
کروایا یہ خیر کا کام پورا کر دیا پھر اس تفسیر کا نام **خدا کی نعمت** مقرر کروایا۔ یہ
تفسیر محرم کے مہینے کی چوبیس تاریخ جمعہ کے دن گیارہ سو چوراسی برس ہجری تمام
ہوکر پچاسی شروع ہوا تھا جو تمام ہوئی اللہ تعالے کے فضل وکرم سے اور محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے یہ بندہ عاجز گنہگار امیدوار ہے
کہ جو تفسیر کے لکھنے میں اور پڑھنے میں اور پڑھانے میں یہ بندہ اور جو کوئی ہووے پڑھے
پڑھاوے ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں قبر میں آخرت میں اوسکی برکتوں سے محروم نہ ہووے
لکھنے پڑھنے پڑھانے کا سمجھانے کا سیکھنے کا سکھانیکا عمل کرنے کا اور کو عمل بتانیکا
ثواب پاتا رہے نعمتیں خوبیاں لیتا رہے اور رحمت خدا کی اور عنایت اور فضل
خدا کا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ہمیشہ ہمیشہ پہنچاتا رہے

الحمد للہ تعالے اولاً وآخراً۔ تم تم تم۔

شجرہ خاندان نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم وعلے تابعیہم اجمعین

اے خدا مجھپر عطا کر با طفیل مصطفےٰ ۔۔۔ واسطے صدیق اکبر ہے وہ صادق بے ریا
واسطے سلمان فارس قاسم و جعفر ولی ۔۔۔ باطفیل بایزید و بوالحسن اور بو علی
واسطے ہمدان یوسف عبد خالق غجدوال ۔۔۔ خواجہ عارف ریوگر محمود کی خاطر جناں
واسطے خواجہ علی رامیتنی کے اے خدا ۔۔۔ خواجہ بابا سماسی میر آل مصطفےٰ
واسطے خواجہ بہاء الدین کے مشکلکشا ۔۔۔ حضرت یعقوب چرخی کے لئے ہے التجا
واسطے خواجہ عبید اللہ کے میری عرض ۔۔۔ خواجہ محمد زاہد کی خاطر خدا یا الغرض
واسطے درویش میری عرض ہے دربارگاہ ۔۔۔ خواجہ امکنگی کی خاطر ہے پر کر نگاہ
واسطے خواجہ محمد باقی باللہ باصفا۔ ۔۔۔ خواجہ احمد مجدد الف ثانی باخدا
خواجہ معصوم حضرت الف ثانی کے پسر ۔۔۔ خواجہ عبد الاحد کی خاطر خدا یا لطف کر
واسطے سعید کی خاطر حنیف پارسا ۔۔۔ واسطے شیخ محمد خواجہ زکی باخدا
واسطے خواجہ محمد حاجی احمد کر نظر۔۔ ۔۔۔ باطفیل شاہ حسین نظر رحمت کر نظر
واسطے آن قطب عالم پیر پیراں دستگیر ۔۔۔ خواجہ حضرت امام تکی شاہ روشن ضمیر